غیر رسمی تعلیم میں جائزہ

کورس کوڈ: 106

شعبہ فاصلاتی، غیر رسمی و تعلیم جاریہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

غیر رسمی تعلیم میں جائزہ

کورس کوڈ: 106

یونٹ: 9-1

شعبہ فاصلاتی، غیر رسمی و تعلیم جاریہ
علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

غیر رسمی تعلیم میں جائزہ

کوڈ نمبر:1610 **یونٹ:1-9**

شعبہ فاصلاتی، غیر رسمی تعلیم جاریہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

اشاعت اول	________	2019ء
اشاعت کا سال	________	2023ء
تعداد اشاعت	________	200
نگران طباعت	________	ڈاکٹر سرمد اقبال
طابع	________	AIOU پرنٹنگ پریس، اسلام آباد
ناشر	________	علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کورس ٹیم

چیئرمین:	ڈاکٹر محمد اجمل چوہدری
کورس کوآرڈینیٹر:	ڈاکٹر ظفر اقبال اللہ
کورس ٹیم:	ڈاکٹر ظفر اقبال لِلّٰہ
	ڈاکٹر امتل الحفیظ چوہدری
	ڈاکٹر آفتاب احمد
	ڈاکٹر ظہیر احمد
	نائلہ نصیر
	میمونہ عنبرین
	شاہین اشرف طاہر خیلی
کمپوزنگ:	محمد جاوید
ایڈیٹر:	عبدالمجید

کورس کا تعارف

زیرِنظر کتاب کے اہم ہونے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہ معاشر کے ساتھ تعلیمی نظام کے اس حصے کے افراد کے لیے لکھی گئی ہے جو تعلیمی عمل کے مرہون منت ہیں۔ان افراد میں وہ پاکستانی بچے ہیں جو کہ تعلیم کے باقاعدہ طالب علم نہ بن سکے تو وہ نان فارمل (غیر رسمی تعلیم) حصہ بنے۔ان بچوں کے اساتذہ بھی مقابلتاً فارمل سکولوں کے برابر تعلیم یافتہ نہیں بلکہ اُن میں سے ایک بڑی تعداد میٹرک اور ایف اے ہے۔

زیرِنظر کورس تعلیمی عمل میں اہمیت کا حامل ہے کیونکہ مجوزہ نصاب کی مخصوص اور مناسب حکمت عملی کے ساتھ ترویج اور ترسیل کے بعد تخمین اور جائزہ کا عمل شروع ہوتا ہے۔لہذا مذکورہ کتاب تعلیمی پیمائش کی ضرورت و اہمیت پر بنی ہے اور اس میں نو (9) ابواب شامل ہیں۔

باب نمبر 1 تا 3 میں تخمین پیمائش (Assesment Test) کے کردار اس کی اقسام اور پھر تعلیمی مقاصد اور پیمائش کے متعلق روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب نمبر 1 تا 6 میں تدریسی (ہداف کا آزمائش کی بنیاد بننا) تخمین کے سوالات کی اقسام بیان کی گئی ہے۔جبکہ باب نمبر 7 تا 9 میں آزمائش کی خصوصیت کی تیاری اور سکورنگ اور نتائج کی طلبا اور والدین تک ترسیل سے عمل کو آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ آپ اس کورس میں ایسے کارآمد تصورات اور مہارتیں سیکھیں گے جس سے آپ کے درس و تدریس کا عمل مؤثر ہو سکتا ہے۔

ڈاکٹر ظفر اقبال لِلّہ

کورس کے مقاصد

امید ہے کہ اس کورس کے مطالعے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

-1 جائزہ سے عمل اور اس کی اقسام کے بارے میں جان سکیں۔

-2 تعلیمی مقاصد اور پیمائش کے بارے میں آگاہ ہوسکیں۔

-3 تعلیمی اہداف اور آزمائش میں تعلق کو جان سکیں۔

-4 پیمائش کے آلات کے بارے میں جان سکیں۔

-5 آزمائش کے سوالات کی خصوصیات کے بارے میں آگاہ ہوسکیں۔

-6 آزمائش کی تیاری، اطلاق اور گریڈنگ کے بارے میں جان سکیں۔

پیش لفظ

یہ ایک عالمگیر حقیقت ہے کہ کسی ملک کی ترقی وہاں کے لوگوں کی خواندگی پر منحصر ہے۔ اس ضمن میں پوری دنیا میں بالعموم اور ترقی پذیر ممالک میں بالخصوص کاوشیں جاری ہیں۔ پاکستان بھی مختلف سرکاری اور غیر سرکاری اداروں اور تنظیموں کے ذریعے اسی کوشش میں پچھلی کئی دہائیوں سے سرگرداں ہے۔ کافی حد تک خواندگی کے مختلف پہلوؤں پر کام کیا گیا ہے۔ تاحال ابھی بھی ناخواندہ افراد کی کثیر تعداد موجود ہے۔

اس ضمن میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی نے ایک انقلابی قدم اٹھاتے ہوئے ایک غیر رسمی سرٹیفکیٹ کورس کا اجرکیا ہے۔ اس صورت حال میں خواندگی کی شرح اضافہ کے لیے قرار واقعی معاون ثابت ہوسکتا ہے۔ اس میں مختلف کورسز شامل کئے گئے ہیں۔ جن میں غیر رسمی تعلیم میں جائزہ کا عمل ایک کورس ہے۔ یہ غیر رسمی تعلیم میں تدریس سے عمل کو آگے بڑھانے کے لیے ایک انتہائی موزوں اور مددگار کورس کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ امر واثق ہے کہ اس کورس کی موجودگی سرٹیفکیٹ کی تکمیل کرنے والے طلباء کے لیے انتہائی دوررس نتائج کی حامل ہوگی اور وہ جانچ سے عمل میں پوری طرح مہارت حاصل کریں گے۔

ڈاکٹر محمد اجمل چوہدری

چیئر مین

فہرست مضامین

یونٹ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
یونٹ نمبر 1	جانچ کا عمل اور اس کا کردار	09
یونٹ نمبر 2	تخمین کی اقسام اور تکنیکیں	17
یونٹ نمبر 3	تعلیمی مقاصد اور پیمائش	35
یونٹ نمبر 4	طلبا سے تعلیمی اہداف اور آزمائش میں تعلق	47
یونٹ نمبر 5	آزمائش کے سوالات کی اقسام	65
یونٹ نمبر 6	ایک اچھی آزمائش کی خصوصیات	79
یونٹ نمبر 7	پیمائش کے آلات	89
یونٹ نمبر 8	آزمائش کی تیاری اور اطلاق	101
یونٹ نمبر 9	سکورنگ گریڈنگ اور رپورٹنگ	119

یونٹ نمبر 1

جانچ کا عمل اور اس کا کردار

تحریر: ڈاکٹر زبیر احمد شاہ
نظر ثانی: ڈاکٹر شیر زمان

فہرست

نمبرشمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	یونٹ کا تعارف	11
	یونٹ کے مقاصد	11
1-	جانچ کا عمل اور اس کا کردار	12
	1.1- جانچ کی تعریف	12
	1.2- وضاحت	12
	1.3- جانچ کی خصوصیات	12
	1.4- تعلیمی عمل میں تخمین کی ضرورت	14
	1.5- جانچ کا تعلیمی عمل میں کردار	15
	1.6- اہم نکات	16
	1.7- خود آزمائی	16
	1.8- جوابات	16

یونٹ کا تعارف

عزیز طلبہ! اس کورس کے پہلے یونٹ میں آپ کو جانچنے کے عمل اور تعلیمی عمل میں تخمین کے عمل کے کردار کی وضاحت کی جائے گی تعلیمی عمل بنیادی طور پر چار عناصر پر مشتمل ہے۔

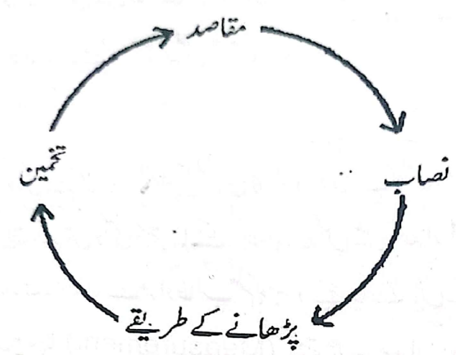

تعلیمی عمل کا آغاز مقاصد کے تعین سے ہوتا ہے۔ دی گئی تصویر سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ مقاصد کی بنیاد پر نصاب سازی ہوتی ہے اور نصاب کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے معلم پڑھانے کے مختلف طریقے استعمال کرتا ہے۔ جانچ کا عمل تعلیمی عمل میں آخری مگر انتہائی اہم عنصر ہے تخمین کے عمل سے ہی یہ بات طے ہوتی ہے کہ مقاصد حاصل ہوئے ہیں کہ نہیں۔ دوسرے الفاظ میں تخمین کا عمل تعلیمی عمل میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

1- جانچ کی تعریف کر سکیں
2- جانچ کے عمل کی وضاحت کر سکیں
3- تعلیمی عمل میں جانچ کی اہمیت بیان کر سکیں
4- تعلیمی عمل میں جانچ کی ضرورت جان سکیں
5- تعلیمی عمل میں جانچ کا کردار بیان کر سکیں

1- تخمین کا عمل اور اس کا کردار

1.1- تخمین کی تعریف

تخمین ایک ایسا عمل ہے جس میں طالب علم کی تعلیمی کارکردگی کو جانچا جاتا ہے۔ تخمین میں ماپنے (ٹیسٹ وغیرہ) اور جائزہ (JudgmentValue) لینے کا مشترکہ عمل شامل ہے۔

1.2- وضاحت

معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ طالبعلم کی تعلیمی کارکردگی جانچے تا کہ وقت کے ساتھ ساتھ وہ طالبعلم کی نہ صرف راہنمائی کر سکے بلکہ اپنے طریقہ تدریس کو بھی بہتر بنا سکے تخمین کے عمل میں مقدار (Quantity) اور معیار (Quality) دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ مقدار سے مراد طالب علم کو نمبر دیئے جاتا ہے۔ عموماً اس عمل کے لیے آزمائش (Test) کو استعمال کیا جاتا ہے اور اس کو ماپنا (Measurement) کہتے ہیں۔ معیار سے مراد جائزہ (Evaluation) لیا جاتا ہے۔ جائزہ سے مراد عموماً کسی طالب علم کے بارے میں کوئی رائے قائم کرنا کہلاتا ہے۔ طالب علم کو جانچنے کے لئے جب ان دونوں عوامل (معیار اور مقدار) کو اکٹھا کیا جاتا ہے تو یہ تخمین کہلاتا ہے۔

تخمین = ماپنا + جائزہ

یوں کہا جا سکتا ہے کہ تخمین ایک ایسا عمل ہے جو طالب علم کی مجموعی کارکردگی کو سامنے رکھتا ہے۔ نیز تخمین کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔

سرگرمی نمبر 1

خوش بخت اور لائبہ غیر رسمی سکول میں معلّمہ ہیں۔ خوش بخت کے نزدیک طالب علم کی کارکردگی کو صرف ماپ لیا جائے تو کافی ہے۔ جبکہ لائبہ کے نزدیک طالب علم سے متعلق رائے قائم کرنا زیادہ اہم ہے۔ آپ کے خیال میں دونوں میں سے کون درست ہے یا دونوں ہی تخمین کے ایک ہی پہلو کو مدنظر رکھ رہی ہیں۔

1.3- تخمین کی خصوصیات

1- تخمین ایک وسیع عمل ہے جو طالب علم کی مجموعی تعلیمی کارکردگی کو جانچنے میں مدد کرتی ہے۔

تخمین طالبعلم کے کسی ایک پہلو کو نہیں جانچتا بلکہ مختلف پہلوؤں کو جانچ کر طالب علم کی مجموعی کارکردگی کے بارے میں آگاہی حاصل کی جاتی ہے۔ تعلیمی عمل میں ایک ہی وقت میں طالبعلم کے کئی پہلوؤں میں نشو ونما ہو رہی ہوتی ہے۔ مثلاً

ذہنی، جسمانی، لسانی، جذباتی، معاشرتی وسماجی نشو ونما تخمین کا عمل معلم کو اس قابل بناتا ہے کہ وہ اس ہمہ پہلو نشو ونما کو جانچ سکے اور یوں طالب علم کی کارکردگی کی ایک مجموعی تصویر معلم کے سامنے آجاتی ہے۔

-2 تخمین کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔

معلم طالب علم کی کارکردگی جانچنے کے لیے مختلف اوقات میں طالب علم کو تمیین کے عمل سے گزارتا ہے۔ تخمین کا یہ عمل اس وقت بھی ممکن ہے جب طالب علم پہلی دفعہ کلاس میں آتا ہے۔ تخمین کا عمل دوران مشق بھی استعمال ہوتا ہے نیز سال کے اختتام پر بھی تخمین کا عمل معلم کو طالب علم کی کارکردگی کی جان کاری کے لیے استعمال ہوسکتا ہے۔

-3 تخمین میں معیار اور مقدار دونوں پہلوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

کسی بھی طالب علم کو دو پہلوؤں سے جانچا جا سکتا ہے۔ ایک پہلو مقداری ہوتا ہے جس میں طالب علم کو نمبر دیئے جاتے ہیں مثلاً خوش بخت نے ریاضی کے 100 میں سے 75 نمبر حاصل کئے ہیں۔ لائبہ نے انگلش کے پرچے میں 100 میں سے 80 نمبر حاصل کئے ہیں۔

دوسرا پہلو معیاری ہے۔ جس میں طالب علم کے بارے میں رائے قائم کی جاتی ہے۔ دی گئی دونوں مثالوں میں ہم کہ سکتے ہیں کہ خوش بخت اور لائبہ اچھے طالب علم ہیں تخمین کے عمل میں کسی بھی طالب علم کے دونوں پہلوؤں کو اکٹھے دیکھا جاتا ہے۔ تاکہ طالب علم کے بارے میں مجموعی تاثر قائم ہوسکے اور معلم طالب علم کو درست معنوں میں جانچ سکے۔

-4 تخمین کی مدد سے تعلیمی مقاصد کے حصول کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

تعلیمی عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔ طالب علم کو تعلیم دینے کے کچھ مقاصد ہوتے ہیں جن سے حصول کے لیے معلم ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ تخمین کا عمل ہمیں اس کوشش کی کامیابی کے بارے میں بتاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں تعلیمی مقاصد کس حد تک حاصل ہوگئے ہیں، یہ وضاحت تخمین کا عمل ہی بتا سکتا ہے۔

-5 تخمین کا عمل علم کو فیڈ بیک مہیا کرتا ہے۔

تعلم کو بہتر بنانے کے لیے معلم طریقہ تدریس کے ساتھ ساتھ سمعی و بصری آلات استعمال کرتا ہے۔ ہر معلم پڑھانے کے دوران تدریس کے مقاصد حاصل کرنا چاہتا ہے تخمین سے معلم کو بہتر تدریس کے بارے میں فیڈ بیک ملتی ہے۔ اگر تدریس میں مزید بہتری ممکن ہو تو معلم اس پر توجہ دیتا ہے تاکہ تعلم بہتر ہو۔

-6 تخمین کے عمل سے طالب علم کی کارکردگی کو جانچا جاتا ہے۔

معلم کے لیے طالب علم کی کارکردگی کو دوران تدریس جانچنا انتہائی ضروری ہوتا ہے تاکہ طالب علم میں موجود خامیوں یا کمزوریوں کو دور کیا جاسکے۔ اس طرح طالب علم کی کارکردگی بڑھتی ہے۔ نیز تخمین سے طالب علم کے اندر موجود پوشیدہ صلاحیتوں کو بھی جانچا جاسکتا ہے۔

1.4- تعلیمی عمل میں تخمین کی ضرورت

عزیز طلبہ! اس یونٹ کے شروع میں آپ کو تعلیمی عمل کے چار عناصر کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ نیز آپ پر یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ تعلیمی عمل ایک دائروی (Cyclic) عمل ہے۔ یعنی اس کے چار عناصر آپس میں مربوط جڑے ہوئے ہیں اور ان کا گہرا تعلق ہے۔ تعلیمی عمل میں جانچ کا عمل درج ذیل ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔

1- اس عمل سے طلبہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ اپنی صلاحیتوں کو پہچان سکیں۔

ہر طالب علم کی مختلف مضامین میں کارکردگی مختلف ہوتی ہے۔ جانچ کا عمل طالب علم کو ہر مضمون میں اپنی صلاحیت پہچاننے میں مدد دیتا ہے۔ طالب علم اس صلاحیت کو استعمال کر کے اپنی تعلیمی استعداد بڑھاتا ہے۔ مثلاً کوئی طالب علم اگر ریاضی سے مضمون میں مزید بہتر کارکردگی دکھا سکتا ہے اور یوں ریاضی سے مضمون میں اس کی دلچسپی بھی بڑھتی ہے۔

2- اس عمل سے طلبہ کو اپنی خامیوں کا اندازہ ہوتا ہے اور یوں وہ اسے دور کر سکتے ہیں۔ جانچ طالب علم کی خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی میں مدد دیتا ہے۔ طالب علم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خامی پر قابو پانے کی کوشش کرتا ہے اور تعلیمی استعداد بڑھاتا ہے۔ مثلاً انگلش کے ٹیسٹ میں خط لکھنا آیا۔ ایک طالب علم نے وہ خط لکھ دیا مگر جب کم نمبر آئے تو اس کو اندازہ ہوا کہ اس کو خط تو یاد تھا مگر اس کے ہجے کافی غلط تھے۔ چنانچہ وہ ہجے درست لکھنے پر زور دیتا ہے اور اگلے ٹیسٹ میں بہتر کارکردگی دکھاتا ہے۔

3- جانچ کے عمل میں طلبہ کو اپنی غلطیوں سے سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

معلم جانچ کے عمل سے حاصل شدہ معلومات فیڈ بیک کی صورت میں طالب علم کو دیتا ہے۔ طالب علم اس فیڈ بیک سے اپنی غلطیوں کو درست کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ فیڈ بیک کا عمل جب بار بار ہوتا ہے تو طالب علم غلطیوں سے سیکھتا ہے اور یوں اس کی کارکردگی بڑھتی ہے۔

4- اس عمل میں طلبہ یہ دیکھ سکتے ہیں کہ وہ کس قدر تعلیم میں بہتر جا رہے ہیں۔

تخمین سے معلم طالب علم کی کارکردگی کو مقدار اور معیار کے لحاظ سے جانچتے ہیں۔ اور یوں طالب علم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیمی کارکردگی میں کمی بیشی جان سکتے ہیں۔

5- اس عمل سے طلبہ کو نمبر دے کر ان کی درجہ بندی کی جاتی ہے۔

معلم جانچ سے عمل کو بروئے کار لاتے ہوئے کلاس روم میں طلبہ کی درجہ بندی کر سکتا ہے۔ یوں وہ اپنے طریقہ تدریس کو طلبہ کی ذہنی قابلیت و استعداد کے مطابق ڈھال لیتا ہے۔ نیز معلم مختلف ذہنی قابلیت و استعداد کے طلبہ کو ایک گروہ میں اس طرح رکھتا ہے کہ تمام طلبہ مل جل کر بہتر علم حاصل کر سکیں۔

6- معلم کو اس عمل سے (Feedback) ملتی ہے کہ اس کا طریقہ تدریس کس حد تک بہتر ہے۔ تخمین کے عمل سے معلم

دوطرح سے مستفید ہوسکتا ہے۔معلم کوطلبہ کی تعلیمی کارکردگی کا پتہ چلتا ہے نیز معلم کو اپنا طریقہ تدریس جانچنے کا موقع ملتا ہے۔ طلبہ کی تعلیمی کارکردگی بہتر نہیں تو معلم تخمین کے عمل سے یہ جان سکتا ہے کہ تعلیم کے عمل میں کیا کمی رہ گئی تھی۔اور یوں معلم اس کمی کو دور کرکے تعلم سے عمل کو بہتر کرسکتا ہے۔

-7 اس عمل کی مدد سے تعلیمی مقاصد کو حقیقت میں بدل سکتے ہیں۔

تخمین کا عمل تعلیمی مقاصد کے حصول میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔تخمین سے اس بات کا بھی تعین ہوتا ہے کہ تعلیمی مقاصد کس حد تک حاصل ہو گئے ہیں۔یوں وہ تعلیمی مقاصد جو تعلیمی عمل کے شروع میں طے کئے گئے تھے ان کو حقیقت میں تبدیل ہوتا دیکھنے کے لیے تخمین کا عمل اہم کردار ادا کرتا ہے۔

1.5- تخمین کا تعلیمی عمل میں کردار

عزیز طلبہ! تخمین کا عمل تعلیم میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔تعلیمی عمل میں تخمین کے دو اہم کردار ہیں۔

-1 تدریس کے عمل کو بہتر بنانا

-2 تعلم (سیکھنے کے عمل) کو بڑھانا

اگر ان کرداروں کا بغور معائنہ کیا جائے تو واضح ہوگا کہ تدریس کا عمل بہتر بنانے کا تعلق معلم سے ہے اور تعلم کو بڑھانے کا تعلق طالب علم سے ہے۔تخمین کا عمل معلم کے تدریسی عمل کو بہتر بنانے میں کئی طرح سے کردار ادا کرتا ہے۔تخمین کا عمل معلم کے لیے Diagnostic آلہ ہے۔اس کی مدد سے وہ طلبہ کے اندر موجود کمزوریوں اور خامیوں کی نشاندہی کر کے ان کو دور کرنے کی صلاحیت حاصل کرتا ہے۔

تخمین کا عمل معلم کو اس کے طریقہ تدریس کے بارے میں Feedback مہیا کرتا ہے تا کہ معلم اپنے طریقہ تدریس میں تبدیلی لا کر بہتر نتائج حاصل کر سکے۔تخمین سے حاصل شدہ ریکارڈ کی بنیاد پر کسی بھی ادارہ کی کارکردگی کو جانچا جاتا ہے۔اس کی مدد سے معلم طلبہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کرسکتا ہے اور یوں طلبہ میں موجود ان کی صلاحیتوں کی بنیاد پر ان کو موزوں طریقہ تدریس سے پڑھایا جاسکتا ہے۔

عزیز طلبہ! تخمین کا عمل طلبہ کے لیے بھی انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔یہ طلبہ کو اپنی پڑھائی کی رفتار جانچنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔اس عمل سے طلبہ اپنی غلطیوں سے سیکھتے ہیں اور ان کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔تخمین کا عمل طلبہ میں صحتمندانہ مقابلہ کی فضا پیدا کرتا ہے اور یوں طلبہ میں مزید جوش وخروش پیدا ہوتا ہے اور تعلیم کا عمل تیز ہوتا ہے۔

کونسلنگ میں تخمین کے عمل کا بھی اہم کردار ہے تخمین سے عمل سے کسی بھی طالب علم کی سوچ، رویہ، ذہنی قابلیت، ہے۔جذباتی کیفیت سامنے آتی ہے۔ایک معلم ان معلومات کی بنیاد پر اس طالب علم کی کئی پہلوؤں سے کونسلنگ یا رہنمائی کر سکتے ہیں۔غیر رسمی معلمین کے پاس عموما ایسے طلبا آتے ہیں جن کی شخصیت میں کئی طرح کی کمی ہوتی ہے۔اگر غیر رسمی تعلیم کے

معلم اس کی کونسلنگ کریں تو وہ طالب علم مستقبل میں اچھے نتائج دے سکتا ہے۔ یہی کونسلنگ اس کی شخصیت میں بہتری لا کر اسے مثبت رخ دے سکتی ہے۔ تخمین کے عمل کا ایک اور اہم کردار اس امر کو طے کرنے میں مدد دیتا ہے کہ تعلیمی مقاصد کس حد تک حاصل کر لیے گئے ہیں۔ یعنی وہ منزل جو تعلیمی عمل شروع کرتے وقت طے کی گئی تھی اس کو کس حد تک حاصل کیا جا سکا ہے۔ تخمین کا عمل مقاصد کے حقیقت پسندانہ تجزیہ میں مدد کرتا ہے جس سے تعلیمی مقاصد میں بہتری لائی جا سکتی ہے۔

سرگرمی

درج بالا میں سے جانچ کا کون سا کردار سب سے اہم ہے۔ اپنے جواب کو دلائل سے واضح کریں۔

1.6- اہم نکات:

-1 تخمین تعلیمی عمل کا ایک اہم رکن ہے۔

-2 تخمین سے مراد کسی طالب علم کی مجموعی کارکردگی جانچنا ہے۔

-3 تخمین کی سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ تعلیمی مقاصد تک پہنچنے کا اہم زینہ ہے۔

-4 تخمین طالب علم اور معلم دونوں کو فیڈ بیک (کمک دہی) مہیا کرتی ہے۔ یعنی تخمین سے تدریس کی خوبیاں اور خامیاں سامنے آ جاتی ہیں۔

-5 تخمین کا ایک کردار کونسلنگ (رہنمائی) بھی ہے۔ تخمین معلم کو اپنا طریقہ تدریس جانچنے میں کردار ادا کرتی ہے۔

1.7- خود آزمائی

-1 تخمین کی تعریف کریں اور اپنے الفاظ میں اس کی وضاحت کریں۔

-2 غیر رسمی تعلیم کے معلم کے طور پر آپ تخمین کے عمل کی کیا اہمیت سمجھتے ہیں۔

-3 تعلیمی عمل میں تخمین کی ضرورت پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

1.8- جوابات

جوابات یونٹ کے متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

یونٹ نمبر 2

جانچ کی اقسام اور تکنیکیں

تحریر: ڈاکٹر محمد نعیم اللہ خاں
نظر ثانی: ڈاکٹر شیر زمان

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	یونٹ کا تعارف	20
	یونٹ کے مقاصد	20
-1	جانچ کا تصور	21
-1.1	جانچ کی ضرورت اور اہمیت	21
-1.2	جانچ کی اقسام	23
-1.2.1	تشکیلی جانچ	24
-1.2.2	تشکیلی جانچ کی خصوصیات	24
-1.2.3	تشکیلی جانچ کی اہمیت	24
-1.2.4	تشکیلی جانچ کے طریقے	25
-1.2.5	تکمیلی جانچ	25
-1.2.6	تکمیلی جانچ کا کردار	26
-1.2.7	تکمیلی جانچ کی خصوصیات	27
-1.2.8	تکمیلی جانچ کے طریقے	27
-1.3	تحریری جانچ۔	28
-1.3.1	تحریری جانچ کے طریقے	28
-1.3.2	تحریری جانچ کے فوائد	28
-1.3.3	تحریری جانچ کی خامیاں.	29

-1.4 زبانی جانچ -- 29
-1.4.1 زبانی جانچ کی اہمیت -- 29
-1.4.2 زبانی جانچ کے طریقے -- 30
-1.5 تصویری جانچ -- 31
1.5.1 تصویری جانچ کی قسمیں -- 32
1.6 خودآزمائی -- 34
1.7 جوابات -- 34
1.8 کتابیات --- 34

یونٹ کا تعارف

تدریس کے عمل میں جانچ (Assessment) کی اہمیت کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ اساتذہ اپنے طلبہ سے متعلق کسی نہ کسی صورت سے معلومات حاصل کرتے رہتے ہیں ہمارے اساتذہ جائزے اور جانچ کے عمل میں استعمال ہونے والے روایتی طریقوں سے کافی حد تک آگاہ ہیں لیکن اس یونٹ میں روایتی طریقوں کے علاوہ بھی کئی طریقوں کو متعارف کرایا گیا ہے تاکہ طلبہ کی ہمہ جہت جانچ (Assessment) کی جاسکے اس یونٹ میں بیان کردہ جانچ کے طریقوں کو اساتذہ کیسے کیسے اور کہاں کہاں استعمال کرسکیں گے اور جانچ کے نتائج مرتب کرکے ان کے ذریعے سے کیسے تدریس میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔ اور یہ طریقے DNFE میں کس طرح استعمال کیے جاسکتے ہیں اس حوالے سے یہ یونٹ بہت اہم ہے۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد طلباء اس قابل ہو جائیں گے کہ

1- وہ جانچ کے تصور اور اس کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہوسکیں۔

2- وہ FormativeAssessment اور Submative Assessment کے متعلق جان جائیں گے اور ان میں فرق کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

3- جانچ کے مختلف شعبے کون سے ہیں اس سے متعلق جان جائیں گے۔

4- Written اور Oral جانچ کیا ہوتی ہے اور یہ کتنی اہم ہے اور بچوں کی لرننگ کو کیسے مؤثر بناتی ہے اس کے متعلق جان جائیں گے۔

5- Pictorial جانچ کی اہمیت اس کو استعمال کرنے کے مختلف طریقے سمجھ جائیں گے اور استعمال کرسکیں گے۔

1- جانچ کا تصور (Concept of Assessment)

جانچ کے لفظی معنی تعین کرنا تخمینہ لگانا عمل تشخیص اور پرکھنا کے ہیں۔ تعلیمی جانچ سے مراد ایسا عمل ہے جس کے ذریعے تدریس تعلم کی مقدار اور معیار کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

علم ایک ایسا پیچیدہ عمل ہے جس کی بالکل درست عددی پیمائش ممکن نہیں ہے۔ بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کی پیمائش کرنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتی ہے۔ مثلا ذوق، شوق، اخلاق، خوبصورتی، سجاوٹ، دلچسپی، قوت استدلال وغیرہ۔ ایسی صورتوں میں ان کی موجودگی کی مقدار معلوم کرنے کے لئے جانچ یا assessment ہماری مدد کرتی ہے۔ لہذا جانچ سے مراد معیار کا اندازہ ہے۔

مرے پرنٹ (Print,Murry 1933) کے مطابق پیمائش کے ذریعے حاصل کیے گئے مواد کی تشریح تخمینہ یا جانچ کہلاتی ہے اس کی بدولت ہم طلبہ کی کارکردگی سے متعلق جمع شدہ مواد کو سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں"

ڈکشنری آف ایجوکیشن (1989) کے مطابق: "جانچ وہ عمل ہے جس میں مختلف تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے تعلیم اور تدریس کے معیار اور مقدار کی پیمائش کی کوشش کی جاتی ہے"

1.1- جانچ کی ضرورت و اہمیت (Need & Importance of Assessment)

ماہرین تعلیم نے جانچ کے درج ذیل مقاصد بیان کئے ہیں جن سے جانچ کی ضرورت و اہمیت عیاں ہوتی ہے۔

☆ طالبعلم کی کارکردگی سے آگاہی (Awareness About Student's Performance)

جانچ کی مدد سے طالبعلم کی تعلیمی میدان میں ترقی سے آگاہی ہوتی ہے۔ جس سے طالبعلم، والدین اور اساتذہ آئندہ کی منصوبہ بندی بہتر طور پر کر سکتے ہیں۔

☆ طالبعلم کی ضروریات سے آگاہی (Awareness of Learner's Needs)

سبق کے آغاز پر جانچ کا عمل استاد کو طالبعلم کی ضروریات جاننے کے قابل بناتا ہے جس کی بنیاد پر استاد اپنی تدریسی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کر سکتا ہے۔

☆ طالبعلم کی راہنمائی اور مشاورت (Guidance and Counseling of Student)

جانچ کے نتائج کی مدد سے طالبعلم کو آئندہ کی تعلیمی فنی، نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کے انتخاب اور ذاتی اور

معاشرتی مطابقت کے مسائل حل کرنے میں مدد دی جاسکتی ہے۔

☆ موزوں طلبہ کا انتخاب (Selection of Suitable Students)

تعلیمی اداروں میں داخلہ کے وقت موزوں طلبہ کا انتخاب کرنے کے لئے ہمیں جانچ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً یونیورسٹیوں میں داخلہ کے لئے ٹیسٹ لئے جاتے ہیں۔

☆ گروہ بندی یا جماعت بندی (Classification) سرکاری سکولوں میں طلبہ کو انتخاب کے ذریعے داخلہ دینے سے محروم نہیں کیا جاتا بلکہ تمام طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ لیکن جانچ کے ذریعے انہیں مختلف تعلیمی پروگراموں میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ مثلا نابینا طلبہ کے لئے علیحدہ تعلیمی پروگرام ہوتے ہیں۔ ذہنی طور پر پسماندہ طلبہ کے لئے علیحدہ تعلیمی پروگرام ہوتے ہیں۔ بعض طلبہ کو اول میں داخل کیا جاتا ہے تو بعض کو دوم جماعت میں داخلہ دیا جاتا ہے۔

اسی طرح کسی ایک تعلیمی پروگرام میں کئی ذیلی شعبے ہوتے ہیں۔ کسی طالب علم کو ان شعبوں میں سے کس شعبے میں رکھنا ہے اس کا فیصلہ جانچ کے ذریعے کیا جاتا ہے اور اس عمل کو گروہ بندی کہتے ہیں۔ مثلا جماعت نہم میں بعض طلبہ کو سائنس کے مضامین پڑھائے جاتے ہیں اور بعض کو آرٹس کے۔

☆ تشخیص وتدراک: (Diagnosis and Remedy)

طلبا یا تعلیمی عمل کی کمزوریوں، خامیوں اور مسائل کو تلاش کرنے، ان کی وجوہات تلاش کرنے، اور ان کو دور کرنے کے لئے جانچ کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ فیڈ بیک:(Feedback)

جانچ کے نتائج طالبعلم اور استاد کو ان کی کارکردگی سے آگاہ کرتے ہیں۔ جس کی روشنی میں وہ اپنی خامیوں کو دور کر کے بہتر تعلیمی ماحول پیدا کر سکتے ہیں۔

☆ تحریک آموزش:(Motivation of Learning)

طالبعلم کے لئے جانچ کو بطور تحریک بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے طالبعلم کو اپنی کامیابیوں اور اپنی مخصوص صلاحیتوں کا علم ہوتا ہے۔ اور اس میں آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اس طرح وہ تعلیم کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔

☆ عدم مطابقت کا شکار طلبہ کی شناخت (Identification of mal-adjusted Students) جماعت یا سکول میں تعلیمی اور انتظامی مسائل پیدا کرنے والے طلبہ کی شناخت، جانچ کی مدد سے کی جاتی ہے اور جانچ کے نتائج کی روشنی میں ان کی مناسب راہنمائی اور مدد کی جاتی ہے۔

☆ نصاب کی تبدیلی (Changing of Curriculum)

نصاب کی کمزوریوں اور خامیوں کی نشاندہی کے لئے بھی جانچ کا سہارا لیا جاتا ہے تاکہ ان کی درستگی کی جا سکے۔ اور بہتر نصاب سامنے لایا جاسکے۔

☆ تعلیمی تحقیق: (Research Educational)

تعلیمی جانچ سے حاصل ہونے والے اعداد وشمار نصاب، طریقہ ہائے تدریس اور امتحانات وغیرہ کی تحقیق میں استعمال ہوسکتے ہیں۔

☆ جائزہ پروگرام: (Program Evaluation)

کسی تعلیمی پروگرام کی قدر و قیمت اور تاثیر کا اندازہ لگانے کے لئے اس کی جانچ کی جاتی ہے۔ اور نتائج کی روشنی میں پروگرام کے مستقبل کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

☆ تعلیمی نظریات: (Educational Theories)

جانچ کے نتائج سے تعلیمی نظریات اخذ کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔

☆ طلبا کو نمبر دینا: (Assigning Marks to Studets)

اساتذہ تدریس کے دوران باقاعدگی سے اپنے طلبہ وطلبات کی جانچ کرتے رہتے ہیں اور ان کو نمبر یا گریڈ دیتے رہتے ہیں جس سے طلبہ اور اساتذہ تدریس کی تاثیر سے باخبر رہتے ہیں۔

1.2- جانچ کی اقسام: (Types of Assessment)

جانچ کی یہ پانچ اقسام ہم پڑھیں گے۔

-1 شکیلی جانچ (Formative Assessment)

-2 تکمیلی جانچ (Summative Assessment)

-3 تحریری جانچ (Written Assessment)

-4 زبانی جانچ (Oral Assessment)

-5 تصویری جانچ (Pictoral Assessment)

1.2.1 تشکیلی جانچ (Formative Assessment)

گرون لنڈ (Gronlund 1985,) کے مطابق تشکیلی جانچ کو تدریس کے دوران ہونے والے تعلیم کی ترقی کو مانیٹر کرنے اور طالب علم اور استاد کو تعلم کی کامیابی اور ناکامی سے متعلق مسلسل فیڈ بیک دینے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ فیڈ بیک سے طلبہ کو بہتر تعلیم کے لئے ترغیب ملتی ہے اور تعلیم کے ان نقائص کی نشاندہی ہوتی ہے جنہیں اصلاح کی ضرورت ہو۔ فیڈ بیک سے اساتذہ کو تدریس میں تبدیلی کے متعلق اور انفرادی اور گروہی اصلاحی کام کے بارے میں معلومات فراہم ہوتی ہیں۔ تشکیلی جانچ تعلم کے دوران کی جاتی ہے جس سے معلم یا جانچ کرنے والے کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ کیا طلبہ تدریسی مقاصد کو حاصل کر رہے ہیں۔ کیا پروگرام صحیح سمت میں جا رہا ہے کیا پروگرام کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے تشکیلی جانچ موجود طلبہ کو زیادہ موثر انداز میں سیکھنے میں مدد دیتی ہے۔

وائرسما اور جرس (Wiersma and Jurs,1990) کے مطابق تشکیلی جانچ کا عمل مسلسل وقفوں سے ہوتا رہتا ہے اور طلبہ کی ترقی کو مانیٹر کرتا ہے

1.2.2 تشکیلی جانچ کی خصوصیات (Characteristics of Formative Evaluation)

☆ تشکیلی جانچ نچلی سطح تعلیمی تجربہ پر زور دیتی ہے۔
   * یہ وجہ تلاش کرتی ہے۔
   * یہ پروگرام استعمال کرنے والوں کے وسیع تجربات میں دلچسپی رکھتی ہے۔

☆ اس کا ڈیزائن وضاحتی اور لچکدار ہوتا ہے۔
   * یہ کسی پروگرام کے مقامی اثرات کو نظرانداز کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

☆ یہ اثرانداز ہونے والے متغیرات کی شناخت کرتی ہے۔
   * اس کو کسی مدت کے اندر مطلوبہ تدریسی مقاصد اور حاصل کردہ مقاصد میں فرق معلوم کرنے کے لئے تدریسی مواد کی جانچ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

1.2.3 تشکیلی جانچ کی اہمیت (Importance of Formative Assessment)

ایک استاد کے لئے تشکیلی جانچ اس لئے اہم ہے کہ وہ:

☆ طلبہ کے بارے میں زیادہ قابل اعتماد نتیجہ اخذ کر سکتا ہے۔ طلبہ کی اورا کی سطحوں کی نشاندہی کر سکتا ہے۔ موزوں

ترین تدریسی تکنیک اور مواد کا انتخاب کرسکتا ہے۔

☆ کمرہ جماعت میں پروگرام کی موزونیت کا تعین کرسکتا ہے۔

* تعلیم وتدریس کے عمل میں بہتری کے متقاضی پہلوؤں کا تعین کرسکتا ہے۔

* تکمیلی جانچ کے نتائج کا اندازہ لگا سکتا ہے اور اپنے کام میں بہتری لاسکتا ہے۔

1.2.4 تشکیلی جانچ کے طریقے (Techniques of Formative Assessment)

تشکیلی جانچ درج ذیل طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔

-1 مشاہدہ: (Observation) کمرہ جماعت کے اندر یا لیکچر کے دوران یا لیکچر کے بعد طلبہ کی نگرانی ان کے کام کی رفتار، ان کی کام میں دلچسپی اور Student Teacher Interactoin کے ذریعے سے نگرانی کا ریکارڈ رکھ کر جانچ کی جاتی ہے اور اس کی بنیاد پر نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔

-2 سوال و جواب: (Questioning) سوال و جواب ایسا طریقہ ہے جو تشکیلی جانچ کے لیے بہت موثر ہے اس کے ذریعے فوراً جانچ ہوجاتی ہے کہ طالب علم تعلم کے کس مقام پر ہے اور اس کی تعلیم کا معیار کیا ہے؟

-3 بحث وتمحیص: (Discussion) تشکیلی جانچ میں یہ بھی ایک مؤثر طریقہ ہے جس میں پتہ چلتا ہے کہ طلبہ کس حد تک سمجھ چکے ہیں اور اس کے ذریعہ سے طلبہ میں تنقیدی سوچ پیدا کی جاتی ہے۔ اور وہ اپنے خیالات کے اظہار کا طریقہ بھی سیکھ لیتے ہیں۔

-4 اپنی اور ساتھی کی جانچ (Peer & Self Assessment) اس طریقہ سے طلبہ اپنی اور اپنے دوست کے متعلق جانچ کی رپورٹ دیتے ہیں جس میں انہیں اپنی کمزوریوں کا ادراک ہوتا ہے اور اپنے دوست یا دوستوں کی اصلاح کی کوشش ہوتی ہے اس سے ٹیچر بڑے مؤثر طریقے سے طلبہ کی کمزوریوں اور ان کی صلاحیتوں سے آگاہ ہوجاتا ہے۔ اور اپنی تدریس کو اور طریقہ تدریس کو بہتر بنا سکتا ہے۔

-5 ٹیسٹ (Test) ٹیسٹ کے ذریعے سے بھی تشکیلی جانچ کی جاسکتی ہے اور اس کے مختلف طریقے ہیں جن کو عام طور پر استعمال کرتے ہوئے اساتذہ جانچ کے نتائج اخذ کرتے ہیں اور ان کو طلبہ کی بہتری کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

1.2.5 تکمیلی جانچ (Summative Assessment)

گرون لنڈ (Gronlund 1985) کے نزدیک تکمیلی جانچ کورس کے اختتام پر لی جاتی ہے جس سے تدریسی

مقاصد کے حصول کی شرح معلوم ہوتی ہے۔اس کے ذریعے کورس کے گریڈز کی جانچ یا مطلوبہ تعلیمی حاصلات پر طلبہ کے عبور کی تصدیق کی جاتی ہے۔

تکمیلی جانچ اس بات کا ثبوت فراہم کرتی ہے کہ پروگرام تسلی بخش ہے اور اس کو اگلے سال کے طلبہ کے لئے جاری رہنا چاہیے یا طلبہ کی آموزش اور آموزشی رویے بہتر نہیں ہیں لہذا اس پروگرام کی جگہ نئے پروگرام کی ضرورت ہے۔

وائرسمان اور جرس (Wiersman and Jurs, 1990) کے مطابق تشکیلی جانچ تدریس کے اختتام پر لی جاتی ہے اور یہ پیائش کرتا ہے کہ طلبہ نے مطلوبہ مقاصد کسی حد تک حاصل کیے ہیں۔مختصر یہ کہ تکمیلی جانچ ایک ایسی جانچی ہے جس میں پروگرام کے آخر میں طلبہ سے تعلم کو معلوم کیا جاتا ہے اور جانچ کے مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے طلبہ کی گریڈنگ کی جاتی ہے اور ان کو تکمیلی اسنادد ی جاتی ہیں۔

1.2.6 تکمیلی جانچ کا کردار (Role of Evaluation in Technique)

تدریس میں جانچ کا کردار (Role of Evaluation in Teaching)

تکمیلی جانچ کے ذریعے مقاصد تدریس کو مدنظر رکھتے ہوئے طلبہ کے کردار میں تبدیلی لانے کے لئے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے اور بہتر فیصلے کیئے جاتے ہیں۔

☆ تکمیلی جانچ سے طلبہ کو نمبر یا اسنادد ی جاتی ہیں: تدریس کی تاثیر کا اندازہ لگانے کے لئے طالبعلم کی تکمیلی جانچ کی جاتی ہے اور اسے نمبر، گریڈ، اسناد اور اگلی جماعت میں ترقی دی جاتی ہے۔

☆ تکمیلی جانچ سے طریقہ ہائے تدریس کا فیصلہ کیا جاتا ہے کہ کس طریقے سے طلبہ کا تعلم بہتر ہوتا ہے جانچ کی مدد سے استناد طلبہ کی سابقہ معلومات، ذہنی سطح اور اکتسابی حالت وغیرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے طریقہ تدریس کا انتخاب کرتا ہے۔

☆ تکمیلی جانچ سے طلبہ میں تحریک مطالعہ اور مقابلہ کا رجحان پیدا ہوتا ہے۔اور وہ زندگی میں آگے نکلنے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ انفرادی اختلافات کا علم ہوتا ہے۔جانچ کے ذریعے طلبہ میں موجود انفرادی اختلافات نمایاں ہوتے ہیں جن کو مد نظر رکھتے ہوئے استاد تدریس کو طلبہ کی ضروریات کے مطابق موثر بنا سکتا ہے۔

☆ طلبہ کی قابلیتوں کا اندازہ ہو جاتا ہے تمام طلبہ میں ایک جیسی قابلیت نہیں ہوتی۔کوئی طالبعلم ریاضی میں زیادہ قابل ہوتا ہے تو کوئی طالبعلم ڈرائینگ میں غیر معمولی قابلیت رکھتا ہے۔جانچ کی مدد سے ان قابلیتوں کا علم ہوتا ہے اور طلبہ کے اندر ان کو پروان چڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

☆ تکمیلی جانچ سے طلبہ میں خود احتسابی پیدا ہوتی ہے اور وہ خود بارغبت تعلم سے عمل میں حصہ لیتے ہیں۔

☆ تکمیلی جانچ طلبہ کواس قابل بناتی ہے کہ وہ مقاصد تدریس سے آگاہ ہوجاتے ہیں اور وہ خود اپنی جانچ کر سکتے ہیں اور اپنی پڑھائی کا ایسا انداز اپناتے ہیں جس سے زیادہ سے زیادہ مقاصد کا حصول ممکن ہو سکے۔

☆ تکمیلی جانچ سے طرز عمل میں تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے اور طالب علم اپنی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔

☆ تکمیلی جانچ سے طلبہ کی آمادگی اور رجحان کا علم ہوتا ہے اور اس طرح سے ان کو مستقبل کے لئے رہنمائی فراہم کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

1.2.7 تکمیلی جانچ کی خصوصیات

☆ یہ وسیع جانچ پر زور دیتی ہے۔* وضاحتی تجزیہ مہیا کرتی ہے۔* مقامی اثرات کو اہمیت دیتی ہے۔* جہاں تک ممکن ہو غیر محل اور غیر عامل ہوتی ہے۔

☆ وسعت والے مسائل سے متعلق ہوتی ہے۔* اس کے آلات قابل اعتماد اور موزوں ہوتے ہیں۔* مقاصد میں کامیابی کے لیول سے آگاہ کرتی ہے۔

1.2.8 تکمیلی جانچ کے طریقے (Methods of Summative Assessment)

تکمیلی جانچ کے لئے عام طور پر درج ذیل طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔

-1 اچانک امتحان (Unseen Examination) اس طریقے میں عام طور پر کسی ٹرم یا سمسٹر یا سال کے آخر میں بغیر بتائے کنٹرول ماحول میں طلبہ سے امتحان لیا جاتا ہے۔ جس میں ان کی سارے سمسٹر یا سال کے تعلم کی جانچ کی جاتی ہے۔

-2 دوسرے طریقے میں سوالات بتا دیئے جاتے ہیں (Seen Examination paper) اور بہت نظم وضبط کے ماحول میں امتحان conduct کیا جاتا ہے۔

-3 کتاب کے ذریعے سے امتحان (Open Book or Take away Examination) اس میں طلبہ کو سوال دیئے جاتے ہیں اور کتاب بھی دے دی جاتی ہے جس میں سے وہ سوال ڈھونڈ کر جواب دیتے ہیں۔

-4 ٹیسٹ (Test) اس میں مختلف مروجہ ٹیسٹ لئے جاتے ہیں جس کے ذریعے طلبہ کی جانچ کی جاتی ہے۔

-5 تفویض کار (Assignments) مختلف قسم کے سوالات کی شکل میں طلبہ کو Assignments دے دی جاتی ہیں جس کے ذریعہ سے طلبہ کی جانچ کی جاتی ہے۔

سرگرمی (Activity)

سال میں جو امتحانات ہوئے ہیں ان میں سے کون سے تشکیلی اور کون سے تکمیلی ہیں لسٹ بنائیں۔

1.3- تحریری جانچ (Written Assessment)

تحریری جانچ بہت زیادہ استعمال ہونے والی جانچ ہے اس میں طالب علم کے خاص فیلڈ میں نالج ، اور اس کی application کو جانچا جا سکتا ہے۔ یہ امتحان عام طور پر سرٹیفکیشن کے لئے استعمال ہوتا ہے اور طالب علموں کے لئے بہت حد تک قابل قبول ہے۔

1.3.1 تحریری جانچ کے طریقے (Methods of Written Assessment)

- ☆ معروضی قسم (Objective type test)
- ☆ رسد والی آزمائشیں (Supply type test)
- ☆ خالی جگہ پر کرنا (Fill in the Blanks)
- ☆ مختصر جواب والی آزمائشیں (Short Answers test)
- ☆ انتخاب والی آزمائشیں (Selection Type test)
- ☆ تقابلی آزمائشیں (Matching items)
- ☆ کثیر الانتخاب والی آزمائشیں (MCQ'S)
- ☆ متبادل جواب والی آزمائشیں (True, False/Alternative Resoibse)
- ☆ موضوعی قسم (Subjective type test)
- ☆ محدود جواب والی آزمائشیں (Restricted Response)
- ☆ طویل جواب والی آزمائشیں (Extended Response)
- ☆ تحریری جانچ کیلئے اوپر لکھی گئی تمام آزمائشوں کی تفصیل باب نمبر 5 میں دی گئی ہے۔

1.3.2 تحریری جانچ کے فوائد (Advantages of written Assessment)

-1 یہ تمام سلیبس کو کور کرتا ہے اور پورے مضمون سے سوال پوچھے جا سکتے ہیں۔

-2 یہ اساتذہ اور طلبہ میں بہت مقبول ہے۔

-3 اس کا Conduct کرنا آسان ہے۔

4- ایک ہی وقت میں بہت سے لوگوں کو Assess کیا جا سکتا ہے۔

5- یہ عام طور پر سستا ترین جانچ کا طریقہ ہے۔

6- آن لائن ڈیلیوری ممکن ہے۔

1.3.3 تحریری جانچ کی خامیاں (Disadvantages of written Assessment)

1- مختلف قسم کی آزمائشیں تیار کرنا مشکل کام ہے۔

2- اس میں آئٹم بنک ہونا ضروری ہے تا کہ ہر دفعہ سوالات مختلف ہوں لیکن ہمارے ہاں اس پر توجہ نہیں دی جاتی۔

3- مختلف قسم کے ٹسٹ بنانا ان کو کمپوز کرنا، پروف ریڈنگ کرنا تکرار کو تلاش کرنا، طالب علم کی لرنگ کے مطابق سوالات اخذ کرنا، سلیبس کا خیال رکھنا یہ سارے مراحل مشکل اور Timetaking ہیں۔

4- موضوعی قسم کے سوالات کی جانچ اور Reliabilityobjectivity, بعض اوقات قابل اعتراض ہو جاتی ہے۔

5- تحریری جانچ کے ذریعے پریکٹیکل مہارتیں معلوم کرنا ایک مشکل مرحلہ ہے۔

1.4- زبانی جانچ (Oral Assessment)

یہ وہ طریقہ ہے جس میں طلبہ کی لرننگ کو گفتگو کے ذریعے سوالات کر کے جانچا جاتا ہے۔ اس میں پہلے سے بنائے ہوئے (Structured) سوالات نہیں ہوتے بلکہ حالات اور اسباق کے مطابق سوالات پوچھے جاتے ہیں جس میں طالب علم کی لرنگ کی گہرائی اور متعلقہ فیلڈ میں مہارت کی جانچ کے لیے اسی Area یا فیلڈ کے سوالات پوچھے جاتے ہیں ہمارے ہاں یہ جانچ عام طور پر پریکٹیکل والے مضامین میں کی جاتی ہے۔

1.4.1 زبانی جانچ کی اہمیت (Importance of Oral Assessment)

زبانی جانچ بہت اہم ہے کیونکہ طالب علم نے عملی زندگی میں جانا ہوتا ہے وہاں پر جذبات اور خیالات کا اظہار کرنا ہوتا ہے اور گفتگو کے ذریعہ سے مخاطب کو متاثر کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے زبانی جانچ طالب علم میں خوبیاں پیدا کر دیتی ہے۔

اعتماد پیدا کرتی ہے اور روزمرہ زندگی میں گفتگو کرتے ہوئے وہ جھجھک محسوس نہیں کرتا۔

جذبات وخیالات کا اظہار الفاظ کے ذریعے کرنے کا طریقہ آجاتا ہے۔

الفاظ کا چناؤ (Selection) اور آواز میں اتار چڑھا سے بات کو موثر بنانے کے فن سے طالب علم آشنا ہو جاتا ہے۔

عملی زندگی میں کامیابی کا پہلا زینہ طے کر لیتا ہے اور اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنے کا طریقہ سیکھ جاتا ہے۔
اس میں جانچ کنندہ فوراً نتائج پر پہنچ جاتا ہے اور رزلٹ نکال لیتا ہے۔
اس میں غلط رپورٹ یا کاپی کا امکان زیرو ہوتا ہے اس لیے رزلٹ قابل اعتماد ہوتا ہے۔
اس میں جانچ کنندہ کو سوالات کا Response فوراً ملتا ہے اس لئے جانچ کا نتیجہ بھی فوراً آ جاتا ہے۔

1.4.2 زبانی جانچ کے طریقے (Methods of Oral Assessment)

-1 گفتگو (Discussion)

اس طریقہ میں طالب علم کے متعلقہ عنوان یا مضمون پر گفتگو کی جاتی ہے۔ جس میں اس کی قابلیت کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ اس میں سادہ سوالات پوچھے جاتے ہیں۔ Probe question ہوتے ہیں اور بعض اوقات Challenging questions پوچھے جاتے ہیں تا کہ طالب علم کی deep understanding کو چیک کیا جا سکے۔

-2 (Presentation)

اس میں طالب علم کو متعلقہ موضوع یا فیلڈ میں اظہار خیال کا مقررہ موقع دیا جاتا ہے جس کو اس نے مقررہ وقت میں مکمل کرنا ہوتا ہے اس کے بعد اس سے مختلف قسم کے سوالات کیے جاتے ہیں۔

-3 انٹرویو (Interview)

اورل یا زبانی جانچ کے لیے یہ بھی ایک موثر طریقہ ہے جس میں انٹرویو والی ساری قسمیں استعمال کی جاسکتیں ہیں تا کہ طالب علم کی مناسب جانچ کی جا سکے۔

-4 زبانی امتحان (Viva Voce)

عام طور پر ڈگری کلاسسز میں جب کوئی تھیسز وغیرہ لکھا جاتا ہے تو اس کی Evaluation کے لیے کہ واقعتاً اسی طالب علم نے اس فیلڈ میں یہ کام کیا ہے یہ جانچ کی جاتی ہے۔ مختلف مضامین (subjects) کے آخر میں بھی یہ جانچ کافی موثر ہوتی ہے اور اس کے ذریعے سے طالب علم کی لرننگ اور مہارت کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اس میں ضروری ہے کہ vivavoce کے متن کے متعلق طالب علم کو معلوم ہوتا کہ وہ اس کے مطابق اپنی تیاری کر سکے۔

سرگرمی (Activity)

Oral جانچ کے لیے کتاب کے کسی Chapter کی تیاری کے بعد بچوں کی Presentation لینی اور Rubric کو استعمال کرتے ہوئے ان کی Assessment کریں۔

نمونہ مارکنگ ٹیبل زبانی جانچ کے لئے (Sample of Marking rubrics for Oral Assessment)

زبانی جانچ کیونکہ ایک ایسا طریقہ ہے جس میں فوراً جوابات موصول ہوتے ہیں تو اس میں جانچ کے لیے اس طرح کا Rubric پہلے سے موجود ہونا چاہیئے تا کہ جانچ کے نمبر لگانا آسان ہو جائے۔

یہ ایک Sample دیا جا رہا ہے۔

مارکنگ

Marking Criteria	
Excellent	شاندار
Proficient	بہت اچھا
Good	اچھا
Average	اوسط
Poor	کمزور
V.poor	بہت کمزور

Content:	Related to topic, Detailed & Accurate
Knowledge:	Demonstrate Knowledge of Subject
Content:	Posture/Eye
Contact:	Appropriate Postures & Effective Eye
Enthusiasm:	Energetic
Confident	
Havingpassion	
Audience:	Engage of interact with Audience
Pace:	Speaksatanappropriatepace
Content:	Quality of content deliver
Accuracy:	Accuracyofwordspronunciation
Fluency	How much his is fluent
Comprehensibility	How must the presentationsto the point

1.5- تصویری جانچ (Pictorial Assessment)

اس جانچ میں تصویریں، نقشے، پینٹنگ، ڈائیاگرام وغیرہ بچوں کی لرننگ کو معلوم کرنے کے لئے استعمال کی جاتیں ہیں۔ یہ جانچ چھوٹے بچوں، ان پڑھ یا کم پڑھے لکھے لوگوں کے لئے بہت اہم ہے اس کے علاوہ سائیکالوجیکل ٹیسٹ کے لئے بھی تصویروں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ AssessmentPictorial عام طور پر فوج میں کی جاتی ہے، اس کے علاوہ بیالوجی

اورسائیکالوجی میں بھی اس کی بہت اہمیت ہے۔

تصویری جانچ میں تصویروں کی بہت سی قسمیں استعمال کی جاتی ہیں۔جس میں ڈائیاگرام(Diagram)، نقشے (Maps)، Vissual Pulse گرافس(Graphs)،کارٹون Cartoons)،نشانات(Signs)،تصویریں اور مختلف Pictorial Materialاستعمال کیا جاتا ہے۔

اہمیت:

PictrialAssessment یا تصویری جانچ ایک اہم طریقہ ہے جس کے ذریعے سے بچوں کی لرنگ کو معلوم کیا جاتا ہے خاص طور پر چھوٹی کلاسز میں یہ ناگزیر ہے اس کے ذریعے سے بچے بڑی دلچسپی سے نئی نئی باتیں سیکھتے ہیں اور چھوٹی عمر میں ہی چیزوں کو غور سے دیکھنے کے عادی ہوجاتے ہیں جسکی وجہ سے ان کی observation بڑی مضبوط(Strong)ہوجاتی ہے۔

☆ تصویری جانچ روزمرہ زندگی میں بھی بہت اہمیت حاصل کر چکی ہے اور مختلف تصاویر اور Signs سے راستوں اور راہوں کا تعین کیا جاتا ہے۔ایک ہی نظر میں چیزوں کی جانچ ہوجاتی ہے۔

☆ یہ جانچ میڈیکل میں بھی بہت کامیابی سے استعمال کی جارہی ہے جس کے ذریعے سے مختلف وائرس، جراثیم کی تصاویر سے ان کا تعین کیا جاتا ہے۔

☆ یہ جانچ سکیورٹی مقاصد کے لئے سیکیورٹی اداروں اور فوج کے اندر بھی استعمال کی جاتی ہے۔

☆ روزمرہ زندگی میں کارٹونز کے ذریعے سے مختلف پیغامات کی ترسیل اسی زمرے میں آتی ہے۔

☆ DNFE میں بھی اس کو اچھے طریقے سے Litracy کو بڑھانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

1.5.1 تصویری جانچ کی قسمیں (Kinds of Pictarial Assessment)

تصویری جانچ کے لیے عام طور پر اس طرح کا میٹریل دیا جاتا ہے جس سے طالب علم کی Understanding کی جانچ کی جاتی ہے۔

تصویریں(Pictures)

مؤثر تعلم کے لئے تصویریں بہت اہم کردار ادا کرتی ہیں لیکچر کے دوران تصویروں کے استعمال سے بچوں کے ذہنوں میں دیر تک اس کے اثرات رہتے ہیں اس لیے تصویروں کے ذریعے سے پڑھانا اور ان کے ذریعے سے جانچ کرنا ایک بہترین جانچ کا طریقہ ہے۔

ڈائیاگرام(Diagram)

یہ ایک ایسی ڈرائنگ ہے جس میں مختلف عناصر کا تعلق آپس میں دیکھایا جاتا ہے یہ تعلق سسٹم کو واضح کرتا ہے۔ ڈائیاگرام مختلف جانداروں،Processesاور Systems کی ہوسکتی ہے جس کے ذریعے سے طالب علم کا ان چیزوں کو سمجھنا اور سمجھانا آسان ہوجاتا ہے۔

نقشے اوراشارے(Maps and Signs)

نقشوں اوراشاروں کے ذریعے سے تدریس ایک پرانا طریقہ رہا ہے اور تمام سیاح اور جنگجو اس طریقے کو استعمال کرتے رہے ہیں اب بھی یہ طریقہ بہت موثر ہے جس کے ذریعے سے بچوں کو دنیا کی سیر کروائی جاسکتی ہے اور ٹریفک کے اشارات سے واقفیت دلائی جاسکتی ہے۔

VissualPuzzals

یہ بھی ایسی تصویریں ہیں جن میں کوئی کہانی ،کوئی کمی یا کوئی سبق موجود ہوتا ہے اس کے ذریعے سے بچوں کی لرنگ اوران کے اندر Creativity کو جانچا جاسکتا ہے۔

کارٹون(Cartoon)

آج کے دور میں یہ بچوں اور بڑوں دونوں میں بے حد مقبول ہیں اور کارٹونز کے ذریعے سے بہت میسجز پہنچائے جاتے ہیں اور اکثر اخبارات اور رسائل اور ٹیلی ویژن کے پروگرامز میں مختلف قسم کے پیغامات کے لیے ان کو استعمال کیا جاتا ہے۔

گرافس

ماڈرن دور میں گرافس کے ذریعے سے مختلف قسم کی معلومات کا پہنچانا بہت آسان ہوگیا ہے خاص طور پر آبادی اور اس کے متعلقہ تمام Indicators کو طالب علم ایک ہی نظر میں جان جاتا ہے۔اور سارا نقشہ اس کے ذہن میں محفوظ ہو جاتا ہے۔گرافس کو کلاس کی کارکردگی اور سکول میں مختلف افعال کی پراگریس کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سرگرمی(Activity)

ایک خاکہ بنائیں اوراس سے کوئی کہانی Develop کریں جو معاشرتی برائی کو ظاہر کرے اوراس کا تدارک لکھیں۔

1.6- خودآزمائی

-1 جانچ کیا ہے اس کی اہمیت بیان کریں۔

-2 تشکیلی (Formative) اور تکمیلی (Submative) جانچ میں فرق بتائیں۔

-3 تحریری (Written) جانچ کے طریقے تحریر کریں۔

-4 زبانی (Oral) جانچ کن موقعوں پر کی جاتی ہے اور کیوں؟

-5 ہمارے ہاں Pictorial جانچ کہاں کہاں استعمال کی جاسکتی ہے۔

1.7- جوابات

جوابات یونٹ کے متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

1.8- کتابیات

1. Gronlund Norman and Linn Robert, 1990, Measurement and evaluation inTeaching, New York, Macmillan Pubblish in company.
2. MurryPrint,1993,curriaalnceDevelopment&Design.Australi Allan &Unwin (Pvt) Ltd.

-3 ڈاکٹر غلام مصطفیٰ حبیب اللہ 2002 حکومت پنجاب کا امتحان اور مسلسل جائزہ UDSD اہوں۔

-4 گوندل ظہور احمد تعلیمی جائزہ 2003، احسن پبلشرز گجرات

-5 تعلیم میں جائزہ 2009، پرویز اقبال، مجید بک ڈپو، لاہور

یونٹ نمبر 3

تعلیمی مقاصد اور پیمائش

تحریر: ڈاکٹر محمد جمیل باجوہ
نظرِ ثانی: ڈاکٹر شیر زمان

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	یونٹ کا تعارف	37
	یونٹ کے مقاصد	38
-1	مقاصد کی اہمیت	39
-1.1	مقاصد	41
-1.2	تعلیمی اہداف	42
-1.3	تعلیمی مقاصد	42
-1.3.1	وقوفی پہلو	43
-1.3.2	تاثراتی استحسالی پہلو	44
-1.3.3	حرکی مہارتی پہلو	45
-1.4	خود آزمائی	46
-1.5	جوابات	46

یونٹ کا تعارف

تعلیم ایک مسلسل عمل ہے۔ جس کے ذریعے طلبہ کے کردار اور فکر میں متواتر مثبت تبدیلی لائی جاتی ہے۔ اس لیے تعلیمی پروگرام کی تشکیل اس انداز سے کی جاتی ہے کہ طلبہ کے کردار میں موقع تبدیلیاں رونما ہوسکیں۔ نصاب تعلیم اور سرگرمیوں کا محور اور مقصد طالب علم کے کردار میں اہم تبدیلی لانا ہوتا ہے۔ تاکہ وہ معاشرے کی تعمیر و ترقی میں اہم کردار ادا کر سکے تعلیمی عمل کامیاب ہے ورنہ ناکام ہے۔ تعلیم کا اہم ترین مقصد شخصیت کی مثبت تشکیل اور تکمیل ہے۔ اس سلسلے میں مدرسے کے اندر اور باہر منظّم سرگرمیوں کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ طالب علم کی شخصیت کی ہم جہت نشونما ہو سکے۔ ہر معاشرہ چاہتا ہے اس کی نوزائیدہ نسل متوازن شخصیت کی حامل ہو اور معاشرتی رسم و رواج اور اقدار بھی اگلی نسل تک منتقل ہو جائیں۔ ان مقاصد کے حصول کے لیے تعلیم کا باقاعدہ اہتمام کیا جاتا ہے اور ایسی تعلیمی سرگرمیاں ترتیب دی جاتی ہیں۔ جن کے ذریعے بچے کی شخصیت کی متوقع تکمیل ہو سکے۔ چونکہ باقاعدہ تعلیمی عمل کے ذریعے تعلیمی و تدریسی مقاصد کے حصول کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لیے اساتذہ کو علم ہونا چاہیے کہ تعلیم کے سلسلے میں معاشرے کے تقاضے کیا ہیں اور ان کا حصول کیسے ممکن ہے۔ اساتذہ کو بخوبی آگاہ ہونا چاہیے کہ مختلف مضامین کو پڑھانے کے مقاصد کیا ہیں اور ان مقاصد کے حصول کے لیے کیا کیا اقدامات کرنا ہوں گے۔ کون سا طریقہ تدریس و حکمت عملیاں کارگر ہوں گی اور طلبہ کی کارکردگی کے جائزے کے لیے کون سے طریقے اختیار کئے جائیں گے۔ تاکہ پتہ چل سکے کہ مقاصد تعلیم کس حد تک حاصل ہوئے ہیں۔ یہ ب ممکن ہے جب تدریسی مقاصد کا تعین اور انھیں واضح انداز میں تحریر کیا جائے۔ تاکہ تدریس کا تاثر اور کامیابی کا جائزہ ٹھوس انداز میں لیا جا سکے اور یہ بھی واضح ہو سکے کہ تدریس کے نتیجے میں طلبہ کے اندر کون کون سی خاص تبدیلیاں وقوع پذیر ہوئی ہیں۔ بصورت دیگر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ غیر ہی تعلیم کوش بار آور ثابت نہیں ہوسکیں عمل کے دوران کی گئی کوششیں پکارتی ہیں۔ اگر طالب علم کی قابلیتوں، ذہنی صلاحیتوں، دلچسپیوں، رویوں اور عملی مہارتوں کو پروان چڑھانا مقصد ہے تو اس سلسلے میں تعلیمی و تدریسی مقاصد کو قومی، استحسانی اور مہارتی مقاصد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ قومی مقاصد طلبہ کی ذہنی قابلیت اور صلاحیت میں تبدیلی سے متعلق ہیں اور طلبہ کے احساسات، رویوں رجحانات اور دلچسپیوں کا تعلق انسانی مقاصد سے ہے۔ مہارتی مقاصد کا تعلق طلبہ کی عملی لیاقت اور جسمانی و حرکی مہارتوں کو پروان چڑھانے سے ہے۔ اس یونٹ میں کوشش کی گئی ہے کہ مقاصد کی مختلف اصطلاحوں میں فرق واضح کیا جائے اور مقاصد کو ان کی نوعیت کے اعتبار سے روشنی ڈالی جائے۔ علاوہ ازیں مقاصد کو کرداری انداز میں لکھنے کے طریقہ کار کو بھی واضح کیا جائے۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

1- اہداف اور مقاصد کی اصطلاحوں کو بیان کر سکیں۔

2- تعلیمی میدان میں مقاصد کی اہمیت کو سمجھ سکیں۔

3- قوی استحسانی اور مہارتی مقاصد کو واضح طور پر پہچان سکیں۔

4- مقاصد کو کرداری انداز میں تحریر کر سکیں۔

1- مقاصد کی اہمیت

اگر مقاصد فہیم اور قابل پیائش نہ ہوں تو تعلیمی عمل کے دوران کی جانے والی تمام کوششیں رائیگاں چلی جائیں گی۔ مقاصد ان کردار کی تبدیلیوں کا تعین کرتی ہیں۔ جو ایک استاد یا تعلیم یونٹ نے طلبہ کے اندر پیدا کی ہیں۔ مقاصد استاد کی راہنمائی کرتے ہیں کہ وہ تعلیم و تدریس کے عمل کو کن طریقوں سے مکمل کرے یا تدریس کے کون کون سے طریقے استعمال کرے کہ طلبہ کے اندر صحیح کرداری تبدیلیاں پیدا کی جا سکیں۔ جب تعلیمی عمل کے دوران قاصد کا تعین کر لیا جاتا ہے۔ تو اساتذہ اور طلبہ آسانی سے سمجھ جاتے ہیں کہ کس سمت چلنا ہے۔ اساتذہ کو یہ بھی علم ہوتا ہے کہ کن مخصوص سرگرمیوں سے طلبہ کی قابلیتوں میں اضافہ ہوتا ہے اور دوران تدریس تعلیمی سرگرمیوں کا اہتمام اس انداز سے کیا جائے کہ تعلیمی سرگرمی طلبہ کے لیے نہ صرف دل چسپی کا باعث ہو بلکہ علمی مواد اس کے متعلق اور سرگرمیاں ان کے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کیں۔ ان طلبہ کے اندر نظم وضبط بھی پیدا ہو۔ تاکہ آئندہ نسلیں پر امن اور خوشحال زندگی گزار سکیں۔ اسی لیے ماہرین تعلیم اس بات پر زور دیتے ہیں کہ تعلیم اور اس کے مقاصد جیسے ہوں گے ویسے ہی انسان بھی پیدا ہوں گے اور ویسا ہی معاشرہ بھی تشکیل پائے گا۔ اس لیے استاد کو قابل از وقت یہ طے کر لینا چاہیے کہ اس نے کیا کرنا ہے؟ کیوں کرنا ہے؟ اس کی منزل کیا ہے اور اس منزل تک پہنچنا کیسے ہے۔

تعلیمی مقاصد تدریسی حکمت عملیاں متعین کرنے میں بھی مددگار ہوتے ہیں اور تدریسی مقاصد کا حصول آسان اور ممکن ہو جاتا ہے۔ اساتذہ اور طلبہ سکھلانے اور سیکھنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ لہذا ماہرین تعلیم نے درج ذیل اصول واضح اور کیسے ہیں۔

1- مقاصد کا تعین طلبہ کی عمر تعلیمی ضروریات اور دلچسپیوں اور انفرادی اختلافات کو مدنظر رکھ کر کیا جانا چاہیے۔

2- معاشرتی، اخلاقی اور دینی اقدار کو پیش نظر رکھا جائے۔

3- مقاصد اور تعلیمی سرگرمیوں کا تعین مقامی حالات کو پیش نظر رکھ کر کیا جانا چاہیے۔ تاکہ سکولوں کے اندر موجود سہولیات کو بروئے کار لاکر مقاصد آسانی سے حاصل ہو سکیں۔

4- مقاصد قابل عمل، قابل پیائش ہونے چاہئیں۔

5- مقاصد/قومی، استحسانی اور مہارتی پہلوؤں پر محیط ہونے چاہئیں، تاکہ تدریس متوازن ہو۔

6- مقاصد عام فہم اور واضح ہونے چاہیے ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو عملی اور قابل جانچ بھی ہوں تاکہ تدریسی عمل کے بعد انھیں جانچا بھی جا سکے۔

7- مقاصد کا تعین کرتے وقت نصاب کی ترتیب و تنظیم کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ تاکہ مقاصد کو بتدریج حاصل کیا جا سکے۔

8- استاد کو چاہیے کہ وہ طلبہ کے اندر متوقع تبدیلیوں کو پیش نظر رکھے جن کے ذریعے کارآمد اور بے کار سرگرمیوں میں تمیز کی جا سکے۔

9- مقاصد استاد کی رہنمائی کرتے ہیں کہ مقاصد کی پیمائش کے لیے کون کون سے طریقے بہتر اور قابل عمل ہیں۔

10- مقاصد کے تعین سے پہلے استاد کو چاہیے کہ وہ معاشرتی اور معاشی ضروریات کو بھی پیش نظر رکھے تاکہ معاشرہ بہتری اور خوش حالی کی طرف جا سکے۔

تعلیمی مقاصد کو کسی بھی نظام تعلیم میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ تعلیمی مقاصد قومی سطح سے کمرہ جماعت کی سرگرمیوں تک راہنمائی فراہم کرتے ہیں عمومی طور پر بلا حوصلہ کوششیں بے سود ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایک استاد کی تربیت اس لیے کی جاتی ہے کہ وہ ایک خاص سطح پر منتخب مضامین کی تدریس کے ساتھ ساتھ طلبہ کے کردار کی تشکیل میں مدد کر سکیں۔ تعلیم میں عام طور پر تین اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں۔ جنھیں غایت ہدف اور مقصد کہا جاتا ہے۔ بعض ماہرین تعلیم ہدف اور مقصد کو ہم معنی خیال کرتے ہیں۔ چونکہ اب ان اصطلاحات کے معنی متعین ہو چکے ہیں اور ہم ذیل میں ان اصطلاحات کی وضاحت کریں گے۔

عام بات یہ ہے کہ اہداف اساتذہ اور طلباء کے لیے مفید رہنما ہیں۔ لیکن وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے اتنے مخصوص نہیں ہیں کہ ہدایات ڈیزائن کریں یا بہت کچھ دیں۔ طالب علم کے سیکھنے کی سمت تو زیادہ مخصوص بیانات، ہدایات کلاس روم کے حالات کے لیے مقاصد وضع کیے جاتے ہیں۔ کی ترقی تدریسی مقاصد تعلیمی اہداف میں ترجمہ کرنے کے لیے ایک ضروری قدم ہے۔

حقیقت

کچھ تدریسی ڈیزائنرز اصرار کرتے ہیں کہ سیکھنے کے مقاصد بیان کیے جائیں۔ منصوبہ بندی کے آغاز میں احتیاط سے، طور مقصد یا بیان کے بعد عمومی مقاصد ایک موضوع کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔ ترتیب وار، یہ درست ہوسکتا ہے، لیکن اصل عمل میں یہ ہمیشہ کام نہیں کرتا۔ جب کہ کچھ لکھاری اپنا لکھ سکتے ہیں۔ سیکھنے کے مقاصد کو فوری طور پر، بہت سے لوگ تفصیل سے شمار نہیں کر سکتے ہیں اس موقع پر مقاصد۔ وجہ یہ ہے کہ ان کی اپنی سوچ ہے کہ کیا کریں۔ یونٹ میں شامل ابھی تک واضح نہیں ہوسکتا۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ موضوع مواد اور کام کے تجزیہ کا عنصر تدریسی ڈیزائن پلان میں رکھا گیا ہے۔ سیکھنے کے

مقاصد کے عنصر سے پہلے۔

مزید یہ کہ مقاصد کے منظّم طریقے سے درج ذیل فوائد ہیں۔ تدریسی منصوبہ بندی، اور اس لیے ہمیں مقاصد کی ضرورت ہے کیونکہ:

(i) مقاصد کسی بھی تدریسی پروگرام کے لیے فریم ورک تشکیل دیتے ہیں۔
قابلیت کی بنیاد پر جہاں طالب علم کو سیکھنے میں مہارت حاصل ہے۔
نتیجہ کی امید ہے۔

(ii) مقاصد طلباء کو بتاتے ہیں کہ ان کے لیے کیا درکار ہوگا۔ کی طرف سے یہ جانتے ہوئے کہ کیا توقع رکھنا ہے، طلباء اپنے کام کو بہتر طریقے سے تیار کر سکتے ہیں۔

(iii) یہ منصوبہ بندی کرنے والی ٹیم کو مخصوص شرائط میں سوچنے میں مدد کرتا ہے۔
موضوع کو ترتیب دیں

(iv) مقاصد ان سرگرمیوں کی قسم اور حد کی نشاندہی کرتے ہیں۔ سیکھنے کو کامیابی سے کو کامیابی سے انجام دینے کے لیے ضروری ہے۔

(v) مقاصد طالب علموں کا جائزہ لینے کی بنیاد فراہم کرتے ہیں جس میں سیکھنے اور تدریسی پروگرام کی تاثیر شامل ہیں۔

(vi) مقاصد آپ کو بات چیت کرنے کا بہترین ذریعہ فراہم کرتے ہیں۔
ساتھیوں، والدین اور دوسروں کو کیا سکھایا اور سیکھنا ہے۔

1.1- مقاصد

مقاصد عمومی اور وسیع تر معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان سے مراد مرکزی یا قومی سطح کے مقاصد ہیں۔ جو کہ پورے نظام تعلیم کے مقصد اور سمت کا تعین کرتے ہیں یہ کسی بھی ملک کی قومی تعلیمی پالیسی کے راہنما اصول ہوتے ہیں۔ جو کہ پورے نظام تعلیم یا تعلیمی عمل کا مختصر خاکہ پیش کرتے ہیں۔ ان کے حصول کے لیے قوموں کو لمبے عرصے تک تگ و دو کرنا پڑتی ہے۔ یہ معاشرتی اور نظریاتی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔ پاکستان میں مختلف تعلیمی پالیسیوں نے تعلیمی غایات متعین کیے ان کا اطلاق تعلیم سے کسی ایک شعبے پر نہیں ہوتا بلکہ رسمی اور نیم رسمی تعلیم دونوں پر ہوتا ہے۔ ہماری تعلیمی پالیسوں کی چند غایات درج ذیل ہیں۔

-1 پاکستان کے ہر شہری کے لیے برابر تعلیمی سہولتیں مہیا کرنا۔ اقلیتوں کو اپنی کلچرل اور مذہبی ترقی کے لیے مناسب سہولیات مہیا کرنا تا کہ وہ ملک کی ترقی میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

-2 پاکستان کے باشندوں کے دل و دماغ میں عموماً اور طلبہ میں خصوصاً اسلام اور پاکستان سے گہری وابستگی پیدا کرنا نیز ان میں روحانی اور نظریاتی تشخص کا شعور پیدا کر کے پاکستانی عوام میں نصاب اور رواداری کی بنیاد پر فکر و نظر کی ہم آہنگی کو اجاگر کرنا۔

-3 سائنسی ووکیشنل اور ٹیکنالوجیکل تعلیم کی ترویج کرنا۔ ملک میں تربیت اور تحقیق کو وسعت دینا اور اس طرح حاصل کردہ علم کو معاشی اور معاشرتی ترقی کے لیے استعمال کرنا تا کہ قومی سطح پر ایک خود اعتماد اور محفوظ مستقبل کی بنیاد رکھی جا سکے۔

-1.2 تعلیمی اہداف

تعلیمی اہداف تعلیمی غایات کے مقابلے میں خصوصی نوعیت کے ہیں۔ تاہم ان کے حصول بھی طویل المیعاد ہوتے ہیں۔ ان میں وہ تمام تعلیمی پروگرام شامل ہوتے ہیں جس میں وقت کا تعین کر دیا جاتا ہے۔ جیسے میٹرک، ایف اے وغیرہ یہ علاقائی یا قومی سطح یا صوبائی سطح کے مقاصد ہو سکتے ہیں جیسے تدریس ریاضی کے مقاصد قومی تعلیمی پالیسی 2009ء میں تعلیمی اہداف تعین کیے ہیں۔

-1 صوبائی اور علاقائی حکومتیں اس بات کو یقینی بنائیں گی کہ 2015ء تک پرائمری 2025 تک میٹرک کے اہداف حاصل ہو سکیں۔

-2 گورنمنٹ ملکی سطح پر تعلیمی معیار کو بہتر بنائے گی۔

-3 چوتھی جماعت سے سائنس اور ریاضی کے لیے انگریزی زبان کو بطور طریقہ تدریس اپنایا جائے گا۔

-1.3 تعلیمی مقاصد Education of Objectives

تعلیمی مقاصد خصوصی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔ واضح، قابل پیمائش اور قلیل المیعاد ہوتے ہیں عمومی طور پر ان کا تعلق ایک مدرسے یا کمرہ جماعت کے اندر مضامین کی تدریس اور سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔ مقاصد تدریسی سرگرمیوں کے انتخاب اور منصوبہ بندی میں استاد کی رہنمائی کرتے ہیں اور استاد اپنی تدریسی کامیابی کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی تدریس کو آگے بڑھاتا ہے۔ بچوں کی نفسیات ضرورت اور دلچسپیوں اور انفرادی اختلافات کو مدنظر رکھ کر مقاصد کا تعین کیا جاتا ہے۔ مقاصد اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ سبق کیوں پڑھانا ہے اور مخصوص وقت کے بعد استاد طلبہ کے اندر کون سی متوقع تبدیلی دیکھنا

چاہتے ہیں۔

1.3.1 وقوفی پہلو

اس گروہ کا تعلق ایسے اعمال سے ہے جن کے ذریعے فرد اپنی بصیرت، سوچ بچار، توجیہات، یاداشت اور منصوبہ بندی کی صلاحیت اور قابلیت کو بروئے کار لاتا ہے اور اپنی حسیات دنیا کو شعوری طور پر سمجھتا ہے۔

بلوم نے اس گروہ کو چھ گروہوں/ درجوں میں تقسیم کیا ہے ان تمام گروہوں کے درمیان معطقی کو حاصل کئے بغیر دوسرے درجہ کی تعمیل نہیں ہوسکتی۔

وقوفی پہلو درج ذیل ہیں:

الف) تفہیم

تفہیم کے لیے علم کا ہونا ضروری ہے اس درجے پر طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ حقائق، واقعات کو سمجھ کر اپنے الفاظ میں بیان کرسکیں اور ان کی تشریح وتوضیح بھی کرسکیں۔ مثال کے طور پر سنی گئی کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔

ب) اطلاق

اس درجے پر طلبہ علم اور تفہیم کی مہارتوں کو مختلف صورت حال میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً طلبہ پہاڑوں (tables) کے علم کو ضرب اور تقسیم کے سوالات کے حل، روزمرہ زندگی کے لین دین یا حساب کتاب میں بھی استعمال کرسکیں۔

ج) تجزیہ

اس کا تعلق حقائق، واقعات، تصورات، اصولوں اور نظریات کو باہمی جذبات میں تقسیم کر کے، ان کے درمیان موجود رابط کو سمجھنے سے ہے۔ اس کے ذریعے سے طلبہ معلومات کا تجزیہ کرسکیں۔ مفروضہ سے حقائق اخذ کرسکیں اور دونوں کے درمیان تمیز بھی کرسکیں۔ زبان کی تدریس میں جوڑ کے توڑ بھی اس درجے کی سرگرمی ہے۔ یعنی ایک لفظ کے حروف تہجی الگ الگ کر کے سمجھنا۔

د) ترکیب

اس کا تعلق علم کے مختلف اجزاء کو اکٹھا کر کے نئی شکل مرتب کرنے سے ہے۔ طلبہ نئی چیز تخلیق کرتے ہیں اور علم کو نیا رخ دیتے ہیں۔ جیسے طلبہ حروف تہجی کو جوڑ کر نئے الفاظ بناسکیں۔

ر) جائزہ

یہ وقوف کے پہلو کی سب سے اعلیٰ اور پیچیدہ سطح ہے۔اس کا تعلق علم کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے سے ہے اور طلبہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے حاصل شدہ معلومات کو کسی معیار یا اصول کے تحت پر کھتے ہوئے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ لگاتے ہیں۔اس درجہ پر طلبہ فیصلہ کرنے کی اہلیت حاصل کر لیتے ہیں کہ سیکھا ہوا کس حد تک سودمند ہوسکتا ہے۔

1.3.2 تاثراتی استحسانی پہلو

اس پہلو کا تعلق طلبہ کے رویوں، دلچسپیوں، احساسات اور اقدار سے ہے۔استحسانی گروہ میں بھی منطقی ترتیب پائی ہے۔اس میں توجہ دینا کو سب سے نچلے درجہ پر اور کردار سازی کو سب سے اونچے درجہ پر رکھا گیا ہے۔اس گروہ کی ترتیب درج ذیل ہے۔

توجہ کرنا/ دھیان کرنا/ وصول کرنا

اس کا تعلق طالب علم کی سبق میں دل چسپی لینے اور سیکھنے پر آمادگی سے ہے۔یعنی جب استاد کوئی بات کرتا ہے تو طالب علم غور سے سنتا ہے۔

ردعمل کا اظہار

اس سطح پر طالب علم کیے گئے سوالات کا تسلی بخش جواب دے کر سکون اور خوشی محسوس کرتا ہے۔ یا وہ پوچھے گئے سوالات کا جواب بے سکونی اور نفرت سے دیتا ہے۔مثلاً جب استاد طلبہ کو کہانی سناتا ہے اور پھر اس میں سوالات پوچھتا ہے تو طلبہ سوالات کا جواب دے کر اطمینان محسوس کرتے ہیں۔اس میں رضا مندی، رضا کارانہ ردعمل اور اطمینان کی کیفیت شامل ہے۔

قدر و قیمت کا تعین

اس سطح کا تعلق علم کی قبولیت اور اس کی قدر و قیمت سے ہے۔ یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ طالب علم نے علم کس حد تک قبول کیا ہے اور اس کے نزدیک اس کی قدر و قیمت کیا ہے۔مثلاً طالب علم صحت کے متعلق جاننے کے بعد اس پر باقاعدہ دلائل کے ساتھ بات کر سکے۔

تنظیم

اس سطح کا تعلق اقدار کے تصورات کی تشکیل اور اقدار کے نظام کی تشکیل سے ہے۔اس سطح پر طالب علم مختلف اقتدار

کے بارے میں تصور قائم کرنے کے بعد پوری طرح سمجھتا ہے اور ایسی اقدار اپناتا ہے جو مفید ہوں اور اس کے رویوں کی نشو ونما میں مدد دے۔

کردار سازی

کردار سازی بذریعہ اقدار تاثراتی پہلو کا اعلیٰ ترین انتہائی اور پیچیدہ درجہ ہے اس میں عمومی اقدار، کردار سازی یا فلسفہ حیات شامل ہے۔ اس سطح پر طلبہ اپنی زندگی اقدار اور عقائد کے مطابق ڈھالتا ہے۔ چونکہ اقدار کو اپنے معمولات کا حصہ بناتا ہے اور پھر یہ معمولات اس کا کردار بن جاتے ہیں۔

1.3.3 حرکی مہارتی پہلو

یہ پہلو ذہنی جسمانی محصلاتی و حرکی مہارتوں سے متعلق ہے۔ ان مہارتوں کی گروہ بندی پر بہت سے محققین نے کام کیا ہے جس میں پروفیسر ہیرو، پروفیسر سمپسن اور پروفیسر ڈیو، پروفیسر ڈیو کی ترتیب زیادہ مشہور اور قابل قبول ہے۔ اس کی درج بندی درج ذیل ہے۔

تقلید/نقل

اس میں فہم اور سمجھ بوجھ کے بغیر کسی عمل کا دہرانا یا نقل اتارنا ہے۔ یہ مقاصد کی سب سے نچلی سطح ہے اس درجہ پر طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ کسی عملی سرگرمی کی من وعن نقل اتار سکیں یا تقلید کر سکیں۔ مثلاً بنیادی لکیریں، زاویے سکھانا۔

سبک دستی

اس مرحلہ پر ہدایات کے مطابق سلیقے سے کام انجام دینا ہے۔ مثلاً طالب علم اس قابل ہو جائیں کہ وہ لکیروں اور زاویہ کی سیکھی ہوئی مہارتوں کو استعمال کرتے ہوئے ہدایات کے مطابق مختلف شکلیں بنا سکیں۔

تصحیح و درستگی

اس مرحلے پر طالب علم کسی کام یا فعل کو درست طریقے سے انجام دینے کی صلاحیت پیدا کر لیتا ہے اور خود سے اپنے انداز سے کام پر گرفت حاصل کر لیتا ہے۔ مثلاً طالب علم اس قابل ہو جائے کہ وہ اپنے کام کی اصلاح کر سکے۔

قطعیت دار ترتیب

اس مرحلے پر طالب علم پورے کنٹرول، اعتماد، ہم آہنگی اور ترتیب کے ساتھ منظّم انداز میں پورے عمل سے گزرنے

کی صلاحیت حاصل کرلیتا ہے۔مثلاً طالب علم اس قابل ہوجاتا ہے کہ بنیادی مہارتوں کی بنیاد پر منتظم کشی کر سکے۔

فطرت معمول

یہ اعلیٰ درجے کی مہارت ہے جہاں مطلوبہ افعال غیر شعوری افعال میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔جب طلبہ لاشعوری پر کام انجام دیں۔تو وہ ان کی فطرت کا حصہ بن جاتے ہیں۔مثلاً غیر شعوری طور پر ڈرائنگ میں صحیح رنگوں اور خاکوں کا انتخار کرتے ہیں۔

1.4- خود آزمائی

-1 مقاصد سے کیا مراد ہے؟

-2 مقاصد اور اہداف میں فرق بیان کریں۔

-3 حرکی مہارتی پہلو پر بحث کریں۔

-4 مقاصد کی تعلیمی اہمیت پر بحث کریں۔

-5 مقاصد کے وقوفی پہلو کے اجزاء تفصیل سے بیان کریں۔

-6 تاثراتی استحسانی پہلو پر تفصیلاً بحث کریں۔

1.5- جوابات

جوابات یونٹ کے متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

یونٹ نمبر 4

طلبا کے تعلیمی اہداف اور آزمائش میں تعلق

تحریر: سلمان خلیل
نظر ثانی: ڈاکٹر شیر زمان

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	یونٹ کا تعارف	49
	یونٹ کے مقاصد	49
-1	طلباء کے تعلیمی اہداف	50
-1.1	تعلیمی مقاصد کے چناؤ کا معیار	53
-1.2	غیر متوقع تعلیمی مقاصد کی گنجائش	54
-1.3	تعلیمی مقاصد کو لکھنے کا طریقہ کار	55
-1.3.1	سہل تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے کا طریقہ کار	55
-1.3.2	عمومی تدریسی مقاصد لکھنے کا طریقہ کار	55
-1.4	طلباء کے لیے تعلیمی اہداف لکھنے کا طریقہ کار	57
-1.5	طلباء تعلیمی اہداف میں استعمال ہونے والے عملی افعال کا چناؤ	61
-1.6	خود آزمائی	64
-1.7	جوابات	64

یونٹ کا تعارف

تعلیمی مقاصد تدریسی عمل میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جس طرح کسی عمارت کو کھڑا کرنے کے لیے نقشے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح تدریسی عمل سے خاطر خواہ نتائج حاصل کرنے کے لیے تدریسی مقاصد کا ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ طلبہ کی کامیابی اور قابلیت کا پتہ لگانے کے لیے مقاصد کا تعین ہونا ضروری ہوتا ہے۔ تعلیمی مقاصد اور اہداف کا تعین کرنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ طلبہ کے ذہنی معیار اور آمادگی کے مطابق ہوں۔ مستقل تعلیمی نتائج کے عکاس ہوں اور ایسے تعلیمی نتائج کی طرف طلبہ کی رہنمائی کریں جن کو استعمال کیا جا سکے یعنی کہ منتقلی کے اصول پر مبنی تعلیمی مقاصد زیادہ موزوں ہوتے ہیں۔ اس یونٹ میں طلبہ سے تعلیمی مقاصد اور آزمائش میں تعلق کو واضح کیا گیا ہے۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

-1 تعلیمی اہداف سے آگاہی حاصل کر سکیں۔

-2 تعلیمی مقاصد کے چناؤ کے معیار کو جان سکیں۔

-3 تعلیمی مقاصد لکھنے کے طریقہ کار سیکھ جائیں۔

-4 تعلیمی مقاصد کی مختلف اقسام کے مطابق تعلیمی مقاصد لکھنا سیکھ جائیں۔

-5 تعلیمی اہداف لکھنا جان جائیں۔

-6 تحریری مواد کے معنی جان سکیں۔

1-   طلبا سے تعلیمی اہداف

تعلیمی مقاصد کو اکثر ان عوامل کی روشنی میں بیان کیا جاتا ہے جو سرانجام دینے ہوں۔تاہم اس کو ہم اس طرح بیان کر سکتے ہیں:

بچوں کو دکھانا کہ کس طرح خورد بین کو استعمال کیا جاتا ہے۔

اگر چہ یہ بیان استاد کے سکھانے سے عمل کی بھر پور عکاسی کرتا ہے۔لیکن یہ ہمارے اصل تعلیمی مقصد کو صحیح بیان نہیں کرتا اور طالب علموں کے لیے کون سی تربیت موثر رہے گی اس بارے میں کوئی نشاندہی نہیں کرتا لفظی طور پر ہم اپنے مقاصد اُس وقت حاصل کر سکتے ہیں جب ہمارے پاس سارے ثبوت مکمل ہوں کہ طالب علموں نے کچھ سیکھا یا نہیں۔

اس طرح ہماری توجہ استاد سے طلبہ اور تعلیمی تجربہ سے تعلیمی اہداف کی طرف چلی جاتی ہے۔اس تبدیلی سے تعلیم کا مقصد صاف ہو جاتا ہے طلبہ کی بہتر کارکردگی اس بات کا ثبوت ہے کہ ہماری تعلیم و تربیت کامیاب ہوئی۔

تعلیم ایک نہ ختم ہونے والا سفر ہے۔اس کا بنیادی مقصد بچے کی مجموعی ترقی کو فروغ دینا ہے۔جوں جوں بچہ بڑا ہوتا ہے، تعلیم کے نتائج ایک بہتر اور خوشحال زندگی کی صورت میں نظر آتے ہیں۔اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ تعلیم لوگوں کو معاشرتی ڈھانچے میں اپنی آزادیوں اور ذمہ داریوں کو ذہن نشین کرنے کا اختیار دیتی ہے۔یہ انہیں علمی صلاحیت، جسمانی نشوونما، اخلاقیات اور خیالات سے آراستہ کرتا ہے۔اس طرح مستقبل کے شہریوں کو بااختیار بنا کر تعلیم سے معاشرے کو بھی فائدہ ہوتا ہے۔

ہم تعلیم کے ذریعے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تعلیم ہمیں منصفانہ اور برائی غیر اخلاقی اور اخلاقی میں تمیز کرنا سکھاتی ہے۔

تعلیم انسان کو امید فراہم کرتی ہے کہ وہ ان مشکلات کو حل کرنے کے قابل ہو جائے گا جن کا انسانیت اس وقت سامنا کر رہی ہے۔

تعلیم آپ کو ہر اس چیز کو چیلنج کرنے کا اختیار دیتی ہے جو غلط معلوم ہوتی ہے۔

تعلیم آپ کو سکھاتی ہے کہ اپنے آپ کو صحیح اور موئثر طریقے سے کیسے چلایا جائے۔

تعلیم سچائی کو دریافت کرنے میں آپ کی مدد کرتی ہے اور آپ کو نئے طریقوں سے سوچنے کا چیلنج دیتی ہے۔

صحیح تعلیم سے وہم دور ہو جاتا ہے۔

اس سے آپ کے شعور اور اعتماد میں اضافہ ہوتا ہے۔

تعلیم کا مقصد بچوں کو اچھے شہری بنانا ہے۔ ذمہ دار شہری اپنی تعلیم کو بروئے کار لاتے ہیں اور اپنی اور دوسروں کی مدد کے لیے ہنر حاصل کرتے ہیں۔ وہ مساوات، انصاف اور ہم آہنگی جیسے شعبوں میں نسل انسانی کو آگے بڑھانے میں مدد ہیں۔

تعلیم کے مقاصد

پیشہ ورانہ مقصد:

تعلیم طلباء کو مستقبل میں اچھی زندگی گزارنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ انہیں نہ صرف ثقافتی طور پر بلکہ مالی طور پر بھی خود مختار اور کامیاب بناتا ہے۔ پیشہ ورانہ قابلیت تعلیم کا ایک مضبوط فوکس ہونا چاہئے۔

علم:

علم فکری نشوونما کے لیے اتنا ہی ضروری ہے جتنا جسم کی نشوونما کے لیے غذائیت۔ یہ طرز زندگی میں تبدیلیوں، خود شناسی اور سماجی ترقی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ اس طرح علم اتنا ہی طاقت کا ذریعہ ہے جتنا سکون۔ یہ مؤثر باہمی تعلقات اور صحت مند زندگی کے موافقت کا باعث بنتا ہے۔ اس طرح علم کا حصول تعلیم کا ایک اہم مقصد ہونا چاہیے۔

مکمل زندگی

تعلیم صحت مند زندگی کے افعال سے آشنا کرتی ہے۔ ان میں بچوں کی پرورش، شعور، سماجی و اقتصادی اور ثقافتی ذمہ داریوں سے منسلک سرگرمیاں، اور فارغ وقت کے مناسب استعمال سے منسلک پہلو شامل ہو سکتے ہیں۔

کل ترقی:

تعلیم سیکھنے والے کی مجموعی شخصیت کو پروان چڑھانے کی کوشش کرتی ہے۔ ان میں جسمانی، فکری، اخلاقی، سماجی اور روحانی ترقی شامل ہے۔

ہم آہنگی کی ترقی

ہم آہنگ ترقی سے مراد انسانوں کی مجموعی ترقی ہے۔ اس میں نشوونما کے جسمانی، ذہنی، فنکارانہ اور اخلاقی پہلو شامل ہیں۔ تعلیم کا مقصد متوازن شخصیت کی نشوونما ہے۔ تعلیم کو ہر بچے کی صلاحیتوں اور خوبیوں کو مربوط انداز میں پروان چڑھانا چاہیے۔

اخلاقی ترقی:

ہربرٹ اسپینسر، ایک شاندار انگریزی ماہر تعلیم نے اس تعلیمی ہدف کو بہت اہمیت دی۔ ان کا خیال تھا کہ تعلیم کو بچوں میں اخلاقی آدرشوں کی نشوونما میں مدد کرنی چاہیے۔ تعلیم کو رحم دلی، دیانتداری، ہمت احترام اور ایمانداری جیسی صفات پیدا کرنی چاہئیں۔

کردار سازی

کچھ تعلیمی نظاموں کے مطابق، یہ تعلیم کا حتمی مقصد ہے۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ تعلیم خاص انسانی نظریات کی پرورش پر ہے۔ تعلیم ذہن سازی اور ترجیحات کی تشکیل میں مدد کرتی ہے جو انسان کی شخصیت پر مشتمل ہوتی ہے۔ کچھ مشہور شخصیات، جیسے مہاتما گاندھی سوامی وویکانند، اور جان ڈیوی نے کردار کی نشوونما کو تعلیم کا بنیادی مقصد قرار دیا۔

خودشناسی:

کچھ پیشہ ور ماہرین تعلیم کے مطابق، یہ تعلیم کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک ہے۔ تعلیم کو ایک شخص کو وہ بننے میں مدد کرنی چاہیے جو اسے بننے کی ضرورت ہے، ان کی مخصوص صلاحیتوں پر منحصر ہے۔

ثقافتی ترقی:

تعلیم کے ذریعے ہر فرد کو نفیس اور مہذب بننا چاہیے۔ فنکارانہ ترقی بھی تعلیم کا ایک اہم جز ہے اور اس کے نتیجے میں فنکارانہ احساس اور ہمدردی میں بہتری آتی ہے۔ مزید یہ کہ یہ دوسروں اور ان کی ثقافتوں کے لیے ایک فرد کا احترام بڑھاتا ہے۔

شہریت:

ہم طلباء کو اپنے ملک کے بہترین شہری بننے کی تعلیم دیتے ہیں۔ تعلیم انہیں ایسی خصلتیں حاصل کرنے میں مدد دیتی ہے جو معاشرے کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ یہ انہیں معاشرے کے لیے اپنے وعدوں، ذمہ داریوں اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرتا ہے۔ یہ مقصد جمہوری ماحول میں اہم ہے۔ ایک جمہوری شہری کے طور پر بچے کو متنوع خیالات کا احترام کرنا سکھایا جانا چاہیے۔ اسے عقلی سوچ، نئے نقطہ نظر کے لیے کشادگی اور قوم پرستی میں توازن پیدا کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

ذاتی اور اجتماعی مقاصد:

چند ماہرین تعلیم کا خیال ہے کہ تعلیم کا سب سے اہم ہدف طالب علم کی مکمل نشوونما اور ارتقاء ہے۔ اس کے برعکس،

دوسروں کا خیال ہے کہ تعلیم کا بنیادی مقصد سماجی ترقی ہے۔انسان سماجی مخلوق ہیں جنہیں زندہ رہنے کے لیے کمیونٹی کی ضرورت ہوتی ہے۔ایک شخص معاشرے کا سب کچھ مقروض ہوتا ہے جسے اسے ادا کرنا پڑتا ہے۔معاشرے کی بہتری کے لیے کام کرنا چاہیے۔افراد کو کمیونٹیز کی ضرورت ہوتی ہے،اور کمیونٹیز کو افراد کی ضرورت ہوتی ہے۔

انفرادی ترقی کے لیے سماجی روابط اور بندھن کی ضرورت ہوتی ہے۔تعلیم کو معاشرے اور اس کے مفادات وابستگی اور لگن کے احساس کو فروغ دینے اور برقرار رکھنے میں مدد کرنی چاہیے۔تعلیم کو ذاتی اور سماجی مقاصد کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنی چاہیے۔انہیں باہمی طور پر فائدہ مند ہونا چاہیے۔دونوں کے درمیان کسی قسم کے جھگڑے کی کوئی ضرورت نہیں۔تعلیم کا حتمی مقصد ایک کمیونٹی ممبر کے طور پر بچے کی ترقی ہے۔ذاتی خواہشات اور سماجی رزق کو ایک دوسرے کی تکمیل کرنی چاہیے۔انفرادی اور معاشرتی ترقی ایک ہی وقت میں ہونی چاہیے۔

تعلیم برائے تفریح:

فرصت کی تعریف تفریحی مقاصد کے لیے گزارے گئے وقت سے ہوتی ہے۔فرصت انسانی زندگی کا ایک لازمی پہلو ہے۔آرام کو برقرار رکھنے اور توانائی کو بھرنے کی ضرورت ہے۔فرصت کا وقت ایسے کاموں میں گزارنا چاہیے جن سے فرد اور برادری دونوں کو فائدہ ہو۔فرصت جب مناسب طریقے سے استعمال کیا جائے،علمی اور جذباتی توازن پیدا کرتا ہے۔تفریحی وقت کا عملی استعمال،تخلیقی اخلاقی اور جمالیاتی ترقی کو تحریک دے سکتا ہے۔بچوں کو یہ سکھایا جانا چاہیے کہ وہ اپنا فارغ وقت کیسے نتیجہ خیز اور تخیلاتی انداز میں گزاریں۔

1.1- تعلیمی مقاصد کے چناو کا معیار:

کسی خاص کورس سے تعلیمی مقاصد کی فہرست تیار کرنے کے لیے استاد کو مندرجہ ذیل قواعد کو زیرِ غور لانا چاہیئے۔

(1) کیا ان مقاصد میں اس کورس کے تمام ضروری نتائج شامل ہیں؟

تعلیم کے ذہنی مقاصد میں سب سے پہلے درجے میں " جاننا " کو نظر انداز کیا جاتا ہے جب کہ کسی تصور کو " سمجھنے " اطلاق " سوچنے کی مہارتیں اور رویوں کے درجے میں مقاصد کے حصول کے لیے محنت کرتے ہیں۔اس تدریس کے طریقوں سے حاصل کردہ مقاصد اور طلبہ کا معاشی تجربہ آسانی سے زیرِ غور لایا جاتا ہے۔

(2) کیا یہ مقاصد علاقے کے معیاری نصاب اور سکول کے عام مقاصد سے مطالبعت رکھتے ہیں؟

جہاں سے علاقہ نے نصاب کے معیار کو اپنایا ہے،ایک استاد کے تیار کردہ مقاصد کو اس سکول کے عام مقاصد کے

مطابق ہونا چاہیئے جہاں وہ استعمال ہونے ہیں۔ایک استاد کے مقاصد میں یہ ضرور شامل ہونا چاہیئے کہ وہ طلبہ میں سوچنے اور غور کرنے کی عادت کواجاگرکریں۔ایسے مقاصد جوان نتائج کے مطابق نہیں انہیں اس فہرست سے نکال دینا چاہیئے۔

کیا یہ مقاصد سیکھنے کے بنیادی اصولوں کے مطابق ہیں؟

(3) کیونکہ یہ مقاصد ہمارے سیکھنے کے تجربہ کے تسلسل سے ملنے والے نتائج کی نشان دہی کرتے ہیں ان کو سیکھنے کے بنیادی اصول کے مطابق ہونا چاہیئے۔اس لیے

(i) انہیں طلبہ وطالبات کی عمر اور تجربہ کے مطابق ہونا چاہیئے آمادگی کے اصول‘

(ii) طلبہ وطالبات کی ضروریات اور دلچسپی کے مطابق ہونا چاہیئے ترغیب کے اصول

(iii) مستقل تعلیمی نتائج کی عکاسی کرے ”برقراریت کے اصول‘‘

(iv) ایسے تعلیمی نتائج شامل ہوں جو ہر عام حالات میں استعمال کیے جاسکیں منتقلی کے اصول‘

(v) کیا یہ مقاصد حقیقی طور پر طالب علموں کی صلاحیتوں،وقت اور موجودہ سہولیات کے مطابق ہیں؟

(4) عموماً کسی خاص کورس کے مقاصد کی نشان دہی کی پہلی کوشش بہت موثر لیکن غیر حاصل کردہ نتائج دیتی ہے۔تاہم ان مقاصد کے آخری مرحلہ پر طلبا کی ذہنی صلاحیت اور ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے درکار وقت اور ہدایاتی تحقیق اور موجودہ سازوسامان کی روشنی میں دوبارہ نظر ثانی کی جانی چاہیئے۔صحیح طرح بیان شدہ اور حاصل کردہ مقاصد کی محدود فہرست ہمیشہ غیر عمل شدہ مقاصد کی لمبی فہرست سے بہتر ہوتی ہے۔

1.2- غیر متوقع تعلیمی مقاصد کی گنجائش

چاہے ہم کتنی احتیاط سے ایک کورس کے تعلیمی مقاصد کا انتخاب کریں اس تعلیم وتربیت کے کچھ اتفاقی اثرات بھی ضرور سامنے آتے ہیں۔یہ اثرات پسندیدہ یا ناپسندیدہ ہوسکتے ہیں۔مثال کے طور پر اس ان ہدایات کے نتیجہ میں طالب علم زیادہ محتاج یا زیادہ خودمختار،زیادہ تخلیقی،زیادہ تنقیدی مواد کا یا غیر تنقیدی،ذاتی شعور میں زیادہ مثبت یا زیادہ منفی،کورس میں زیادہ دلچسپی یا کم دلچسپی لیتا ہے اس قسم کے تعلیمی نتائج آسانی سے نظر ثانی کیے جاسکتے ہیں کیونکہ اس کے نتائج ہدایات کے مواد کے بجائے ہدایات کے طریقے عمل سے اخذ کیے جاتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ،کلاس روم میں ہونے والی خاص سرگرمیاں ان تعلیمی نتائج پر نظر ثانی کی ضرورت پیدا کرتی ہے جو پہلے سے طے شدہ نہیں ہیں۔مثال کے طور پر کیمسٹری تجربہ گاہ میں ہونے والا حادثہ خاص حفاظتی ہدایات کی ضرورت کی

طرف اشارہ کرتا ہے۔ تاہم تعلیمی مقاصد تدریس کے لیے بہت کارآمد ہوتے ہیں، اساتذہ کو اپنی تدریس میں لچک پیدا کرنی چاہیئے تاکہ وہ غیر متوقع واقعات اور اتفاقی تعلیمی احداف کو جانچ سکیں۔

1.3- تعلیمی مقاصد کو لکھنے کا طریقہ کار

کسی کورس کے مطالعہ کے تعلیمی مقاصد کی فہرست کی تیاری میں ہمارے ذہن میں دو مقاصد ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ جتنے ممکن ہو سکے تعلیمی مقاصد کی فہرست مکمل کی جائے۔ یہ زیادہ تر اس وقت ہوتا ہے جب ہم تعلیمی مقاصد حاصل کرنے کا وہ طریقہ اختیار کریں جو پہلے بیان کر گیا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ تعلیمی مقاصد کو اس طرح بیان کیا جائے کہ وہ تعلیمی اہداف کو شفافیت سے ظاہر کرے جو ہم ہدایات کے نتیجہ میں چاہتے ہیں تعلیمی مقاصد کو بیان کرنے کا کام آسان کیا جاسکتا ہے اگر ہم یہ بات اپنے دماغ میں رکھیں کہ ہم درس و تدریس کے مقصود نتائج درجہ بندی کر رہے ہیں۔ ہم یہ بیان نہیں کر رہے کہ ہدایاتی عمل کے دوران کیا کرنا چاہتے ہیں بلکہ اس عمل کے متوقع نتائج کی فہرست بنا رہے ہیں۔

1.3.1 سہل تعلیمی مقاصد کو حاصل کرنے کا طریقہ کار

ایک کورس کے لیے مقاصد کی فہرست ایسی ہونی چاہئے جو ہدایاتی عمل کے مقصد کو واضح کر سکے، اس کے ساتھ تدریس اور تشخیص کے عمل کی مؤثر راہنمائی کریں۔ آپ یہ کام اپنے مقاصد کو دو حصوں میں بیان کر کے آسانی سے کر سکتے ہیں۔ (1) ہدایاتی عمل کے عام مقاصد کو مطلوب اہداف کے طور پر لکھا جائے۔ (2) ہر مقصد کے نیچے کسی خاص کارگردگی کا نمونہ لکھ دیا جائے جو طلبہ و طالبات مقصد پورا ہو جانے پر کر سکیں۔ اس عمل کے نتیجہ میں عمومی مقاصد اور خاص تعلیمی اہداف سامنے آئیں گے جیسے کہ:

(1) سائنسی اصولوں کی آگاہی

- ☆ اصولوں کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا
- ☆ اصولوں کی مثالوں کی نشان دہی کرنا
- ☆ اصول کی بنیاد کا مستحکم مفروضہ بیان کرنا
- ☆ جدید مسائل کے حل میں اصولوں کا استعمال
- ☆ دو پیش کردہ اصولوں میں فرق کرنا

☆ دو اصولوں کے درمیان میں تعلق بیان کرنا

متوقع تعلیمی اہداف کا تعلق سمجھ بوجھ اور عام مقاصد کا تعلق مقصد سمجھنے سے ہے۔تکرار سے بھر پور مواد کو شامل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ طالب علم جو سمجھے گا اسے بیان کرنے کے قابل ہوگا۔اپنے بیان کو غیر ضروری الفاظ سے پاک رکھیں اور مطلوب نتیجہ پر غور کریں۔عمومی مقاصد کے نیچے لکھے گئے خاص تعلیمی اہداف کے بارے میں بہت سی چیزیں یاد رکھنے کی ہیں۔

(1) ہر جملہ فعل سے شروع ہوتا ہے۔ یہ فعل وضاحت ہیں، پہچان کرتے ہیں، لکھتے ہیں، استعمال کرتے ہیں، فرق کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں اور تعلیمی اہداف کو طالب علم کی ظاہر کارکردگی کے طور پر لکھتے ہیں۔

(2) تعلیمی اہداف کی فہرست محض بہت سے خاص طریقوں کا نمونہ ہے جن کے ذریعہ سائنسی اصولوں کو سمجھایا جا سکے۔ جو طالب علم اس مقصد کو حاصل کر لیتا وہ اور بہت سے دوسری چیزوں کو بیان کر سکتا ہے۔

(3) تعلیمی اہداف میں کوئی مخصوص کورس کا مواد شامل نہیں کیا جاتا۔سائنسی اصولوں کو بیان کرنے کے بجائے، وہ طالب علموں کی کارکردگی کی اقسام کو بیان کرتے ہیں۔اپنے جملوں کو خاص کورس کے مواد سے آزاد رکھتے ہوئے اپنی کتاب کے مختلف حصوں میں سے کسی ایک تعلیم اہداف کی فہرست کا استعمال کریں۔مطالعہ کا ہر حصہ ان اصولوں کی نشان دہی کرے گا جو سمجھنے کے ہیں اور تعلیمی اہداف کی فہرست یہ بیان کرے گی کہ کس طرح طالب علم اپنی سمجھ سے چیزوں کو بیان کرے گا۔

1.3.2 عمومی تدریس مقاصد لکھنے کا طریقہ کار

عام تدریسی مقاصد لکھنے میں ایک مسئلہ عمومیت کے صحیح درجے کو چننے کا ہوتا ہے مقاصد کو اتنا مخصوص ہونا چاہیئے کہ وہ تدریس کو سمت فراہم کر سکیں لیکن اتنا محدود بھی نہیں کہ تدریس صرف تربیت تک محدود ہو جائے عمومی بیان استاد کو تدریسی مواد اور طریقے کے چناؤ میں مکمل آزادی دیتا ہے۔سائنسی اصولوں کی سمجھ بوجھ، مثال کے طور پر لیکچر، مباحثہ، مظاہرے، گروپ میں مسئلہ سمجھانے والی سرگرمی یا تجزیاتی کام یا ان سب کے مجموعہ کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے۔اسی طرح یہ مقاصد مختلف کتابوں یا دوسرے تدریسی سامان کے ذریعے سے بھی حاصل کیے جا سکتے ہیں اس سطح پر عام مقاصد کو لکھنا تدریس کی طرف توجہ دلواتی ہیں، لیکن یہ استاد کو ایک خاص تدریسی طریقے یا تدریسی سامان کے مجموعہ تک محدود نہیں کرتا۔ نیچے دی گئی عام تدریسی مقاصد کی فہرست عمومیت کے مطلوب سطح کو ظاہر کرتی ہے۔

☆ بنیادی علم اصطلاحات کا جاننا

☆ تصورات کو سمجھنا

☆ مختلف تصورات کو روزانہ کے مشاہدے سے نسبت کرنا

☆ نئی صورت حال میں اصولوں کو عمل میں لانا

☆ گراف کی تشریح کرنا

☆ خودمختار طور پر سُر میں گانا

☆ اپنی صلاحیتوں کا اظہار

☆ کسی مسئلہ میں حالت کو وضع کرنا

☆ اچھے موضوع پر تحریر لکھنا

☆ دوسری زبان میں بات چیت کرنا (مثلاً انگریزی)

☆ شعروشاعری سے محفوظ ہونا

☆ سائنسی اندازنظر کو بیان کرنا

☆ تجربہ کی موزونیت کو جانچنا

عموماً ہر بات کے آغاز میں دیئے گئے فعل تعلیمی اہداف کو واضح کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ان مقاصد کا ایک نمونہ عمومی بیانات سے پہلے بھی ہونا چاہیئے یہ تدریس اور تشخیص میں راہنمائی کے لیے ضروری ہیں۔ یاد رہے ہر تحریر میں ایک مقصد شامل ہے۔

عمومیت کی ڈگری تدریسی زمانے کے لحاظ سے مختلف ہوسکتی ہے۔ تدریس کے ایک مختصر حصہ کے مقاصد مطالعہ کے تمام کورس کے مقاصد کی نسبت زیادہ خاص امحدود ہوں گے۔

1.4- طلبا کے تعلیمی اہداف لکھنے کا طریقہ کار

جیسے کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ ہر عام تدریسی مقصد کے ساتھ تعلیمی اہداف کا نمونہ پیش کیا جائے تاکہ طالب علم جان سکیں کہ انھوں نے تدریسی مقصد کو حاصل کرلیا ہے۔ جب تک عام مقصد کو اس طرح بیان نہیں کیا جائے تب تک وہ تدریس اور تشخیص کو موزوں سمت فراہم نہیں کرسکتے۔

اگر ہر جملہ کا آغاز عملی فعل سے ہو تو عام مقصد کے لیے تعلیمی اہداف لکھنا آسان ہو سکتا ہے اور زیادہ بہتر طریقے سے اپنا تدریسی مقصد بیان کیا جا سکتا ہے۔ جو واضح، قابل مشاہدہ جوابات کو ظاہر کرے۔ ایسے جملے طالب علموں کی کارکردگی کو بیان کرتے ہیں جو شہادت کے طور پر قبول کیا جا سکے کہ عام تدریسی مقصد حاصل کر لیا گیا ہے۔

عام تدریسی مقاصد لکھنے میں ایک بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ اس بات کا تعین کیسے کیا جائے کہ ہر تعلیمی مقصد کے نیچے کتنے تعلیمی اہداف لکھنے ہیں۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ کوئی بھی تعداد مقرر نہیں کی جا سکتی عام واقفیت اور مہارتی احداف کو پیچیدہ احداف کے مقابلہ میں کم تحریروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ تر حالات میں ایک مقصد کے نیچے سات یا آٹھ سے زیادہ تعلیمی اہداف لکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، عام طور پر چار یا پانچ تحریریں کافی ہوتی ہے۔

درج ذیل مقاصد اور تعلیمی اہداف مطلوب تدریسی مقاصد کی عکاسی کرتے ہیں۔

(1) تصورات کے معنی کو سمجھنا

☆ تصور کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا
☆ نصاب میں تصور کے معنی کو پہچاننا
☆ تصور کے موزوں اور غیر موزوں مثالوں کے درمیان فرق
☆ معنی کی بنیاد پر دو ایک جیسے تصورات میں تشخیص کرنا
☆ روزانہ کے معاملات کو بیان کرنے کے لیے تصور کا استعمال

(2) تنقیدی سوچوں میں صلاحیت کو ظاہر کرنا

☆ حقیقت اور رائے میں فرق کرنا
☆ مناسب اور غیر مناسب معلومات میں فرق کرنا
☆ تحریری سامان میں جعلی دلیل کو پہچاننا
☆ موجودہ مواد کی حدود کو پہچاننا
☆ موجودہ مواد سے حاصل کردہ نتائج کو وضع کرنا

یہ تحریریں مواد سے آزاد مقاصد کی اچھی مثالیں ہیں۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ عام مقاصد اور تعلیمی اہداف دونوں خاص مواد سے آزاد رکھنے چاہیئے تا کہ یہ مطالعہ کے دوسرے حصوں کے ساتھ استعمال کیے جا سکیں۔ جب ہم تعلیمی اہداف لکھتے

ہیں تو ہم یہ بیان کرنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ طالب علم کی کارکردگی کی کون سی قسم کے عام مقصد کی نشاندہی کرتے ہیں نا کہ یہ کہ طالب علم کون سا خاص کورس سیکھے۔ تعلیمی اہداف کو ایک درجہ تک مواد سے پاک رکھا جا سکتا ہے۔ کچھ معاملات میں ہم صرف یہ کر سکتے ہیں کہ اپنے جملوں میں ردوبدل کر لیں تا کہ وہ کورس کے مواد میں بڑے پیمانے پر استعمال کیا جا سکے۔ اس طرح کچھ معاملات میں کارگردگی کے تعلیمی مقاصد واضح کرنے کے لیے حوالہ جات کی کتب استعمال کی جا سکتی ہیں۔ جب کسی پیچیدہ نتائج کو تنقیدی سوچ علمی یا سائنسی انداز کے طور پر بیان کیا جائے مثلاً کسی ادبی کتب کی نظر ثانی بہت مفید ہو سکتی ہے۔ تا ہم آپ ایک مقصد کے خاص جزو کی مکمل فہرست نہیں ڈھونڈ سکتے۔

ڈک اینڈ کیری (1990) کے مطابق کارکردگی کا مقصد اس بات کی تفصیلی وضاحت ہے کہ جب طلبہ ہدایات کی ایک اکائی مکمل کر لیں گے تو وہ کیا کر سکیں گے۔ اسے رویے کا مقصد یا ایک تدریسی مقصد بھی کہا جاتا ہے۔

رابرٹ میجر (1984)، نے اپنی کتاب میں کا ایک مقصد کو الفاظ تصویروں اور ہدایاتی مقاصد کی تیاری نیز خاکوں کا مجموعہ جس کا مقصد دوسروں کو بتانا ہے کہ آپ اپنے طلباء سے کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں" کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ ایک مقصد اس بات کی وضاحت نہیں کرتا کہ انسٹرکٹر کیا کر رہا ہوگا، بلکہ اس کے بجائے وہ مہارت، علم اور رویہ جو انسٹرکٹر سیکھنے والوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرے گا۔

تدریسی مقاصد مخصوص قابل، پیمائش قلیل مدتی قابل مشاہدہ طالب علم کے رویے ہیں۔ وہ حاصل کیے جانے والے مطلوبہ علم، مہارت یا رویوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔

ایک تدریسی مقصد سبق کی منصوبہ بندی کا مرکزی نقطہ ہے۔ مقاصد وہ بنیاد ہیں جس پر آپ اسباق اور تشخیصات اور ہدایات تیار کر سکتے ہیں کہ آپ اپنے مجموعی کورس یا اسباق کے اہداف کو پورا کر سکتے ہیں۔

مقاصد کے بارے میں سوچیں کہ آپ اپنے اہداف تک پہنچنے کو یقینی بنانے کے لیے جو اوزار استعمال کرتے ہیں وہ تیر ہیں جو استعمال کرتے ہیں وہ تیر ہے اپنے ہدف (مقصد) کی طرف مارتے ہیں۔

اس خاص مواد کی تفہیم کے ساتھ شروع کریں جس سے مقاصد کا تعلق ہوگا۔

مقاصد کا مقصد بے ساختہ پابندی یا نظم وضبط میں تعلیم کے وژن کو محدود کرنا نہیں ہے۔ لیکن اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مسئلہ سیکھنے پر کافی توجہ مرکوز کی گئی ہے کہ طالب علم اور استاد دونوں جانتے ہیں کہ کیا ہو رہا ہے، اور اس لیے سیکھنے کو معروضی طور پر ماپا جا سکتا ہے۔ مختلف تیر اندازوں کے مختلف انداز ہوتے ہیں، اسی طرح مختلف اساتذہ بھی۔ اس طرح آپ اپنے تیر (مقاصد) کو کئی طریقوں سے چلا سکتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ وہ آپ کے ٹارگٹ (اہداف) تک پہنچیں اور وہ بلسی

اسکور کریں۔

خلاصہ یہ کہ اہداف اور مقاصد تمام، تدریس سیکھنے اور تشخیص کی رہنمائی کرتے ہیں۔

تدریسی مقاصد لکھتے وقت سیکھنے والے پر توجہ مرکوز کریں، استاد پر نہیں

کیوں؟

رویے کے مقصد کا مقصد بات چیت کرنا ہے۔ لہذا، ایک اچھی طرح سے تعمیر شدہ طرز عمل کے مقصد کو اس بات کے بارے میں شک کی بہت کم گنجائش چھوڑنی چاہئے کہ کیا مقصد ہے۔

مقاصد تشخیص، تدریسی طریقوں، اور مواد کے مواد کی ترقی اور رہنمائی کرتے ہیں۔

اہداف سیکھنے کی توجہ کو بتاتے ہیں جو اساتذہ اور طلباء کو ایک مشترکہ مقصد کی طرف کام کرنے کے قابل بناتا استاد اہداف کو یقینی بنانے کے لیے مقاصد کا استعمال کر سکتا ہے۔

طلباء توقعات کو سمجھیں گے۔ کوئی بھی ہنر زیادہ مؤثر طریقے سے سیکھا جاتا ہے اگر سیکھنے والا اسے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی وجہ کو سمجھتا ہو۔

مقاصد ایک تشخیص اور درجہ بندی سے بات چیت کرتے ہیں۔ مقاصد اس بات کی پیمائش کرنے کا ایک ذریعہ فراہم کرتے ہیں کہ آیا طلباء نے مہارت اور علم حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

مقاصد بات چیت کرتے ہیں اور طلباء کو خود تشخیص کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

کیسے؟

تدریسی مقاصد کو حقیقت پسندانہ قابل، پیمائش اور سیکھنے والے مرکز کے نتائج کی بات چیت کے لیے تحریر کیا جانا چاہیے۔

حقیقت پسندانہ مقاصد سیکھنے والے آپ کے وقت کے اندر اور آپ کے دیے گئے ماحول میں حاصل کر سکتے ہیں۔

قابل پیمائش مقاصد آپ کو مشاہدہ کرنے اور اس بات کا تعین کرنے کے قابل بناتے ہیں کہ سیکھنے والوں نے کس حد تک مہارت اور علم حاصل کیا ہے۔

سیکھنے والے مرکز کے مقاصد بتاتے ہیں کہ تربیت کے اختتام پر سیکھنے والا کیا کر سکتا ہے۔ وہ ہمیشہ فعل سے شروع کرتے ہیں۔

مطلوبہ نتائج یا نتائج کی وضاحت کریں، نہ کہ طریقہ تدریس اور لیکچر دینا ہدایات کے عمل کا حصہ ہے، لیکن یہ ہدایت

کا مقصد نہیں ہے۔اس کا مقصد سیکھنے میں آسانی پیدا کرنا ہے۔

تدریسی مقاصد میں چار اجزاء ہوتے ہیں سامعین، برتاؤ، حالت اور ڈگری (اس ٹیوٹوریل کا سیکشن 4 ان اجزاء کو مکمل طور پر بیان کرتا ہے)

مقاصد کو تیار کیا جانا چاہئے:

سبق یا کورس تیار کرنے سے پہلے (ڈیزائنر کے ذریعہ)۔

اس سے پہلے کہ کوئی سبق یا کورس پڑھایا جائے (انسٹرکٹر کے ذریعہ)۔

کورس/ ماڈیول/سبق کے آغاز میں طلباء کے ساتھ مقاصد کا جائزہ لیا جانا چاہیے۔

1.5- طلبا کے تعلیمی اہداف میں استعمال ہونے والے عملی افعال کا چناؤ

عملی فعل تعلیمی اہداف لکھنے کا خاص جزو ہوتا ہے، اس لیے ان افعال کو چننے اور واضح کرنے کا عمل تدریسی مقاصد کو بیان کرنے میں خاص کردار ادا کرتا ہے۔مثال کے طور پر ہم چاہتے ہیں کہ ہر فعل ہمارے تدریسی مقصد کو واضح طور پر بیان کرے اور مختصر طالب علموں کی کارکردگی کو بیان کرے تا کہ ہم اسے ثبوت کے طو پر قبول کر سکیں کہ عمومی مقاصد حاصل ہو چکا ہے۔کچھ افعال تدریسی مقاصد کو بہت اچھی طرح بیان کرتے ہیں باقی طلبہ کے تاثرات کو زیادہ موثر طریقے سے بیان کرتے ہیں جب اس بات کی ضرورت پیش آتی ہے کہ دونوں افعال میں سے کسی کو چنا جائے تو سب سے اچھا ہوتا ہے کہ اسے چنا جائے جو تدریسی مقاصد کو زیادہ اچھے طریقے سے بیان کرتا ہے اور پھر اگر ضرورت ہو تو متوقع تاثرات کو درج ذیل طریقوں میں سے کسی ایک سے واضع کریں۔

1- مقاصد کی فہرست میں وضاحت کا تیسرا درجہ شامل کریں۔

2- طلبا کے تعلیمی اہداف میں استعمال شدہ عملی افعال کو بیان کریں۔

3- مطلوب نتائج کو ظاہر کرنے کے لیے نمونے کے امتحانی سوالات کا استعمال کریں۔

یہ طرز عمل امتحان سازی کی راہنمائی میں بہت کارآمد ہے اور آپ کے مطلوب تدریسی مقاصد کو دوسروں تک پہنچانے کے لیے بھی بہت مفید ہے۔ ہر تعلیمی ہدف کے معنی مزید کاموں کے ذریعے بیان کیے جا سکتے ہیں جو طالب علموں کو اپنے مقصد کے حصول کو بیان کرنے کے لیے کرنے ہوں گے۔ یہ ہر تدریسی مقصد کے تین درجہ بیان کرتے ہیں جو کہ درج

ذیل ہیں۔

تحریری مواد کے معنی کو سمجھنا

☆ تحریر میں اصل سوچ کو پہچاننا

☆ عنوان کی نشاندہی

☆ تحریر کے لیے سب سے موزوں عنوان کا انتخاب

☆ تحریر کا اہم موضوع لکھنا

مخصوص عمل اس بات کو بیان کرتا ہے کہ طالب علم کس طرح نشاندہی کریں گے کہ انہوں نے تحریر کے اصل عنوان کو پہچان لیا ہے۔ لیکن ہمارا مطلوب مقصد پھر بھی یہی ہے کہ بنیادی سوچ کو پہچاننا اور درجات کے استعمال سے ہم تدریس کے مطلوب مقاصد کو دوسرے نتائج کے ساتھ الجھانے کی غلطی نہیں کریں گے۔

تحریری تعلیمی مقاصد

تعلیمی مقاصد یا سیکھنے کے نتائج وہ بیانات ہیں جو واضح طور پر بیان کرتے ہیں کہ کسی تعلیمی پروگرام یا سرگرمی میں شرکت کے نتیجے میں سیکھنے والا کیا جانتا ہے یا کرسکتا ہے۔

تعلیمی مقاصد کو قابل مشاہدہ اور قابل پیمائش ہونا چاہیے۔

تعلیمی مقاصد میں (1) سیکھنے والے پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے، اور (2) ایکشن فعل پر مشتمل ہونا چاہیے جو قابل پیمائش طرز عمل کو بیان کرتے ہیں۔

تعلیمی مقاصد لکھتے وقت جن فعل پر غور کرنا چاہیے:

☆ فہرست بیان، تلاوت، لکھنا

☆ حساب بحث وضاحت پیشن گوئی

☆ لگائیں، مظاہرہ کریں، تیار کریں، استعمال کریں۔

☆ تجزیہ کریں، ڈیزائن کریں منتخب کریں استعمال کریں۔

☆ مرتب کرنا، بنانا، منصوبہ بنانا، نظر ثانی کرنا

☆ تشخیص، موازنہ، شرح، تنقید

☆ تعلیمی مقاصد لکھتے وقت جن فعل سے پرہیز کرنا ہے۔

☆ جاننا،سمجھنا،ہونا

☆ سیکھنا،تعریف کرنا

☆ واقف ہونا

اچھی طرح سے لکھے گئے تعلیمی مقاصد کی مثالیں:

قبولیت پرمبنی ماڈل کے مطابق روایتی نمائش پرمبنی مداخلتوں کو نافذ کریں۔

سائیکوپیتھولوجی کی ترقی اور دیکھ بھال میں اجتناب کے کردار اور اہمیت کو بیان کریں۔

کلائنٹس کے ساتھ ایک مکمل پیمانے پر اقدار کا جائزہ لیں۔

ناقص تعلیمی مقاصد کی مثالیں:

اچھی طرح سے بیان کردہ مقاصد طالب علم کو واضح طور پر بتاتے ہیں کہ انہیں ایک مخصوص ڈگری یا قابل قبول کارکردگی کے معیار پر عمل کرتے ہوئے کیا کرنا چاہیے اور کن حالات میں کارکردگی ہوگی۔ دوسرے لفظوں میں، جب صحیح طریقے سے لکھا جائے گا، مقاصد آپ کے سیکھنے والوں کو بالکل وہی بتائیں گے جو آپ ان سے کرنے کی توقع رکھتے ہیں اور جب وہ کام مکمل کرلیں گے تو آپ کیسے پہچان سکیں گے۔ عام طور پر، ہر سیکشن/ ہفتہ/ یونٹ کے کئی مقاصد ہوں گے (پین اسٹیٹ یونیورسٹی این پی) سیکشن/ ہفتہ/ یونٹ کے مقاصد کو بھی کورس کے مجموعی مقاصد سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔

سیکھنے کے مقاصد کا اے بی سی ڈی ماڈل

سامعین: سلوک کون کرے گا؟

سلوک: سیکھنے والے کو کیا کرنے کے قابل ہونا چاہئے؟ کارکردگی کیا

شرط: آپ کن حالات میں سیکھنے والے کو یہ کرنے کے قابل بنانا چاہتے ہیں؟

ڈگری: سلوک کتنا اچھا ہونا چاہیے؟ مہارت کی ڈگری کیا ہے؟

ہر ایک رویے کے لیے سیکھنے کا مقصد لکھنا جس کی آپ پیمائش کرنا چاہتے ہیں ایک اچھی تدریسی مشق ہے۔ جیسا کہ جدول 2 میں دکھایا گیا ہے ماڈل کا استعمال کرتے ہوئے، آپ ہر حرف کے دائیں طرف کی خصوصیات کو بھرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ یہ مشق آپ کو زیادہ پیچیدہ مقاصد ایک سے زیادہ رویے والے کو چھوٹے، زیادہ مجرد مقاصد میں تقسیم کرنے کی اجازت دے گی۔

1.6- خودآزمائی

-1 طلباء کے تعلیمی اہداف سے کیا مراد ہے؟

-2 تعلیمی مقاصد کے چناؤ کے معیار کو تفصیلاً بیان کریں۔

-3 تعلیمی مقاصد کو لکھنے کے مختلف طریقوں کو بیان کریں۔آپ کو کون سا طریقہ کار زیادہ پسند ہے؟

-4 عمومی تدریسی مقاصد لکھنے کے طریقہ کار اور سہیل تعلیمی مقاصد لکھنے کے طریقہ کار کا موازانہ کریں۔

1.7- جوابات

جوابات یونٹ کے متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

یونٹ نمبر 5

آزمائش کے سوالات کی اقسام

(Types of Questions in a Test)

تحریر: ڈاکٹر ظہیر احمد
نظرثانی: ڈاکٹر شیر زمان

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	یونٹ کا تعارف	67
	یونٹ کے مقاصد	67
-1	آزمائش کے سوالات کی اقسام	68
1.1	انتخابی طرز (Selection Type)	68
1.2	فراہمی طرز (Supply Type) کے سوالات	72
1.3	انشائی طرز کے سوالات (Essay Type Questions)	74
1.4	اہم نکات	76
1.5	خود آزمائی	77
1.6	جوابات	78

یونٹ کا تعارف

آزمائش یعنی ٹیسٹ بچوں کا اکتساب جانچنے کا ایک اہم آلہ ہے جو کم از کم ایک سے کئی سوالات پر مشتمل ہوتا ہے اور جن کا کوئی نہ کوئی جواب ضرور ہوتا ہے۔ اگر استاد بچوں کو آزمائش نہ دے تو یہ جاننا مشکل ہوگا کہ طلبہ نے کس قدر سیکھا ہے۔ انہیں کیا کچھ آتا ہے؟ انہیں سبق یاد ہوا ہے کہ نہیں؟ اور انہیں سبق سمجھ آ رہا ہے یا نہیں؟ مزید یہ کہ انہیں اگلے درجے میں ترقی دی جائے یا پھر اسی کلاس میں رکھا جائے ان مقاصد کو جانچنے کے لیے استاد کئی طرح کے سوالات کرتا ہے۔ اس لئے غیر رسمی تعلیم کے اساتذہ کو آزمائش سے مختلف اقسام کے سوالات سے واقفیت ضروری ہے۔ تاکہ وہ موقع محل کے مطابق استعمال کر سکیں اور مختلف اقسام کے سوالات خود بھی بنانے کے قابل ہو جائیں۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کو اچھی طرح پڑھنے کے بعد غیر رسمی تعلیم کے اساتذہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

1- سوالات کی درجہ بندی بلحاظ انتخابی طرز (type selection) اور فراہمی طرز (type supply) میں فرق واضح سکیں۔

2- انتخابی طرز پر مشتمل سوالات پر مبنی آزمائشیں بنا سکیں۔

3- فراہمی طرز پر مشتمل سوالات پر مبنی آزمائشیں بنا سکیں۔

4- محدود جوابات کے موضوعی سوالات بنا سکیں۔

5- طویل جوابات کے انشائی سوالات بنا سکیں۔

1- آزمائش کے سوالات کی اقسام

1.1- انتخابی طرز (Selection Type)

انتخابی طرز ایسے سوالات ہوتے ہیں جن کے جواب آزمائش میں پہلے ہی دیئے گئے ہوتے ہیں اور امتحان دینے والے نے ہر سوال کے نیچے یا سامنے دیئے گے جوابات میں سے کسی ایک درست یا ممکنہ جواب کا انتخاب نشان یعنی (P) وغیرہ لگا کر کرنا ہوتا ہے اور اپنے پاس سے کچھ بھی نہیں لکھنا ہوتا۔ اس طرز کے سوالات کی تین اقسام ہیں:

الف۔ کثیر الانتخابی سوالات (Multiple Choice Questions) (MCQS)

ب۔ تقابلی سوالات (Matching Questions)

ج۔ درست/غلط سوالات (True/False Questions)

ان سوالات کو سمجھنے کے لیے ان کی مزید تفصیل حسب ذیل ہے۔

معروضی ٹیسٹ اس بات کی جانچ کرنے کے لیے مفید ہیں کہ سیکھنے والے اس موضوع کی بنیادی باتوں کو پورا کر رہے ہیں تا کہ ان کے پاس مضبوط بنیاد اور علم ہو۔ وہ مفید ہیں کیونکہ مختصر وقت میں نصاب کے وسیع نمونے کی جانچ کر سکتے ہیں۔

آسانی سے نشان زد کیا جا سکتا ہے؛ ٹیکنالوجی اس میں مدد کر سکتی ہے۔

طلباء کی زبان کی مہارت پر کم انحصار

تشخیصی مقاصد کے لیے مفید خلاء اور الجھے ہوئے خیالات کو حل کیا جا سکتا ہے۔

خرابیاں یہ ہیں:

طلباء جاننے کی بجائے اندازہ لگا سکتے ہیں۔

سوالات کی بے ترتیب نوعیت ذہنی نقشے اور نیٹ ورک بنانے میں مدد نہیں کرتی

اچھے سوالات لکھنا آسان نہیں ہے۔

وہ کم ترتیب کے عمل پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جج کے بجائے یاد کریں تفریق کے بجائے وضاحت کریں۔

ڈیزائن

مختصر جواب

مختصر (SAQs) جوابی سوالات کھلے عام سوالات ہوتے ہیں (MCQ کے برعکس) اور طلباء سے براہ راست جواب حاصل جوابی سوالات کا استعمال علم اور تفہیم کو جانچنے، علمی ادب یا کسی خاص کیس اسٹڈی کے SAQs کرنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں۔ ساتھ مشغولیت کی حمایت کرنے اور سیکھنے کی ترقی پسند شکل کی حوصلہ افزائی کے لیے کیا جا سکتا ہے۔ وہ تشکیلاتی اور مختلف شکلیں لے سکتے ہیں جیسے مختصر وضاحتی یا معیاری SAQs مجموعی تشخیص دونوں میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ واحد جملے کے جوابات، وضاحت کے ساتھ خاکے یا گراف، جملے میں گمشدہ الفاظ کو بھرنا، جوابات کی فہرست۔ جیسا کہ نام سے پتہ چلتا ہے، جواب عام طور پر مختصر ہوتا ہے۔ گورڈن 2015، صفحہ 39

سوال کی قسم پر منحصر ہے، نشان لگانے میں صرف درست جوابات کی فہرست کے خلاف جانچ پڑتال شامل ہو سکتی ہے۔ متبادل طور پر معیارات کا ایک سیٹ استعمال کیا جا سکتا ہے جس کی بنیاد پر۔

کسی موضوع کے بارے میں حقائق کا علم کیا سوالات کے صحیح جوابات دیئے گئے ہیں؟

عددی جوابات: کیا اس عمل کے ساتھ ساتھ پروڈکٹ کے جواب پر بھی نشانات دیے جائیں گے؟

طرز تحریر: زبان کی اہمیت ساخت گرامر اور املا کی درستگی؟

اچھے سوالات کو ڈیزائن کرنے کا طریقہ

واضح زبان میں سوالات کا اظہار کریں۔

یقینی بنائیں کہ فی سوال صرف ایک درست جواب

بتائیں کہ سوال کا جواب کیسے دیا جانا چاہیے۔

براہ راست سوالات جملے کی تکمیل سے بہتر ہیں۔

عددی سوالات کے لیے پروسیس کے ساتھ ساتھ پروڈکٹ کے نشانات کے بارے میں واضح ہوں اور کیا اکائیاں جواب کا حصہ ہیں۔ دوسرے جوابات قبول کرنے کے لیے تیار رہیں؛ جن میں سے کچھ آپ نے پیش گوئی نہیں کی ہوگی۔

الف۔ کثیر الانتخابی سوالات:

آج کل ان سوالوں کا بہت رواج ہے۔ اور اکثر آزمائشوں میں یہ دیکھے جاتے ہیں۔ یہ معروضی طرز کے سوالات

میں زیادہ قابل اعتبار شمار ہوتے ہیں۔ طلبہ انہیں بہت شوق سے حل کرتے ہیں مگر درست جواب ڈھونڈنے کے لیے انہیں بہت دھیان سے آزمائش دینی ہوتی ہے۔ ہر کثیرالانتخابی سوال ایک بیان یا سوال پر مشتمل ہوتا ہے۔ اسے مختصر MCOS بھی کہتے ہیں۔ اس کے عام طور پر تین یا چار ممکنہ جوابات (options) ہوتے ہیں اور ان میں سے صرف ایک درست جواب ہوتا ہے۔ مثلاً

☆ رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ کونسا ہے؟

الف۔ پنجاب ب۔ خیبر پختون خواہ

ج۔ سندھ د۔ بلوچستان

☆ سندھ کا دارالحکومت ہے:

الف۔ کوئٹہ ب۔ حیدر آباد

ج۔ کراچی د۔ سکھر

کثیرالانتخابی سوالات بنانے میں مشکل ہوتے ہیں مگر انہیں چیک کرنا بہت آسان ہوتا ہے۔ عام طور پر ان سوالات کو چیک کرنے کے لیے key بنائی جاتی ہے تاکہ سب بچوں کے جوابات کی مارکنگ یکساں ہو۔ یہ سوالات درج ذیل خوبیوں کے مالک ہیں۔

☆ یہ سارے نصاب کا احاطہ کرتے ہیں۔

☆ ان میں جواب کا اندازہ لگانے (guess work) کے امکانات کم ہوتے ہیں۔

☆ ان سوالات کے ذریعے ہم علم سمجھ اور اطلاقی (application) درجے کے تدریسی مقاصد با آسانی چیک کر سکتے ہیں۔

☆ آزمائش دیتے وقت بچے تھکاوٹ محسوس نہیں کرتے۔

☆ استاد کے لیے انہیں چیک کرنا آسان ہوتا ہے۔ اچھے اور معیاری MCQs بنانے کے لیے استاد کو مسلسل مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔

ب۔ تقابلی سوالات (Matching Questions)

جب غیر رسمی تعلیم کا استاد بچوں کی ایسی معلومات کی جانچ کرنا چاہتا ہو جس میں ربط یا تعلق ہو یا وہ گروہوں کی شکل

میں اکٹھی ہوتو سوالات کی یہ قسم استعمال کرتا ہے۔اس طرز سوالات میں عام طور پر سوالات الف اور ب دو کالم میں دیئے جاتے ہیں اور طلبہ کو کالم الف میں دیئے گے سوالات کے موزوں جوابات کالم ب میں تلاش کر کے انہیں آپس میں ملانا ہوتا ہے یا کالم ب میں سے تلاش کر کے کالم ج میں لکھنا ہوتا ہے۔مثال کے طور پر کالم الف میں دیئے گئے parts of speech کو ان سے متعلق الفاظ سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
Verb	Man	
Noun	Go	
Pronoun	What	
Adjective	Nice	
Adverb	He	

-2 درج ذیل مما لک کو ان کے دارالحکومتوں سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
پاکستان	دہلی
بھارت	اسلام آباد
بنگلہ دیش	کولمبو
سری لنکا	مسقط
ایران	تہران
عمان	ڈھاکہ

اس طرز کے سوالات کو بنانا آسان ہوتا ہے جہاں نصاب میں معلومات گروہوں کی شکل میں ہوں۔ یا ایک ہی طرز کی معلومات کو جانچنا مقصود ہوتو انہیں استعمال کیا جاتا ہے۔کالم ب میں کالم الف سے ایک یا دو جوابات زیادہ ہونے چاہیں تا کہ طلبہ اندازہ (guess) سے سوال نہ حل کر سکیں۔

ج۔ درست غلط سوالات: (True/False Questions)

یہ معروضی طرز کے سب سے زیادہ عام فہم سوالات ہیں جن کا ماضی میں استعمال زیادہ ہوا کرتا تھا۔ان سوالات میں ایک بیان یا سوال لکھا ہوتا ہے۔جس کے بارے میں فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ یہ درست ہے یا غلط۔غیر رسمی تعلیم کا استاد روزانہ کے سبق کو جانچنے کے لیے یا ہفتہ وار آزمائش کے لیے اسے استعمال کرسکتا ہے۔تاہم ان طرز سوالات کا زیادہ استعمال نامناسب ہے کیونکہ ان میں اندازہ لگانے کے پہلو guess)(work کونظر انداز نہیں کیا جاسکتا اور اس طرح یہ معلوم نہیں ہوتا کہ طلبہ نے پڑھائی کی مدد سے ان سوالات کو حل کیا ہے یا صرف اندازہ لگا کر یعنی guess کر کے۔یہ سوالات بنانے اور چیک کرنے بہت آسان ہوتے ہیں اور معلومات یا اعداد وشمار (facts) کا علم جانچنے کے لیے کافی سودمند ثابت ہوتے ہیں۔ان سوالات کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

- ☆ پانچ کا مربع چھپیں ہوتا ہے۔ ص/غ
- ☆ پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ ص/غ
- ☆ مقناطیس سب چیزوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ص/غ
- ☆ تعلیم انسان کے معاشی وسماجی رتبہ کو بڑھانے کا اہم ذریعہ ہے۔ ص/غ
- ☆ جو بچہ کام کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی حاصل کرتا ہے اسے working child کہتے ہیں۔ ص/غ

درست/غلط سوالات بناتے وقت مندرجہ ذیل پہلوؤں کو مدنظر رکھیں۔

- ☆ درست اور غلط جملوں کی لمبائی ایک جیسی ہو۔
- ☆ بیانات بالکل درست یا بالکل غلط ہوں۔
- ☆ ہمیشہ، ہرگز، کبھی نہیں وغیرہ جیسے الفاظ استعمال نہ کریں۔
- ☆ دوہرے منفی نہیں ہونے چاہیں۔
- ☆ سوال کی عبارت سادہ ہو۔

1.2- فراہمی طرز (Supply Type) کے سوالات

آزمائش کے سوالات کی دوسری اہم قسم فراہمی طرز کے سوالات ہیں جن میں طلبہ نے سوالات میں پوچھی گئی

معلومات کو کچھ نہ کچھ الفاظ کی مدد سے جواب دینا ہوتا ہے چاہے اس کا جواب ایک ہی لفظ میں کیوں نہ ہو۔ اس طرز کے سوالات میں اندازہ لگانا (WorkGuess) کے امکانات بالکل نہیں ہوتے اور اگر طالب علم کو وہ تصور یا سوال واضح نہیں تو جواب دینا مشکل ہو جاتا ہے ان کی دو اقسام ہیں:

الف۔ خالی جگہ پر کریں۔ (Fill in the blanks)

ب۔ مختصر جواب کے سوالات (Short Answer Questions)

الف) خالی جگہ پر کریں: خالی جگہ پر کرنے کے سوالات میں عام طور پر ایک بیان میں ایک یا دو جگہیں خالی چھوڑ دی جاتی ہیں جن کو مناسب الفاظ سے پر کرنا ہوتا ہے۔ غیر رسمی تعلیم کے استاد کو چاہیے کہ ایک بیان یعنی جملے میں صرف ایک ہی خالی جگہ ہو جو ایک لفظ یا phrase سے پر ہو مزید یہ کہ خالی جگہ جملے کے شروع میں بھی نہیں ہونی چاہیے۔ اور نہ ہی اس فقرے کو مکمل کرنے کے لیے کئی الفاظ یا phrases درست شمار ہوں۔ مثلاً یہ غلط ہوگا کہ:

☆ پاکستان کے اہم لیڈر........................ ہیں۔

جبکہ درست سوال یہ ہوگا کہ:

☆ پاکستان کے بانی کا نام........................

☆ پاکستان کی قومی زبان........................ ہے۔

ان سوالات کو بناتے وقت غیر رسمی تعلیم کا معلم اس بات کا خیال رکھے کہ خالی جگہ صرف اہم لفظ (key term) سے پُر ہو۔

ب) مختصر جواب کے سوالات مختصر جوابات کے سوال ایسے سوالات ہیں جن کا جواب عام طور پر ایک لفظ سے لے کر ایک جملے میں دیا جا سکتا ہے۔ ان سوالات کے ذریعے بھی ہم علم سمجھ اور عملی درجے کے تدریسی مقاصد کی جانچ کر سکتے ہیں۔ ان سوالات کو بنانا بھی آسان ہوتا ہے اور یہ سوالات بھی پورے نصاب کا احاطہ کر سکتے ہیں۔ یہ سوالات تحریری اور زبانی دونوں طریقے سے پوچھے جا سکتے ہیں۔ ان سوالات کی مثالیں یوں ہیں:

ا۔ اسم کی تعریف کریں۔

☆ حل کریں 2×2×4=..................

☆ ایک اچھے استاد کی دو خوبیاں لکھیں۔

1.3- انشائی طرز کے سوالات (Essay Type Questions)

طلبا کی تحریری مہارت تخلیقی سوچ اور اظہار بیان کو جانچنے کے لیے سوالات کی جو قسم استعمال ہوتی ہے اسے انشائی طرز یا موضوعی طرز کے سوالات کہتے ہیں۔ان کی دو اقسام ہیں:

الف۔ محدود جواب کے سوالات (Restricted Response Questions)

ب۔ طویل جواب کے سوالات (Extended Response Questions)

الف) محدود جواب کے سوالات:

محدود جواب کے سوالات عام طور پر ایک سے لے کر چند جملوں کے جواب پر ہوتے ہیں اور یہ مختلف قسم کے تدریسی مقاصد کو جانچنے کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں۔ایسے سوالات کے عام طور پر تین سے پانچ نمبر ہوتے ہیں۔ان سوالات کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

☆ قائداعظم کے چودہ نکات میں سے کوئی سے تین نکات لکھیں۔

☆ جاندار اور بے جان اشیا میں کوئی سے چار فرق بیان کریں۔

☆ تعلیم کی اہمیت پر چند جملے لکھیں۔

☆ پاکستان کے چند اہم پیشوں کے نام لکھیں۔

ان سوالات کے جوابات کو جانچنے کے لیے ضروری ہے کہ استاد مثالی جواب یعنی rubric تیار کرے۔

ب) طویل جوابات کے سوالات: (Extended Response Questions)

طلبہ کی قوت اظہار تحریری، تنقیدی و تخلیقی صلاحیتوں کو جانچنے کے لیے یہ سوالات بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ان سوالات کو بنانا قدرے آسان ہوتا ہے مگر انہیں چیک کرنا خاصا مشکل و محنت طلب کام ہوتا ہے۔ان کی جانچ میں لاپرواہی ان سوالات کے استعمال کا اصل مقصد کھو دیتی ہے۔ان سوالات کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

الف۔ پاکستان میں ناخواندگی کے اسباب پر روشنی ڈالیں۔

ب۔ پیشہ کے انتخاب میں انسان کو کن کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ مفصل بیان کریں۔

ج۔ دیہی اور شہری زندگی کی خوبیوں اور خامیوں کو بیان کریں۔ آپ کے بہتر سمجھتے ہیں اور کیوں؟

انشائی سوالات کے فوائد

☆ انہیں بنانا آسان ہوتا ہے۔

☆ اعلیٰ تدریسی مقاصد کو جانچنے کے لیے سودمند ہیں۔

☆ تحریری مہارت اور قوت اظہار کو چیک کرتے ہیں۔

☆ guess کرنا ناممکن ہے۔

انشائی سوالات کی خامیاں

☆ انہیں جانچنا مشکل ہے۔

☆ نتائج یا نمبرز اعتباریت کے حامل نہیں ہوتے۔

☆ نصاب کے کم حصہ کا احاطہ کرتے ہیں۔

☆ انہیں لکھنے میں زیادہ وقت درکار ہوتا ہے۔

انشائی سوالات بنانے کے لیے اہم نکات

☆ بڑے انشائی سوال کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کریں۔

☆ ہر حصے کے الگ نمبر مختص کریں۔

☆ ہر حصے کی جانچ کے لیے واضح ہدایات یعنی rubric بنائیں۔

سرگرمیاں (Activities)

☆ پرائمری جماعت کی اپنی پسندیدہ مضمون کی 50 نمبر کی ایک آزمائش بنائیں جس میں تمام طرز کے سوالات ہوں اور پھر اپنے اساتذہ سے چیک کروائیں۔

☆ کسی کلاس کے کسی ایک مضمون کی مختلف آزمائشیں لے کر ان میں سے مختلف طرز کے سوالات پر اس طرز کا نام لکھیں۔

☆ اپنے پسندیدہ مضمون کی کتاب کا کوئی ایک صفحہ منتخب کریں اور اس میں سے ہر طرز کا ایک ایک سوال بنائیں اور اپنے گروہ کے ارکان سے رائے لیں۔

1.4- اہم نکات (Key Points)

☆ معروضی طرز سوالات کی دو بڑی اقسام ہیں:

الف۔ انتخابی طرز ب۔ فراہمی طرز

☆ انتخابی طرز سوالات کی تین اقسام ہیں:

الف۔ کثیر الانتخابی سوالات ب۔ تقابلی سوالات ج۔ غلط/درست یا متبادل جواب

☆ فراہمی طرز کی دو اقسام ہیں:

الف۔ خالی جگہ پر کریں ب۔ مختصر جوابات کے سوالات

☆ موضوعی یعنی انشائی طرز کی دو اقسام ہیں:

الف۔ محدود جواب کے سوالات ب۔ طویل جواب کے سوال

☆ انتخابی طرز میں طلبہ کو دیئے گے جوابات میں سے ہی جواب منتخب کرنا ہوتا ہے جبکہ فراہمی طرز میں انہیں جواب خود سے دینا ہوتا ہے۔

☆ کثیر الانتخابی سوالات میں تین سے چار ممکنہ جوابات میں سے درست ترین جواب منتخب کرنا ہوتا ہے۔

☆ تقابلی/مماثلی سوالات میں ایک کالم میں سوالات کو دوسرے کالم کے جوابات سے ملانا ہوتا ہے۔

☆ غلط درست یا متبادل جوابات میں سوال کے سامنے درست یا غلط لکھنا ہوتا ہے۔

☆ خالی جگہ پر کرنے والے سوالات میں ایک یا دو الفاظ کی مدد سے جملے کو مکمل کرتے ہیں۔

☆ مختصر جواب کے سوالات میں طلبہ سوال کا جواب ایک لفظ سے ایک جملے تک دیتے ہیں۔

☆ محدود جواب کے سوالات میں طلبہ ایک جملے یا چند جملوں پر مشتمل محدود جواب دیتے ہیں۔

☆ طویل جواب کے سوالات طلبہ کی قوت اظہار اور تحریری صلاحیتوں کی جانچ کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور طلبہ کو حسب منشا طویل جواب دینے کی آزادی ہوتی ہے۔

1.5- خود آزمائی

-1 مندرجہ ذیل فقرات میں درست کے سامنے (د) اور غلط کے سامنے (غ) لکھیں۔

(i) ہر آزمائش صرف معروضی سوالات پر مشتمل ہوتی ہے۔

(ii) کثیر الانتخابی سوالات بنانے بہت آسان ہیں۔

(iii) درست/ غلط دسوالات انتخابی طرز سوالات کی قسم ہے۔

(iv) طویل جواب کی آزمائش میں طلبہ کو لکھنے کی آزادی ہوتی ہے۔

(v) خالی جگہ والے سوالات کے جوابات خالی جگہ میں ایک جملہ لکھ کر مکمل کرتے ہیں۔

-2 درست جواب کا انتخاب کریں۔

☆ استاد کے لیے سب سے زیادہ سوالات بنانے آسان ہوتے ہیں۔

الف۔ درست/ غلط ب۔ خالی جگہ والے

ج۔ کثیر الانتخاب د۔ تقابلی

☆ کثیر الانتخاب سوالات سب سے زیادہ ہوتے ہیں:

الف۔ آسان ب۔ مشکل

ج۔ قابل اعتبار د۔ قابل استعمال

☆ بنانے کے لحاظ سے سب سے زیادہ محنت طلب سوالات ہیں۔

الف۔ غلط/ درست ب۔ خالی جگہ

ج۔ مختصر جوابات د۔ کثیر الانتخاب

☆ مندرجہ ذیل میں سے کون سے سوال انتخابی طرز سوالات میں نہیں آتے۔

الف۔ خالی جگہ ب۔ درست/ غلط

ج۔ کثیر الانتخاب د۔ تقابلی

☆ طلبہ سے پاکستان کے سارے صوبوں کے دارلحکومت پوچھنے کے لیے موزوں طرز سوالات ہوں گے۔

الف۔ تقابلی ب۔ کثیرالانتخاب

ج۔ خالی جگہ د۔ مختصر جوابات

-3 مختصر جوابات دیں۔

الف۔ محدود جواب کے سوال کی تعریف کریں۔

الف۔ طویل جواب کے سوالات پوچھنے کے تین فائدے لکھیں۔

ج۔ انتخابی طرز اور فراہمی طرز سوالات میں فرق بیان کریں۔

-4 انشائی طرز سوالات اور معروضی طرز سوالات کے فائدے اور نقصانات تفصیل سے بیان کریں۔

1.6- جوابات

جوابات یونٹ کے متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

جوابات خالی جگہ

-1 الف -2 ج -3 د -4 د -5 ب

یونٹ نمبر 6

ایک اچھی آزمائش کی خصوصیات
(Characteristics of a Good Test)

تحریر: ڈاکٹر ظہیر احمد
کورس کوآرڈینیٹر: ڈاکٹر شیر زمان

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	یونٹ کا تعارف	81
	یونٹ کے مقاصد	81
-1	آزمائش کی خصوصیات	82
	-1.1 جوازیت (Validity)	83
	-1.2 اعتباریت (Reliability)	84
	-1.3 معروضیت (Objectivity)	85
	-1.4 استعمالیت (Usability)	85
	-1.5 اہم نکات	87
	-1.6 خود آزمائی	87
	-1.7 جوابات	88

یونٹ کا تعارف

گزشتہ یونٹ میں ہم نے مختلف طرز کے سوالات کا مطالعہ کیا اور یہ جانا کہ کب اور کس موقع پر کس طرز کے سوالات آزمائش میں شامل کرنے چاہیں تاکہ آزمائش لینے کا مقصد پورا ہو سکے۔ اس یونٹ میں ہم یہ سیکھیں گے کہ وہ کون سی خوبیاں ہیں جو ایک اچھی آزمائش میں ہونی چاہیں یعنی اگر یہ خوبیاں نہ ہوں تو ایسی آزمائش کا استعمال نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر جس طرح ایک ڈاکٹر تھرمامیٹر سے مختلف لوگوں کا بخار چیک کرتا ہے اور جس کو جتنا بخار ہوتا ہے اس کے مطابق اس کا علاج کرتا ہے۔ اگر ڈاکٹر کا تھرمامیٹر خراب ہو اور وہ مریضوں کا بخار اصل سے کم یا زیادہ دکھائے تو ڈاکٹر ان کا صحیح علاج نہیں کر سکتا اور اس طرح مریضوں کی حالت مزید بگڑ سکتی ہے۔ اسی طرح اگر ایک استاد کی بنائی ہوئی آزمائش معیاری نہیں تو وہ ہر طالب علم کے اتنے نمبر ظاہر نہیں کرے گی جتنے اس کی محنت اور تیاری کے مطابق بنتے ہیں۔ لہذا مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل آزمائش میں ہر طالب علم کے اس کی محنت اور تیاری کے مطابق نمبر آنے کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ ایک اچھی آزمائش کی خصوصیات گنوا سکیں۔

☆ جوازیت کی تعریف کر سکیں اور اس کی اہمیت بیان کر سکیں۔

☆ آزمائش کی اعتباریت کی وضاحت کر سکیں۔

☆ مقصدیت کی مثالیں دے سکیں۔

☆ آزمائش میں استعمالیت نہ ہونے کے نقصانات واضح کر سکیں۔

1- آزمائش کی خصوصیات

تعلیم میں ایک اچھا امتحان کیا ہے؟ یہ ایک تشخیص ہے جس کے ذریعے اساتذہ سیکھنے والوں کی صلاحیتوں اور کمزوریوں اور طاقتوں کی پیمائش کرتے ہیں۔ یہ مطالعہ کے میدان میں ان کے علم کا اندازہ لگاتا ہےاور دونوں فریقوں کو حقیقی رائے فراہم کرتا ہے۔

ایک اچھا امتحان اس بات کو یقینی بناتا کہ سیکھنے والے اگلے مرحلے مرحلے پر جانے کے لیے تیار ہیں چاہے یہ مرحلہ ہائی اسکول، کالج، یا یہاں تک کہ ملٹری کا ہو۔

تعلیم کے بڑے مقاصد میں سے ایک طالب علم کو ان کے مستقبل کے اگلے مرحلے کے لیے تیار کرنا ہے۔انہیں اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ ان کے سیکھنے والوں نے مطالعہ کے شعبے کے بارے میں کافی معلومات حاصل کی ہیں۔صرف اچھے ٹیسٹ ہی اس بات کو یقینی بناتے ہیں۔ایک اچھا امتحان نہ صرف ایک اسکور ہوتا ہےجس کے لیے سیکھنے والے جدوجہد کرتے ہیں۔

یہ ایک طالب علم کو اپنی صلاحیتوں اور علم کو بہتر بنانے کے لیے موصول ہونے والی رائے ہے اور ایک اچھا استاد ہمیشہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے واپس جانا پسند کرتا ہے کہ ان کی تدریسی حکمت عملی درست ہے اور آیا انہیں ترقی کی ضرورت ہے یا نہیں۔

یہ تمام تعلیمی اداروں اور سرکاری عہدوں پر فیصلہ سازوں کے لیے بھی ایک رائے ہے جنہیں ادارے کے اگلے مرحلے یا ریاست کے تعلیمی منصوبے تک پہنچنے کے لیے اچھے ڈیٹا کی ضرورت ہے۔

یہ کوئی مرکزی چیز نہیں ہے جس پر طلباء پریشانی کے دن گزارتے ہیں، یہ سوچتے ہوئے کہ وہ دیئے گئے ٹیسٹ میں کام کریں گے اور ٹیسٹ کے سوالات دراصل کتنے اچھے لکھے گئے ہیں اور آیا وہ ایسے سوالات ہیں جن کا جواب انہیں معلوم ہے یا نہیں۔

ایک اچھی آزمائش مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہوتی ہے:

- ☆ جوازیت(validity)
- ☆ اعتباریت(reliability)
- ☆ مقصدیت(objectivity)
- ☆ استعمالیت(usability)

1.1- جوازیت (Validity)

جوازیت ایک اچھی آزمائش کی اہم خصوصیت ہے۔ جوازیت سے مراد ہے کہ کیا ایک آزمائش اسی چیز، تصور یا خاصیت کی پیمائش کرتی ہے جو اسے کرنی ہے یا کرنی چاہیے۔ مثلاً انگریزی گرائمر کی ایک آزمائش طلبہ کو دی گئی ہے اور اس آزمائش کا استاد کی نظر میں مقصد طلبہ کے tenses کے اکتساب کو چیک کرنا ہے مگر وہ دانستہ یا نادانستہ طور پر زیادہ مشکل ذخیرہ الفاظ استعمال کرتا ہے۔ نتیجتاً طلبہ tenses جاننے کے باوجود مشکل ذخیرہ الفاظ کا احاطہ نہ ہوتے ہوئے اس کو حل کرنے میں ناکام رہیں گے اور کم نمبر حاصل کریں گے حالانکہ وہ tenses کا اچھا خاصا علم رکھتے ہیں۔ لہذا یہ آزمائش جوازیت کی حامل نہیں ہوگی۔ اسی طرح ریاضی کے آزمائش میں ہمارے بہت سے طالب علم سوالات کی سمجھ کے باوجود word problems والے سوالات مشکل ذخیرہ الفاظ کے استعمال یا پڑھنے کی تفہیم نہ ہونے کے باعث انہیں سمجھنے اور حل کرنے میں ناکام رہتے ہیں اور ان پر ناکامی کا لیبل لگا دیا جاتا ہے جبکہ مسئلہ آزمائش کی جوازیت کا ہوتا ہے۔ آزمائش میں جوازیت کو یقینی بنانے کے لیے استاد پر لازم ہے کہ وہ طے کرے کہ وہ ایک آزمائش سے طلبہ کی کس یا کن کن پہلوؤں کی جانچ چاہتا ہے اور اپنی توجہ ان پہلوؤں کی جانچ تک ہی محدود رکھے۔ استاد ٹیسٹ بنانے کے اصولوں کو مدنظر رکھ کر آزمائش بنائے اور ہدف کئے گئے نصاب کے مختلف عنوانات یا ابواب کو ان کی اہمیت کی مناسبت سے آزمائش میں جگہ دے یعنی اہم اور بڑے ابواب سے زیادہ سوالات اور کم اہم یا چھوٹے ابواب سے کم سوالات آزمائش میں شامل کئے جائیں تو آزمائش جوازیت کی حامل ہوگی۔ جوازیت ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ طلبہ کی عملی مہارت کو پرکھنے کے لیے تحریری آزمائش اور ان کی تخلیقی قوت اظہار کی صلاحیت کی جانچ کے لیے کثیر الانتخابی سوالات پر مبنی آزمائش کا کوئی جواز نہیں۔

جوازیت کو یقینی بنانے کے اہم نکات

- ☆ سوالات حل کرنے کی واضح ہدایات دیں۔
- ☆ سوالات کی عبارت قابل فہم ہو اور جملے سادہ ہوں۔
- ☆ سوالات غیر مبہم ہوں۔
- ☆ آزمائش حل کرنے کے لیے مناسب وقت دیا جائے۔
- ☆ آزمائش انتہائی مختصر نہ ہو۔
- ☆ آزمائش بنانے کے اصولوں کو مدنظر رکھا جائے۔
- ☆ جس قسم کی معلومات ہوں اسی قسم کے قسم/طرز سوالات استعمال کریں۔

1.2- اعتباریت (Reliability)

اعتباریت آزمائش کی دوسری اہم خوبی ہے۔اعتباریت سے مراد یہ ہے کہ جتنی مرتبہ بھی وہ آزمائش طلبہ کو کرنے کے لیے دی جائے ہر مرتبہ کم وبیش ان کے وہی نمبر آئیں۔یعنی اس تیاری کے ساتھ جب بھی یہ آزمائش دیں ان کے اسی درجہ کے نمبر آئیں۔مثال کے طور پر ایک استاد نے پانچویں جماعت کے بچوں کو سائنس کا باب نمبر 1 پڑھایا اور ہفتہ کے آخر میں ان کا ٹیسٹ لیا اور دوبارہ ایک دودن کے بعد وہی ٹیسٹ دوبارہ لیا تو بچوں کے نمبر کچھ یوں آئے:

طلبا کے رول نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
پہلی دفعہ نمبر	18	16	12	10	20	6	14	11	10	5
دوسری دفعہ نمبر	19	16	11	9	18	7	13	10	11	6

اس ٹیبل میں ایک سے 10 تک طلبہ کے رول نمبرز ہیں جنہوں نے 20 نمبروں کی آزمائش کو پہلی مرتبہ حل کیا تو ان کے جو نمبر آئے وہ دوسری row میں درج ہیں۔ جب دوبارہ انہی طلبہ نے اس تیاری کے ساتھ یہ آزمائش حل کی تو طلبہ کی اکثریت نے دوبارہ بھی تقریبا اتنے ہی نمبر لئے سوائے ایک یا دو نمبر کم یا زیادہ ہونے کہ۔یعنی ان کے نمبروں میں ایک نمبروں کی تبدیلی ہوئی مگر ان کا درجہ نہیں بدلا۔یعنی دوسری مرتبہ اچھے نمبر والوں کے کم یا کم نمبر والوں کے زیادہ یا درمیانے نمبر والوں کے زیادہ نمبر نہیں آئے اگر نمبروں میں زیادہ تبدیلی آجاتی تو آزمائش کی اعتباریت مشکوک ہوجاتی۔ یہ بات بھی یادرکھیے کہ اگر ایک آزمائش میں پہلی خصوصیت یعنی جوازیت پائی جاتی ہے تو اس میں اعتباریت کے آنے کے بہت زیادہ امکانات ہیں۔ معروضی آزمائشیں زیادہ اعتباریت کی حامل ہوتی ہیں جبکہ انشائی آزمائشیں کم اعتباریت کی حامل ہوتی ہیں۔مزید برآں معروضی آزمائشوں میں بھی MCOS طرز کے سوالات زیادہ جبکہ (true / false درست/ غلط) کم اعتباریت کے حامل ہوتے ہیں۔لہذا اعتباریت سے مراد یہ ہوا کہ اگر ہر طالب علم کے ہر دفعہ آزمائش میں اتنے ہی نمبر زآئیں جتنے اس کے بنتے ہیں یا جن کا وہ مستحق ہے۔تو ایسی آزمائش اعتباریت کی حامل ہوگی۔اعتباریت کی حامل آزمائش عموما زیادہ لمبی ہوتی ہے اور اس کی ہدایات بھی واضح ہوتی ہیں۔

☆ اعتباریت کو بہتر بنانے کے نکات/ پہلو

☆ آزمائش میں زیادہ سوالات شامل کئے جائیں۔

☆ آسان، اوسط اور مشکل یعنی ہر سطح کے سوالات شامل کیے جائیں۔
☆ سوالات کو حل کرنے کی ہدایات واضح ہوں۔
☆ آزمائش گرائمر اور املا کی غلطیوں سے پاک ہو۔
☆ آزمائش کو جانچنے کے لیے ہدایات واضح ہوں۔
☆ مختلف طرز سوالات کی ترتیب آزمائش میں مناسب ہو۔
☆ آزمائش کو ٹھیک طریقے سے لیا جائے۔

1.3- معروضیت (Objectivity)

ایک اچھی آزمائش کی ایک اور اہم خصوصیت معروضیت ہے یعنی آزمائش ایسی ہونی چاہیے کہ طلبہ کے کردار کا صرف وہی پہلو جو چیک کرنا مقصود ہو سائنسی انداز میں چیک ہو اور اس میں طلبہ کی شخصیت کے ذاتی اوصاف اور آزمائش چیک کرنے والے کی پسند ناپسند اور مرضی کا عمل دخل نہ ہو۔ سائنسی سوالات پر مبنی آزمائش کی معروضیت زیادہ ہوگی کیونکہ ان کے جوابات میں امتحان دینے والے اور لینے والے کی طرف سے ذاتی پسند ناپسند، رائے کے امکانات کم ہوتے ہیں جبکہ سائنس کے مضامین کی آزمائش میں معروضیت کی خصوصیات کم ہوتی ہیں اسی طرح معروضی آزمائشوں میں معروضیت بہت زیادہ ہوتی ہے اور انشائی آزمائش میں معروضیت کم ہوتی ہے۔ انشائی آزمائشوں میں چیک کرنے والے کی مرضی، موڈ، پسند و ناپسند کا بہت زیادہ عمل دخل ہوتا ہے۔ گراؤنڈ ایمپائر کے فیصلے میں معروضیت کم جبکہ تھرڈ ایمپائر کے فیصلے میں معروضیت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ وہ کمپیوٹر کی مدد سے فیصلہ دیتا ہے اور کمپیوٹر کسی کی طرف داری نہیں کرتا بلکہ جیسا ہوتا ہے ویسا ہی بیان کرتا ہے۔

معروضیت کا تعلق آزمائش کی جانچ کے ساتھ ہے۔ یہ آزمائش کی ایسی خصوصیت ہے کہ اگر ایک آزمائش یا دو سے زیادہ ممتحن جانچیں تو وہ یکساں نمبر دیں یعنی ایک آزمائش معروضیت کی حامل ہے اگر طالب علم کی محنت کا پھل جانبداری، تعصب پسند ناپسند کے بغیر پورا پورا مل جائے اور پرچہ یعنی آزمائش جو بھی جہاں بھی جب بھی اور جیسے بھی چیک کرے تو ایک جیسے نمبر آئیں۔ معروضیت آزمائش میں تب زیادہ ہوگی جب ہر سوال کا صرف اور صرف ایک ہی جواب ہو جسے مشین یا کمپیوٹر کی مدد سے بھی چیک کیا جا سکتا ہو۔ حقائق پر مبنی سوالات کی معروضیت زیادہ جبکہ تجاویز پر مبنی سوالات کی معروضیت کم ہوتی ہے اور آزمائش کسی صنف گروہ، علاقہ نسل اور مذہب کے طلبہ کی طرف داری نہ کرے۔

1.4- استعمالیت (Usability)

ایک اچھی آزمائش کی چوتھی اہم خصوصیت استعمالیت ہے یعنی اسے استعمال کرنا آسان ہو۔ استاد کے لیے آزمائش

کو لینا آسان ہو اور طلبا کو اسے دینا آسان ہو۔ بعدازاں اسے چیک کرنا بھی آسان ہو۔ کلاس رومز کی آزمائشوں میں یہ خوبی لازمی ہونی چاہیے تا کہ استاد ضرورت پڑنے پر کم وقت میں کم پیسے خرچ کر کے آزمائش کا انعقاد کر سکے۔ بڑی یعنی زیادہ صفحات والی آزمائشیں لینے کے لیے زیادہ وقت اور پیسہ درکار ہوتا ہے اور استاد کو چیک کرنے میں بھی زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے اس لئے غیر رسمی تعلیم کے استاد کے اندر یہ صلاحیت ہونی چاہیے کہ وہ استعمالیت کی حامل آزمائش بنا سکتا ہوتا کہ بوقت ضرورت طلبہ کی کارکردگی کی جانچ کر سکے۔

استاد کی بنائی ہوئی آزمائشیں نسبتاً زیادہ جبکہ ماہرین یا ماہرین کے گروہوں کی بنائی ہوئی آزمائشیں نسبتاً کم استعمالیت کی حامل ہوتی ہیں۔ معروضی طرز کی آزمائشوں پر جب طلبا ان پر ہی ٹک (✓) یا کراس (X) وغیرہ لگا کر اپنے جوابات دیتے ہیں تو ان کی استعمالیت زیادہ ہوتی ہے جبکہ اگر ان آزمائشوں کے جوابات طلبا کو الگ سے دی گئی شیٹ (bubble sheet) وغیرہ پر دیئے ہوتوں ان کی استعمالیت کم ہو جاتی ہے۔ آزمائش کی استعمالیت بڑھانے کے لیے واضح طور پر ہدایات دی ہوتی ہیں اور طلبا کو باقاعدہ طور پر اس طرح پرچہ حل کرنے کی تربیت اور بعض اوقات بار بار مشق بھی کروائی جاتی ہے۔ استعمالیت کی اسی خصوصیت کے پیش نظر پنجاب میں پنجاب ایگزامینیشن کمیشن (PEC) کے امتحان میں طلبہ معروضی سوالات پرچہ پر ہی حل کرتے ہیں جبکہ بورڈ کے امتحان میں معروضی سوالات sheetbubble پر حل کئے جاتے ہیں کیونکہ اب طلبہ بڑے اور سمجھدار ہو چکے ہوتے ہیں۔ اسی طرح کسی دوسرے استاد کی بنائی آزمائش طلبہ کو حل کے لیے دیتے ہوئے استاد کو چاہیے کہ وہ اس کی استعمالیت والی خوبی چیک کرے اور فیصلہ کرے کہ آیا یہ بچوں اور اس کے لیے قابل استعمال ہے یا نہیں۔ اور آپ نے آزمائش بناتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ آزمائش کو حل کرنے اور طلبا کو دینے کی ہدایات اتنی واضح اور صاف ہوں کہ آپ کی جگہ ضرورت پڑنے پر دوسرا استاد بھی اسے استعمال کر سکے۔ اور اس کی جانچ کر سکے مزید یہ کہ اس میں کفایت شعاری کا پہلو ہو اور اسے استعمال کرنے کے لیے زیادہ تربیت درکار نہ ہو۔

استعمالیت بڑھانے کے پہلو/ نکات

☆ آزمائش کو لینا آسان ہو۔

☆ آزمائش کرنے کے لیے بہت زیادہ وقت درکار نہ ہو۔

☆ آزمائش کو جانچنے کی ہدایات بالکل واضح ہوں۔

☆ آزمائش کو لینے کے لیے زیادہ رقم خرچ نہ کرنی پڑے یعنی سستی ہو۔

سرگرمیاں

☆ چار چار ہم جماعتوں کے گروہ بنائیں اور ہر زیر تربیت استاد آزمائش کی ایک خصوصیت کا انتخاب کرے گا۔ اسی

طرح گروہوں میں ہر استاد کی گئی خوبی کی اہمیت کے حق میں دلائل دے گا۔اس طرح ہر استاد ایک خوبی بیان کر کے تین خوبیوں کو سنے گا اور اس طرح پوری ٹیم آزمائش کی چاروں خصوصیات کا اعادہ کرلے گی۔

☆ پانچویں جماعت کا انگریزی کا پرچہ لیں اور اسے کتاب یا نصاب کے عنوانات سے ملا کر اس کی جوازیت کا اندازہ لگائیں۔

☆ آپ نے اپنے ساتھی استاد سے اردو کی ایک آزمائش بنوانی ہے۔ایک چارٹ پیپر پر لکھیں کہ اعتباریت کو بہتر بنانے کے لیے اسے کن نکات/ پہلوؤں کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔

☆ نمبروں کی ایک معروضی آزمائش بنائیں جو استعمالیت کی حامل ہو اور پھر خود ہی جائزہ لیں کہ آپ کس حد تک استعمالیت کی حامل آزمائش بنانے میں کامیاب ہوئے۔

1.5- اہم نکات

☆ ایک اچھی آزمائش میں چار خصوصیات ہوتی ہیں:

☆ جوازیت	☆ اعتباریت
☆ معروضیت	☆ استعمالیت

☆ جوازیت کی حامل آزمائش اسی چیز،تصور یا خاصیت کی جانچ کرتی ہے جو اسے کرنی ہے یا نا کرنی چاہیے۔

☆ اعتباریت سے مراد آزمائش کی ایسی خصوصیت ہے کہ اس کی تیاری کے ساتھ ہر مرتبہ آزمائش حل کرنے سے ہر طالب علم کے اتنے ہی نمبر آئیں جتنے اس کے بنتے ہیں اور دوبارہ دینے سے نمبروں میں کمی وبیشی زیادہ نہ ہو۔

☆ معروضیت کی حامل آزمائش میں ممتحن کی ذاتی رائے،تعصب پسند ناپسند اثر انداز نہیں ہوتی اور ہر ایک لحاظ سے غیر جانبدارانہ انداز میں طلبہ کے اکتساب کی پیمائش آتی ہے۔

☆ استعمالیت آزمائش کی ایسی خصوصیت ہے جس کے باعث استاد کا آزمائش طلبہ کو دینا،طلبہ کا اسے حل کرنا اور استاد کا اسے چیک کرنا آسان ہو اور اس پر لاگت بھی کم آتی ہو اور کوئی دوسرا ٹیچر بھی اس آزمائش کو استعمال کر سکے اور اس آزمائش کو استعمال کرنے کے لیے زیادہ تربیت درکار نہ ہو اور نہ ہی اس کے لیے بہت زیادہ وقت مطلوب ہو۔

1.6- خود آزمائی

-1 مندرجہ ذیل فقرات میں سے درست کے آگے (د) اور غلاط کے سامنے (غ) لکھیں۔

(i) ہر آزمائش میں صرف ایک خوبی ہونی چاہیے۔ ....

(ii) آزمائش کی خصوصیت جو ممتحن کی ذاتی رائے، پسند اور ناپسند کو کنٹرول کرتی ہے، وہ معروضیت کہلاتی ہے۔

....

(iii) انتہائی مختصر آزمائش یقیناً اعتباریت کی حامل ہوتی ہے۔ ....

(iv) اگر آزمائش میں جوازیت پائی جائے تو اس میں اعتباریت کے پائے جانے کے کافی امکانات ہوتے ہیں۔

....

(v) استعمالیت کی حامل آزمائش کو صرف زیادہ تربیت یافتہ اساتذہ ہی استعمال کر سکتے ہیں۔ ....

-2 کالم الف میں دیئے گئے بیانات کو کالم ب میں دیئے گئے درست جوابات سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
مختلف طلبہ دو مرتبہ آزمائش دیں اور نتائج تقریباً دونوں مرتبہ ایک جیسے آئیں۔	استعمالیت
آزمائش نے جو جانچنا ہو اسے ہی جانچے	اعتباریت
آزمائش طلبا کو دینا اور اساتذہ کا اسے جانچنا آسان ہو۔	جوازیت
ممتحن کی ذاتی رائے، پسند ناپسند نتائج پر اثر انداز نہ ہو۔	موزونیت
جوازیت اور اعتباریت میں فرق واضح کریں۔	معروضیت

-3 آزمائش میں استعالیت نہ ہونے کے تین نقصانات لکھیں۔

-4 آزمائش میں معروضیت (objectivity) کی خصوصیت کو کیسے بہتر بنا سکتے ہیں؟

1.7- جوابات

جوابات کے لیے یونٹ کے متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

یونٹ نمبر 7

جائزے کے آلات

ASSESSMENT TOOLS

تحریر: ڈاکٹر زبیر احمد شاہ
نظرِ ثانی: ڈاکٹر شیر زمان

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	یونٹ کا تعارف	91
	یونٹ کے مقاصد	91
-1	عملی جائزہ کی اہمیت	92
	1.1 ٹیسٹ	93
	1.2 چیک لسٹ	94
	1.3 مشاہدہ	95
	1.4 انٹرویو	96
	1.5 روایت پر مبنی ریکارڈ	98
	1.6 پورٹ فولیو	98
	1.7 اہم نکات	100
	1.8 خود آزمائی	100
	1.9 جوابات	100

یونٹ کا تعارف

عزیز طلبہ! جانچنے کے عمل کو موثر اور جامع بنانے کے لیے مختلف آلات استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان آلات کا انتخاب معلم کی صوابدید پر ہوتا ہے۔ معلم بعد از تجربات و مشاہدات اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ جانچنے کے لیے صحیح آلہ کا انتخاب کر سکے۔ جانچنے کے لئے معلم عموماً کسی ایک آلہ اور بعض اوقات کئی آلات کو استعمال کرتا ہے۔ غیر رسمی طریقہ تعلیم میں اگر چہ تدریسی عمل اور تعلم کا عمل کئی لحاظ سے رسمی طریقہ تعلیم سے مختلف ہوتا ہے مگر اس کے باوجود دونوں طریقہ تعلیم میں جانچنے کے آلات ایک ہی ہیں۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ غیر رسمی طریقہ تعلیم میں:

1- جائزہ کے مختلف آلات کے نام بتا سکیں۔

2- جائزہ کے عمل میں مختلف آلات کے فوائد بتا سکیں۔

3- جائزہ کے عمل میں مختلف آلات کی خامیاں بتا سکیں۔

1- عملی جائزہ کی اہمیت

آپ بطور معلم جائزے کے عمل کی اہمیت اور ضرورت کو یونٹ نمبر 1 میں پڑھ چکے ہیں۔ معلم کسی بھی طالب علم کے لیے دوران تدریس، تدریس کے آخر میں یا تدریس شروع کرنے سے پہلے جائزے کا عمل بروئے کار لا کر سکتا ہے۔ آپ یہ بھی جان چکے ہیں کہ جائزہ کا عمل معلم کو اس کے طریقہ تدریس کے بارے میں فیڈ بیک دینے کے علاوہ طلبہ کے اندر موجود خوبیوں اور خامیوں کو جانچنے میں مدد دیتا ہے۔ لہذا معلم کے لیے ضروری ہے کہ وہ جائزے کے لیے درست آلہ استعمال کرے اور غیر رسمی طریقہ تعلیم میں چونکہ طالب علموں کی نوعیت رسمی طریقہ سے مختلف ہوتی ہے، اس وجہ سے صحیح آلہ کا درست انتخاب بہت ضروری ہے۔

تعلیمی تحقیق میں، تشخیصی ٹولز انسٹرکٹرز کو طلباء کے علم کا جائزہ لینے اور باخبر فیصلے کرنے میں مدد کرتے ہیں جو ان کے سیکھنے کے تجربے کو بہتر بناتے ہیں۔

تشخیصی ٹولز شرکاء کو مخصوص نتائج کی طرف اپنی پیشرفت کی پیمائش کرنے اور ان اہداف کو پورا کرنے لیے اپنے طرز عمل میں ترمیم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

وہ قیمتی آراء کا موقع فراہم کرتے ہیں جو شرکاء کی زندگی کو بہتر بناتا ہے۔

ایک تشخیصی ٹول سیکھنے کو سمجھنے، غیر مرئی رکاوٹوں کی نشاندہی کرنے، اور انسٹرکٹرز کی تشخیص کے لیے ان کے نقطہ نظر کو بہتر بنانے میں مدد کرنے کے لیے ایک عینک ہے۔

وہ مختلف سیاق وسباق میں شرکاء کی توقعات کو واضح کرتے ہیں۔

اس یونٹ میں درج ذیل جانچنے کے عمل کے آلات سے آپ کو متعارف کروایا جا رہا ہے۔

1- ٹیسٹ (Test)

2- چیک لسٹ (Check list)

3- مشاہدہ (Observation)

4- انٹرویو (Interview)

5- روایت پر مبنی ریکارڈ

6- پورٹ فولیو (Portfolio)

عزیز طلبہ! آئیں اب ان کی تفصیل جانتے ہیں۔

1.1 ٹیسٹ (Test)

کسی طالب علم کی یادداشت، مہارت، حافظہ اور ذہانت کو ماپنے کے لئے جو آلہ استعمال ہوتا ہے اسے ٹیسٹ کہتے ہیں۔ٹیسٹ کی کئی اقسام ہیں جیسا کہ ماحصلات ٹیسٹ، کلاس روم ٹیسٹ، انفرادی ٹیسٹ، گروہی ٹیسٹ وغیرہ۔ دوسرے جانچنے کے آلات کی طرح ٹیسٹ ہمیں طلبہ کی تعلیمی حالت کے بارے میں جانچنے میں مدد دیتے ہیں۔اس کورس کے اگلے یونٹوں میں آپ کو ٹیسٹ بنانے اس کو طلبہ میں لاگو (administer) کرنے اور اس کو چیک کرنے کے بارے میں بتایا جائے گا۔

ٹیسٹ کی خوبیاں

1- ٹیسٹ کو بنیادی طور پر طلبہ کے جائزے کی سب سے اہم قسم سمجھا جاتا ہے۔
2- تعلیمی عمل میں یہ آلہ جائزے کے لیے دنیا بھر میں سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔
3- آپ نے خود بھی محسوس کیا ہوگا کہ آپ دوران تعلیم کلاس میں کسی نہ کسی شکل میں ٹیسٹ لیتے رہے ہیں۔

ٹیسٹ کی خامیاں

1- ٹیسٹ کی وجہ سے طلبہ میں پریشانی (Anxiety) پیدا ہوتی ہے اگرچہ طلبہ کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ وہ ٹیسٹ میں بہترین رزلٹ دکھائیں لیکن کسی نہ کسی طرح ٹیسٹ طلبہ میں پریشانی ٹینشن پیدا کرتے ہیں۔
2- ٹیسٹ سے حاصل ہونے والے رزلٹ کی مدد سے معلم طلبہ کے متعلق رائے قائم کرتا ہے اور بعض معلم طلبہ پر لائق، اوسط اور نالائق کا لیبل بھی چسپاں کر دیتے ہیں۔اس کی وجہ سے طلبہ کے اندر بددلی پیدا ہوتی ہے اور وہ پڑھائی سے بھاگنے لگتے ہیں۔
3- ٹیسٹ کو اگر صحیح طریقہ سے بنایا نہ گیا ہو یا صحیح طریقہ سے لاگو نہ کیا گیا ہو تو طلبہ کے اندر بے چینی بڑھتی ہے اور یوں وہ تعلیم اور سکول سے دور بھاگنے لگتے ہیں۔
4- ٹیسٹ کا خوف طلبہ کے اندر تعلیم کا عمل یا تو روک دیتا ہے یا کم کر دیتا ہے۔نان فارمل سکولز/ کلاسز میں جہاں طلبہ پہلے ہی کئی معاشی و معاشرتی مسائل کا شکار ہوتے، یہ خوف ان کے لیے کافی پریشانیاں پیدا کرتا ہے۔
5- ٹیسٹ سے حاصل شدہ نتائج کا استعمال انتہائی احتیاط سے کرنا چاہیے۔تاکہ طلبہ کے اندر تعلیم کا شوق پیدا ہو اور وہ

اپنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کریں۔

6- بعض اوقات ٹیسٹ درست طریقہ سے بنایا جاتا ہے مگر معلم کے ٹیسٹ لینے کے عمل اور اس کو چیک کرنے کے عمل کی وجہ سے ساری محنت ضائع ہو جاتی ہے۔

7- معلم بعض اوقات ٹیسٹ سے حاصل ہونے والے نتائج سے صرف یہ اخذ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ طلبہ کی موجودہ صورت حال کیا ہے اور اس انتہائی اہم پہلو پر کہ معلم کا طریقہ تدریس درست تھا کہ نہیں پر توجہ نہیں دیتا۔ جس کی وجہ سے ٹیسٹ کا مقصد حاصل نہیں ہوتا۔

1.2 -چیک لسٹ (Checklist)

جائزے کا ایک ذریعہ چیک لسٹ ہے۔ چیک لسٹ سے مراد طالب علم کے بارے میں مشاہدہ کے ذریعے حاصل شدہ معلومات ہیں۔ چیک لسٹ کے ذریعے معلم یہ بتا سکتا ہے کہ اس طالب علم میں وقت کے ساتھ کس حد تک تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ چیک لسٹ کی خاص بات یہ ہے کہ مشاہدہ کو فورا ریکارڈ کیا جاتا ہے اور یہ کام معلم با آسانی کر سکتا ہے اور بعد میں یہ ریکارڈ جانچنے کے عمل میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ چیک لسٹ کو درج ذیل جائزے کے عمل کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

1- علمی مقاصد کس حد تک حاصل کیے جا چکے ہیں۔

2- مہارتیں کس حد تک حاصل کر لی گئی ہیں۔

3- طلبہ کی دلچسپیوں، مشاغل، مسائل خاص طور پر پڑھنے اور لکھنے کے مسائل اور پسند و ناپسند

4- طلبہ کے رویے

مثال

ایک غیر رسمی معلم جو کسی طالب علم کو اردو پڑھا رہا ہے تو وہ درج ذیل چیک لسٹ تعلیمی کارکردگی جانچنے کے لیے بنا سکتا ہے۔

1- حروف کی پہچان

2- حروف کے سروں کی پہچان

3- حروف کے الفاظ میں مختلف شکلوں کی پہچان

4- حرف کو درست طریقے سے ادا کرنے کی صلاحیت

5- حرف کی آواز اور الفاظ کو درست بولنے کی صلاحیت

6- حروف کے سروں کو درست لکھنے کی صلاحیت

7- حروف کے سروں کو الفاظ میں درست لکھنے کی صلاحیت

8- الفاظ کو درست پڑھنے کی صلاحیت

9- حروف کو درست لکھنے کی صلاحیت

10- الفاظ کو روانی میں پڑھنے کی صلاحیت

اب جو صلاحیت طالب علم میں موجود ہوگی اس کے سامنے " ٹک" کا نشان لگا دیا جائے اور جب یہ چیک لسٹ بار بار مختلف اوقات کے دوران معلم کے پاس بطور ریکارڈ رہے گی تو طالب علم کے جائزے میں آسانی ہوگی۔

چیک لسٹ کی خوبیاں

1- یہ جانچنے کا آسان طریقہ ہے۔

2- معلم اپنے مشاہدہ کو استعمال کرتے ہوئے چیک لسٹ کو مکمل کرتا ہے۔

3- چیک لسٹ ریکارڈ کی شکل میں معلم کے پاس موجود رہتی ہے۔

4- مختلف اوقات کے دوران چیک لسٹ کا بغور معائنہ کر کے طالب علم کی کارکردگی کا درست اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

5- چیک لسٹ سے حاصل شدہ ریکارڈ کی مدد سے طالب علم کی مستقبل میں کارکردگی کی پیش گوئی کی جا سکتی ہے۔

چیک لسٹ کی خامیاں

1- معلم کی ذاتی پسند ناپسند بعض اوقات چیک لسٹ پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

2- چیک لسٹ بنانا مکمل کرنا اور سنبھال کر رکھنا محنت طلب کام ہے۔

3- ایک طالب علم کے لیے جب دو یا دو سے زائد معلم اسے مکمل کریں گے تو اس میں فرق واضح ہوگا۔

1.3- مشاہدہ

عزیز طلبہ! انسان کو اللہ تعالیٰ نے مختلف حسیات (Senses) عطا کی ہیں۔ ان میں سے پانچ حسیں سننا، دیکھنا، چکھنا، سونگھنا اور محسوس کرنا انتہائی اہم ہیں۔ ان پانچ حسوں کا استعمال ارادی اور غیر ارادی طور پر ہم ہر وقت کرتے رہتے ہیں۔ ان حسیات کو کسی فرد یا چیزوں/ واقعہ وغیرہ کے بغور مطالعہ کے ذریعے سے حاصل شدہ درست اور قابل اعتبار معلومات حاصل کرنے کے عمل کو مشاہدہ کہتے ہیں۔ جانچنے سے عمل کا اہم ذریعہ مشاہدہ بھی ہے۔ مشاہدہ سے مراد کسی طالب علم کو بغور دیکھنا

ہے۔مشاہدہ رویے میں آنے والی تبدیلی جانچنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔مشاہدہ کئی لحاظ سے جائزے کے عمل کو سہل اور مفید بناتا ہے۔مشاہدہ کلاس روم کے اندر اور باہر کیا جا سکتا ہے۔کلاس روم میں مشاہدہ طالب علم کی کارکردگی جاننے کے لیے کیا جاتا ہے۔یعنی یہ طالب علم کس حد تک پڑھائی میں دلچسپی لے رہا ہے۔اس کی توجہ کلاس روم کی طرف ہے یا وہ کسی پریشانی یا بے توجہی کا شکار ہے۔جب کہ کلاس روم سے باہر طالب علم کے جذباتی،معاشرتی رویوں کو جانچنے کے لیے مشاہدہ انتہائی اہم آلہ ہے۔

مشاہدہ کی خوبیاں

مشاہدہ معلم کے لیے جائزے کا اہم آلہ ہے اور اس کے درج ذیل فوائد ہیں۔

1- جائزے کا یہ عمل انتہائی سستا ہے۔

2- یہ عمل انتہائی تیز اور بروقت ہے۔

3- طالب علم کو احساس رہتا ہے کہ کوئی مسلسل اس کو دیکھ رہا ہے اور اس کی کارکردگی کو جانچ رہا ہے۔

4- معلم کی دیکھنے اور پرکھنے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے۔

5- کلاس روم میں طلبہ مختلف صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں۔مشاہدہ کی مدد سے معلم کلاس روم میں نظم وضبط قائم رکھ سکتا ہے۔

6- مشاہدہ کی مدد سے معلم کسی طالب علم کے بارے میں رائے قائم کرسکتا ہے کہ عام زندگی میں مختلف حالات کے دوران یہ طالب علم کیسا رویہ ظاہر کرے گا۔

مشاہدہ کی خامیاں

1- معلم کو مشاہدہ کی صلاحیت کو درست استعمال کرنے کے طریقے سیکھنے چاہیں اور نہ مشاہدہ نامکمل ہوگا۔

2- مشاہدہ چونکہ ظاہری حالت یا صورت حال کا ہوتا ہے لہذا اس میں طالب علم کا اندرونی رویہ یا رجحان چھپا رہ سکتا ہے۔

3- مشاہدہ قدرتی ماحول میں کیا جانا چاہیے تا کہ طالب علم کے بارے میں حاصل شدہ معلومات درست اور قابل اعتبار ہوں۔

4- معلم کی ذاتی پسند اور ناپسند مشاہدہ پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔

1.4- انٹرویو(Interview)

انٹرویو کسی بھی فرد سے معلومات حاصل کرنے کا روایتی طریقہ ہے۔اس عمل میں فرد سے مسلسل سوالات کر کے

مطلوبہ معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ غیر رسمی طریقہ تعلیم میں معلم کے لیے انٹرویو کا جانا اور اس کو استعمال کرنا انتہائی اہم ہے۔ انٹرویو کا مقصد ایسی معلومات اکٹھی کرنا ہوتا ہے جو ماضی میں واقعات رونما ہو چکے ہوتے ہیں۔ انٹرویو میں سوالات کئی طرح کے ہو سکتے ہیں۔ جن میں بنیادی معلومات سے لے کر فرد کی شخصیت کے پوشیدہ پہلوؤں سے آ گاہی تک شامل ہے۔ بنیادی معلومات حاصل کرنے کے لیے درج ذیل سوالات کئے جاسکتے ہیں، مثلاً

1- آپ کے کتنے بہن بھائی ہیں؟
2- آپ گھر میں کیا کیا کام کرتے ہیں؟
3- آپ کو گھر میں سب سے اچھا کون لگتا ہے؟
4- آپ کا پسندیدہ مضمون کون سا ہے؟

انٹرویو کے سلسلہ میں طالب علم کی شخصیت سے آ گاہی والے سوالات درج ذیل ہیں۔

1- آپ تعلیم کیوں حاصل کرنا چاہتے ہیں؟
2- آپ تعلیم حاصل کر کے معاشرے میں کیا تبدیلی لانا چاہتے ہیں؟
3- آپ کا پسندیدہ مضمون اسلامیات کیوں ہے؟

انٹرویو کی خصوصیات

1- انٹرویو جائزے سے عمل میں آسانی پیدا کرتا ہے۔
2- انٹرویو سے شخصیت کے پوشیدہ پہلو سامنے آتے ہیں۔
3- انٹرویو سے طلبہ کی خامیوں کی وجوہات تلاش کرنے میں مدد ملتی ہے۔

انٹرویو کی خامیاں

1- انٹرویو محنت طلب کام ہے۔
2- انٹرویو کے لیے سوالات انتہائی احتیاط سے بنانے چاہیں تاکہ مطلوبہ معلومات اکٹھی کی جاسکیں۔
3- انٹرویو سے جائزے کے عمل کے لیے بہت زیادہ وقت درکار رہوتا ہے۔
4- معلم کی تربیت ہونی چاہیے کہ وہ صحیح طریقہ سے نہ صرف انٹرویو کر سکے بلکہ اس سے صحیح نتائج اخذ بھی کر سکے۔
5- Anecdotal ریکارڈ کا بنیادی مقصد طالب علم کی معاشرتی و جذباتی نشونما ریکارڈ کرنا ہے۔ اس ریکارڈ کی

خاصیت یہ ہے کہ یہ ایک لمبے عرصے تک طالب علم کے بارے میں اکٹھا کیا جاتا ہے۔اور یوں معلم اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ طالب علم میں وقت کے ساتھ ساتھ ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں جان سکتا ہے۔ جانچنے کا یہ طریقہ تمام بیان کیے گئے طریقوں سے جدید مانا جاتا ہے۔

1.5- روایت پر مبنی ریکارڈ کی خوبیاں

-1 معلم والدین کے ساتھ ملاقات میں طالب علم کی شخصیت کے کئی پہلوز پر بحث لاسکتا ہے۔

-2 معلم طالب علم میں ہونے والی معاشرتی وجذباتی تبدیلیوں کو سمجھ سکتا ہے۔

-3 معلم کے اندر مشاہدہ کی قوت بڑھتی ہے۔

-4 حاصل شدہ معلومات کی مدد سے طالب علم کو پیشہ منتخب کرنے میں راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

روایت پر مبنی ریکارڈ کی خامیاں

-1 یہ انتہائی محنت طلب کام ہے

-2 معلم کو ریکارڈ لکھنے کی مسلسل پریکٹس کرنی پڑتی ہے۔

-3 واقعہ کے فوراً بعد ریکارڈ تیار کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ معلم اپنے تاثرات کا درست اندراج کرسکے۔

1.6- پورٹ فولیو (PORTFOLIO)

پورٹ فولیو کو بچوں کی کارکردگی کے جائزے کا جدید طریقہ مانا جاتا ہے۔ جانچنے کا یہ طریقہ کار 1990 میں استعمال ہونا شروع ہوا۔ پورٹ فولیو میں طلبہ کے بارے میں مختلف معلومات کو وقفے وقفے سے جمع کیا جاتا ہے۔ یہ معلومات ٹیسٹ، مشاہدہ اور دوسرے ذرائع سے حاصل کی جاتی ہیں۔ دوسرے الفاظ میں پورٹ فولیو کسی بھی طالب علم کے بارے میں کئی ذرائع سے حاصل شدہ معلومات کا مجموعہ ہے جو معلم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اکٹھا کرتا رہتا ہے اور بوقت ضرورت طالب علم کی کارکردگی میں اتار چڑھاؤ کو صحیح طریقے سے جانچا جاسکتا ہے۔

غیر رسمی طریقہ تعلیم میں جبکہ معلم کے پاس مختلف صلاحیتوں کے بچے ہوتے ہیں، پورٹ فولیو ایک اہم ذریعہ ہے جس کے ذریعے وہ طلبہ کی تعلیمی حالت جان سکتا ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ مختلف طریقہ ہائے تدریس استعمال کرسکتا ہے۔ عزیز طلبہ! آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہاں ہم آپ کو معلم کے تیار شدہ پورٹ فولیو کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ معلم روزانہ،

ہفتہ وار یا مہینے کی بنیاد پر طلبہ کا پورٹ فولیو اپ ٹو ڈیٹ کرتا رہتا ہے۔ پورٹ فولیو میں درج ذیل چیزیں رکھی جاسکتی ہیں:

-1 والدین/اساتذہ کی طرف سے کی گئی رائے کا اظہار

-2 اچھے نمبروں والے ٹیسٹ

-3 شاعری (طلبہ کی طرف سے کی گئی ہو)

-4 تحریری کاوش (کوئی کہانی، خط یا مضمون)

-5 طلبہ سے لیے گئے انٹرویوز

-6 پوسٹرز

-7 ڈرائنگ

-8 طلبہ کے بارے میں معلم کے طرف سے اہم پہلوؤں کی نشاندہی

پورٹ فولیو کی خوبیاں

پورٹ فولیو کی کئی خوبیاں ہیں اور معلم وقتاً فوقتاً ان سے مستفید ہوسکتا ہے۔

-1 پورٹ فولیو کی مدد سے طالب علم کی کارکردگی کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور اس ریکارڈ کی مدد سے اس کی اگلے درجہ میں ترقی ممکن ہوسکتی ہے۔

-2 طلبہ میں موجود خوبیوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔

-3 طلبہ میں موجود خوابیدہ صلاحیتوں کا پتہ چلتا ہے۔

-4 طلبہ کی مرحلہ وار ترقی پر نظر رکھی جاسکتی ہے۔

-5 طلبہ کے اندر تخلیقی کاوش کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

-6 طلبہ کے اندر مختلف مہارتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جو تعلیمی عمل میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔

پورٹ فولیو کی خامیاں

پورٹ فولیو کی کچھ خامیاں بھی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

-1 پورٹ فولیو کو بنانے کے لیے معلم کو تربیت دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

-2 پورٹ فولیو بنانا بڑا مشکل اور محنت طلب کام ہے۔

3- معلم کے لیے انتہائی مشکل اور مشقت طلب سرگرمی ہے کہ کون سا مواد شامل کرنا ہے اور کون سا نہیں۔

4- پورٹ فولیو بنانے کے لیے وقت اور رقم ذرائع درکار ہوتے ہیں۔

1.7- اہم نکات

1- جائزے کے مختلف آلات ہیں جو معلم اپنی کلاس میں استعمال کرتا ہے۔

2- ٹیسٹ، چیک لسٹ، مشاہدہ، پورٹ فولیو اور انٹرویو چند اہم جائزے کے آلات ہیں۔

3- معلم اپنے تجربہ ضرورت اور طالب علم کی عمر وصلاحیت کے مطابق جائزے (آلات) کا استعمال کر سکتا ہے۔

4- ٹیسٹ دنیا میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والا جائزے کا آلہ ہے۔

5- روایت پر مبنی ریکارڈ طالب علم کی معاشرتی وجذباتی نشوونما پر مشتمل ہوتا ہے۔

6- مشاہدہ جائزے کا تیز اور سستا آلہ ہے۔

7- انٹرویو کی مدد سے طالب علم کے پوشیدہ اور خوابیدہ صلاحیتوں سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

8- چیک لسٹ کی مدد سے طالب علم میں وقت کے ساتھ تبدیلی کو جانچا جا سکتا ہے۔

1.8- خود آزمائی

1- جائزے کے مختلف آلات کے نام لکھیں۔

2- انٹرویو کی خوبیاں بیان کریں۔

3- چیک لسٹ کس طرح جائزے کے عمل میں کارآمد ہے۔ مثال سے واضح کریں۔

4- پورٹ فولیو اور مشاہدہ کی تعریف کریں۔

1.9- جوابات

جوابات یونٹ کے متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

یونٹ نمبر 8

آزمائش کی تیاری اور اطلاق

(TEST PREPARATION AND APPLICATION)

تحریر: ڈاکٹر ظفر اقبال لِلّٰہ
نظرِ ثانی: ڈاکٹر شیر زمان

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
	یونٹ کا تعارف	103
	یونٹ کے مقاصد	103
-1	آزمائش کی تیاری اور اطلاق	104
1.1	آزمائش اور تخمین کے بنیادی عوامل	104
1.2	آزمائش اور تخمین کے مقاصد	104
1.2.1	تدریس سے قبل آزمائش اور تخمین	105
1.2.2	تدریس کے دوران آزمائش اور تخمین	105
1.23	تدریس کے بعد آزمائش اور تخمین	105
1.3	تخصیصی جدول کا تصور	106
1.3.1	تخصیصی جدول کی تیاری	106
1.3.2	تدریسی مقاصد کی فہرست تیار کرنا	106
1.3.3	تدریسی مواد کی فہرست	107
1.3.4	دورویہ چارٹ تشکیل کرنا	108
1.4	آزمائش کے اطلاق پر اثر انداز ہونے والے عوامل	115
1.4.1	طبعی سہولتیں	115
1.4.2	نفسیاتی ضرورتیں	115
1.5	اہم نکات	117
1.6	حوالہ جات	118

یونٹ کا تعارف

آزمائش اور تخمین طلبہ کے تعلم کا جائزہ لینے کے لیے بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔لیکن یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آزمائش کیسے تیار کی جائے کہ وہ طلبا کی صحیح صحیح تخمین کر سکے۔ بلاشبہ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مناسب تیاری اور منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔سب سے پہلے اس بات کا تعین کرنا ضروری ہے کہ کس چیز کی پیائش کرنی ہے۔ پھر اس کے لیے مناسب آزمائش کا انتخاب کرنا جو اس کی پوری طرح پیائش کرے۔ اس سلسلے میں ضروری ہے کہ ان تمام تعلیمی اہداف کی تخصیص کی جائے۔جن کی تخمین کرنی ہے۔ پھر ان میں سے نمایاں عنوانات پر مشتمل ایسی آزمائش تیار کی جائے جو طلبہ کے تعلم کو جانچنے کے لیے مناسب اور قابل اعتماد نتائج مہیا کر سکے۔اسی صورت میں ہم صحیح تخمین کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ باب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

یونٹ کے مقاصد

اس باب کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ

1- آزمائش اور تخمین کے بنیادی عوامل کے بارے میں جان سکیں۔
2- آزمائش اور تخمین کے مقاصد کے بارے میں آگاہ ہوسکیں۔
3- ایک اچھی آزمائش تیار کرنے کے عمل کو جان سکیں۔
4- تخصیصی جدول کے تصور سے آگاہ ہوسکیں۔
5- تخصیصی جدول تیار کر سکیں۔
6- آزمائش کے اطلاق میں اثر انداز ہونے والے عوامل کے بارے میں جان سکیں۔

1- آزمائش کی تیاری اوراطلاق

1.1- آزمائش اور تخمین کے بنیادی عوامل

ایک اچھی اور موزوں تخمین کے لیے ضروری ہے کہ آزمائش کی تیاری مناسب اور بھرپور طریقے سے کی جائے ورنہ طلبا کے تعلم کو صحیح جانچنے میں دشواری ہوگی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ آزمائش اور تخمین کے لیے درکار بنیادی اقدامات کا ذکر کیا جائے، جو کہ درج ذیل ہیں:

1- پیمائش کے مقصد کا تعین کرنا
2- تخصیص کا جدول تیار کرنا
3- موزوں تخمین سے عمل کا انتخاب
4- موزوں تخمین سے عمل کی تیاری
5- تخمین کے اجزاء کو اکٹھا کرنا
6- تخمین کا اطلاق
7- تخمین کا جائزہ لینا
8- نتائج کا استعمال

سرگرمی

فرض کریں آپ کو ایک تدریسی مرکز کے لیے استاد کی ضرورت ہے۔ آپ تخمین کے ان اقدامات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک استاد کے انتخاب کے لیے آزمائش تیار کریں۔

1.2- آزمائش اور تخمین کے مقصد

آزمائش اور تخمین کا اطلاق مختلف مقامات پر کیا جاتا ہے ان کا مقصد ان کے استعمال کے موقع اور مقام کے حوالے سے متعین کیا جاتا ہے۔ اس کی درج ذیل تین صورتیں ہیں:

1- تدریس سے قبل آزمائش اور تخمین

-2 تدریس کے دوران آزمائش اور تخمین

-3 تدریس کے بعد آزمائش اور تخمین

1.2.1 تدریس سے قبل آزمائش اور تخمین

تدریس سے قبل آزمائش کے ذریعے تخمین کا اندازہ لگانے کے لیے کہ طالب علم اس سبق کے لئے ضروری مہارتیں رکھتا ہے یا نہیں کیونکہ کسی خاص سبق کے لیے کچھ ضروری بنیادی مہارتیں درکار ہوتی ہیں جب تک ان مہارتوں کے بارے میں علم نہ ہو تدریس موثر نہ ہوگی۔اس آزمائش کے ذریعے طالبعلم پڑھنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اور استاد کو سبق کے آغاز کا تعین کرنے میں آسانی ہوتی ہے تاکہ معلوم ہو سکے اس سے قبل طلبہ کیا تعلیمی مقاصد حاصل کر چکے ہیں اور مزید مقاصد کے حصول میں کیا کرنا باقی ہے جس کی تدریس کی جائے۔

سرگرمی

درسی کتاب اردو سے کوئی سبق منتخب کریں اور اس سبق کے متعلق طلبہ کے علم کی جانچ کے لیے ایک آزمائش تیار کریں جو آزمائش کے تمام اصولوں کو بروئے کار لائے۔

1.2.2 تدریس کے دوران آزمائش اور تخمین

تدریس کے دوران آزمائش اور تخمین لگانا اساتذہ اور طلبہ دونوں کے لیے بہت معاون ہے۔اس سے طلبہ کے سیکھنے کی رفتار کو دیکھنے میں مدد ملتی ہے۔مزید براں سیکھنے کے عمل میں حائل رکاوٹوں کا پتہ چلتا ہے۔ان کی بنیاد پر اساتذہ کو اپنے طریقہ تدریس کے بارے میں معلوم ہوتا ہے اور وہ بچوں کی ضرورت کے مطابق اس کو تبدیل کر سکتا ہے۔ان آزمائشوں کو تشکیلی آزمائش کا نام دیا جاتا ہے۔سرگرمی: آپ بطور استاد غیر رسمی تعلیم کے دوران تشکیلی آزمائش کن چیزوں کو بنیاد بنا کر تیار کریں گے، ان کی فہرست بنائیں اور ان چیزوں کو آزمائش میں زیر غور لانے کی وجہ بھی بیان کریں۔

1.2.3 تدریس کے بعد آزمائش اور تخمین

تدریس کے بعد طلبہ کے تعلم کو جانچنے کے لیے یہ تخمین کی جاتی ہے۔تاکہ معلوم ہو سکے کہ کس قدر مقاصد کا حصول ممکن ہو سکا ہے۔یہ مجموعی آزمائش بھی کہلاتی ہے۔اس آزمائش کے کئی ایک مقاصد ہیں جن میں طلبہ کو ان کے تعلیم کے بارے میں معلومات دینا، تدریس کو جانچنا اور نمبر کی صورت میں پیمائش اور گریڈنگ کرنا۔

1.3- تخصیصی جدول کا تصور

تدریسی عمل کے بعد تعلم کو جانچنے کے لیے ضروری ہے کہ آزمائش ان تمام عوامل کو پوری طرح اپنے اندر جگہ دے جن پر تدریس کی بنیاد ہوتا کہ تدریس کے مقاصد کے حصول کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ اس مقصد کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ تخصیصی جدول تیار کیا جائے۔ جو آزمائش کے مختلف اجزا کے انتخاب میں معاون ہوتا ہے۔ اس کو دورویہ چارٹ اور خاکہ بھی کہتے ہیں۔ اس خاکہ میں ایک طرف مقاصد کا اندراج کیا جاتا ہے پھر ان مقاصد کے لیے ضروری مہارتوں پر مشتمل آزمائش تیار کی جاتی ہے۔ آزمائش میں اجزاء کی تعداد ان مقاصد کی روشنی میں طے کی جاتی ہے۔ اس قدر اجزا آزمائش میں شامل کئے جاتے ہیں جو اس آزمائش کے مقصد کو پورا کر سکیں۔

1.3.1 تخصیصی جدول کی تیاری

تدریس کے بعد طلبا کے تعلم کی تخمین کا اندازہ لگانے کے لیے موزوں آزمائش کا انتخاب کرنا انتہائی ضروری عمل ہے۔ اس سلسلہ میں تخصیصی جدول کی تیاری ہمیں آزمائش میں اجزاء کی تعداد اور تخمین کے عوامل میں رہنمائی بہم پہنچاتی ہے۔ جب ہم کسی خاص مقصد کے لیے ایک آزمائش تیار کر رہے ہوتے ہیں تو سب سے پہلے اس میں موجود خصوصی عوامل کی فہرست تیار کرتے ہیں۔ اور پھر ایک رویے کو ناپنے کے لیے آزمائش میں مختلف اجزا شامل کئے جاتے ہیں۔ کچھ رویوں کو ناپنے کے لیے زیادہ تفصیلا تخصیص کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے جو ترکیب استعمال کی جاتی ہے اس کو دورویہ چارٹ یا خاکہ کا نام دیا جاتا ہے۔

تخصیصی جدول کی تیاری میں تین چیزیں بہت اہمیت کی حامل ہیں:

1- تدریسی مقاصد کی فہرست تیار کرنا
2- تدریسی مواد کی فہرست
3- دورویہ چارٹ تشکیل کرنا۔

1.3.2 تدریسی مقاصد کی فہرست تیار کرنا

تدریسی مقاصد کی وضاحت ہم ایک مثال کی مدد سے کرتے ہیں۔

فرض کریں کہ ہم بچوں کو موسم کے بارے میں پڑھانا چاہتے ہیں وہ سب سے پہلے مقاصد کا تعین کریں گے جن کی

بدولت ہم موسم کے بارے میں ان کو پڑھانا چاہتے ہیں۔اس کے لیے ہمیں بچوں کی کلاس اور عمر کے مطابق اپنے مقاصد تحریر کرنے ہوں گے۔جیسا کہ گریڈ 2 گریڈ 3، گریڈ 1 اور گریڈ 5 کے بچوں کو موسم کے بارے میں تدریس کے وقت ہمارے مقاصد مختلف ہوں گے اور انہی کی بدولت ہم مواد کی گہرائی کا تعین کریں گے۔بنیادی کلاسوں میں ابتدائی تصورات شامل ہوں گے اور جوں جوں کلاسوں کا درجہ بڑا ہوتا جائے گا زیادہ پیچیدہ مقاصد اور مواد کو شامل نصاب کیا جائے گا۔

سبق موسم کے تدریسی مقاصد

1- بنیادی اصطلاحات کا علم

2- موسم کی مختلف علامات جاننا

3- موسم کے بارے میں مخصوص حقائق کا علم

4- موسم کی تبدیلی میں اثر انداز ہونے والے عوامل

5- موسم کو نقشے کی مدد سے پڑھنے کی صلاحیت

1.3.3 تدریسی مواد کی فہرست تیار کرنا

تخصیصی جدول تیار کرنے میں دوسرا اہم قدم تدریسی مواد کی فہرست تیار کرنا ہے۔تدریسی مقاصد میں طلبہ سے متوقع اہداف کے لیے مختلف اقسام کی عملی چیزوں کے بارے میں تفصیل دی جاتی ہے۔

تدریسی مواد اس مقام کا تعین کرتا ہے جس میں کوئی عملی صورت دکھائی جائے گی۔جس میں ان رویوں کے بارے میں تدریس شامل ہوگی۔اس مواد کی فہرست میں شامل عنوانات کا پوری طرح احاطہ کرنا لازمی ہے۔اوپر دی گئی مثال کو ہی آگے پڑھاتے ہوئے موسم کے یونٹ کے لیے عنوانات کی لسٹ نیچے دی گئی ہے جس پر تخمین کے لیے آزمائش بنائی جائے گی۔

یونٹ موسم کے بارے میں عنوانات کی فہرست

1- ہوا کا دباؤ

2- ہوا کا درجہ حرارت

3- نمی اور حبس

4- ہوا کا دباؤ اور سمت

5- بادلوں کی اقسام

1.3.4 دورویہ چارٹ تشکیل کرنا

جدول کی تیاری میں اگلا قدم تدریسی مقاصد کو تدریسی مواد سے ملاتا ہے تاکہ آزمائش میں شامل اجزا ہماری تخمین کے عمل کے مطابق ہو۔ایک جدول نیچے دیا گیا ہے جس کی مدد سے اس کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ جدول واضح کرتا ہے کہ کسی خاص مقصد کے لیے کتنے اجزا آزمائش شامل کئے گئے ہیں اس کے لیے مجموعی طور پر آزمائش میں کسی خاص مقصد کے لیے شامل اجزاء کا پتہ چلتا ہے۔اس میں آزمائش کے ذریعے صرف وہ مقاصد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔جن کی پیمائش ممکن ہو سکے۔ مثلاً موسم کو نقشہ کے ذریعے ظاہر کرنا اس کو سوال کے ذریعے جانچنا مشکل ہے۔تو ہمیں اس چیز کا خیال رکھنا پڑے گا کہ آزمائش میں ہر اس طرح کے اجزاء شامل کئے ہیں جو تمام مقاصد کو پوری طرح پورا کر سکیں۔ ہماری آزمائش صحیح تخمین کر سکے گی۔

اس جدول کی تیاری درج ذیل اقدامات کی مدد سے کی گئی ہے۔

1- جدول کے اوپر والے حصہ میں عام تدریسی مقاصد کی فہرست

2- جدول کے بائیں طرف مواد کے اہم عنوانات کی فہرست

3- اس بات کا تعین کرنا کہ آزمائش میں شامل اجزاء ہر مقصد اور مواد کے لیے موجود ہوں۔

سائنس کی جماعت کے لیے یونٹ موسم پر جدول

	جاننا			سمجھنا	اطلاق کرنا		
مواد	بنیادی اصطلاح	موسم کی علامات	خاص حقائق	موسم کی تبدیلی میں ہر عضو کا اثر	موسم کے نقشے	کل اجزاء	اجزاء کی فی صد
ہوا کا دباؤ	1	1	1	3	3	9	15
ہوا	1	1	1	10	2	15	25
درجہ حرارت	1	1	1	4	2	9	15
حبس اور نمی	1	1	1	7	5	15	25
بادل	2	2	2	6		12	20
اجزاء کی تعداد	6	6	6	30	12	60	
فی صد اجزاء	10	10	10	50	20		100

اس جدول میں دی گئی آخری قطار ظاہر کرتی ہے کہ اس آزمائش میں دس فی صد اجزاء بنیادی اصطلاحات کے بارے میں علم کی پیمائش کرنے کے لیے ہیں۔ دس فی صد موسم کی علامات کے بارے میں ہیں دس فی صد مخصوص حقائق جبکہ پچاس فی صد موسم پر اثر انداز ہونے والے عوامل کو جاننے کے لیے ہیں۔ 20% میں فیصد موسم کے بارے میں نقشوں کے متعلق ہیں جبکہ 15 فی صد ہوا کے دباؤ کے بارے میں۔ 25 فی صد ہوا کے بارے میں۔ اور اس طرح اس پورے کالم میں نیچے تک تفصیل دی گئی ہے۔

بالخصوص یہ فی صدی پر مقصد اور مواد کو بنیاد بنا کر سب سے پہلے دی جاتی ہے۔ اس طرح کسی خاص مواد کے لیے کل اجزاء کی تعداد کا تعین پھر کیا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر یہ آزمائش ساٹھ (60) اجزاء پر مشتمل ہے۔ 6 اجزا 10 فی صد) بنیادی اصطلاحات کا علم جاننے کے لیے اور (9 اجزاء) 15 فی صد ہوا کے دباؤ کے بارے میں ہیں۔ اس طرح کل اجزاء کی تصاویر کالم کے نیچے اور قطار کے دائیں طرف جمع کی جاتی ہے۔

یہ تعداد پھر ہر سیل میں اجزاء کے نمبروں کا تعین کرنے میں رہنمائی کرتی ہے۔ کوئی سیل خالی بھی رہ سکتا ہے اور کسی سیل میں ایک سے زیادہ اجزاء بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ اس چیز کا تعین تدریسی مقاصد پر ہوتا ہے کیونکہ دورانِ تدریس ان مقاصد پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس میں سے زیادہ اجزاء شامل کیے جائیں گے۔ اس طرح سے جدول آزمائش کے تیار کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ ہر سیل میں دی گئی تفصیل سے آزمائش تھوڑی بہت تبدیل ہو سکتی ہے۔ لیکن ہر قطار اور کالم میں دی گئی تعداد اس کی مجموعی تعداد کے برابر ہونی چاہیے۔ جدول میں اجزا کی آزمائش کی شمولیت کو تدریسی کے دوران مواد کو دی گئی اہمیت کا حامل ہونا چاہیے۔ جن مقاصد کو اساتذہ نے زیادہ اہمیت دی ان پر زیادہ اجزاء آزمائش میں شامل کرنے چاہیں۔ یہ محض کمرہ جماعت کی تخمین کے لیے نہیں بلکہ ہر طرح کی آزمائش تیار کرنے کے لیے مدنظر رکھنا چاہیے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ آزمائش میں شامل اجزاء تدریسی مقاصد کی فہرست سے مطابقت رکھتے ہوں جب ایک دفعہ جدول تیار ہو جاتا ہے۔ تو آزمائش تیار کرنا انتہائی آسان ہو جاتی ہے اور اس طرح طلبہ کے تعلیم کو جانچنے کی صحیح آزمائش بھی مل جاتی ہے۔

سرگرمی: غیر رسمی نظام تعلیم میں ایک مدرس کی حیثیت سے کسی آزمائش کو بنانے کے لیے جماعت کا کوئی مضمون منتخب کریں اور اس کے لیے تخصیصی جدول تیار کریں۔ اس جدول میں اوپر دیئے گئے تمام نکات کا خیال رکھیں۔

Rawson and Dunlosky (2011) کے مطابق ٹیسٹ دو زبان سکھانے اور سیکھنے کا ایک سب سے مفید آلہ ٹیسٹ تحقیق میں ۔تعلیم میں، یہ تعلیمی پروگراموں کے تناظر میں فیصلے (b) تعلیم میں اور (a): عام سیاق وسباق کی بنیاد پر اہم ہیں کرنے کے لیے معلومات کے ذرائع کے طور پر ہوسکتا ہے۔اور تحقیق میں یہ ان صلاحیتوں یا صفات کے اشارے کے طور پر ہوسکتا ہے جو زبان، زبان کے حصول، زبان کی تعلیم پر تحقیق میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ تعلیمی پروگراموں میں، ٹیسٹوں کا استعمال تین مفروضوں پر مبنی ہوتا ہے (ا) تعلیمی نتائج سے متعلق معلومات مؤثر رسمی تعلیم کے لیے ضروری ہیں: کسی بھی تعلیمی پروگرام کی مسلسل تاثیر کے لیے جوابدہی اور تاثرات ضروری طریقہ کار ہیں (ب) پروگرام میں مناسب تبدیلیوں کے پروگرام کے تعلیمی نتائج قابل پیمائش ہیں۔ یہ (c) ذریعے سیکھنے اور تدریس کو بہتر بنانے کا امکان ہے۔اور مفروضے ظاہر کرتے ہیں کہ زبان کی تعلیم اور سیکھنے کے عمل میں زبان کے ٹیسٹ اہم ہیں۔ یہ سچ ہے کہ بہترین ٹیسٹ غلط اور ناقابل اعتبار نتائج دے سکتا ہے اگر اس کا اچھی طرح سے انتظام نہ کیا جائے۔لہذا، زبان کی جانچ میں ٹیسٹ کا انتظام ایک ہے۔ دوسرے لفظوں میں امتحان کا انتظام کرتے وقت اساتذہ کو سیکھنے والوں کو اچھی کارکردگی کا موقع دینا چاہیے۔

Bachman and Palmer (1996) کے مطابق ''امتحان کے پروگرام کے لیے جانچ کے انتظامی طریقہ کار کو تیار کیا جاتا ہے'' تاکہ پیمائش کی غلطی کو کم کرنے اور منصفانہ، درست اور قابل اعتماد تشخیص کے امکانات کو بڑھایا جا سکے۔

اہم عمل

1980 کی دہائی میں، زبان کے تفتیش کاروں اور اسکالرز نے عملی مقاصد کے لیے اعلیٰ معیار کے ٹیسٹ تیار کرنے کو زیادہ ترجیح دی جس میں متعدد منطقی مراحل شامل ہیں۔ یہ مراحل ٹیسٹ ڈیزائن اور آئٹم رائٹنگ کے ساتھ شروع ہوتے ہیں اور پھر انتظامیہ اور نتائج کی اطلاع دینے سے گزرتے ہیں۔اس تشخیصی دور کا آخری مرحلہ تشخیص کا مرحلہ ہے۔تمام قسم کے ٹیسٹوں کے لیے ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن ضروری ہے، اور یہ نہیں سمجھا جانا چاہیے کہ یہ طریقہ کار متعدد ٹیسٹوں کے لیے کیا جانا چاہیے۔فلچر اور ڈیوڈسن (2007) کے مطابق، جب ٹیسٹنگ ایڈمنسٹریشن کے عمل کو ٹیسٹنگ متعلق متن میں تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے، تو صرف ڈیلیوری سسٹم پر تشویش ہوتی ہے جو عام طور پر ٹیسٹ لینے کے عمل یا جسمانی ماحول سے منسلک ہوتا ہے (بچ مین 1990؛ بچ مین اینڈ پالمر، 1996)۔ ہیوز (1989) کے مطابق، ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن ایک فرد یا افراد کے ایک گروپ کو ٹیسٹ دینے اور

ٹیسٹ کی افادیت کی خصوصیات کا اندازہ لگانے اور ٹیسٹ لینے والوں کی صلاحیتوں کے بارے میں اندازہ لگانے کے لیے تجرباتی معلومات جمع کرنے کے لیے مختلف طریقہ کار ہیں۔ فلچر (2010) کے نظریہ کی بنیاد پر، صحیح ٹیسٹ ایڈمنسٹریشن حاصل کرنے میں دو مسائل شامل ہیں جیسے (ا) پہلا ان پیچیدہ حالات کو نقل کر رہا ہے جو ٹیسٹ ڈیزائنرز نے ڈیلیوری کی تفصیلات میں طے کی ہیں۔ یہ وہ شرائط ہیں جن کے تحت ٹیسٹ کو اصل میں پائلٹ اور فیلڈ ٹیسٹ کیا گیا تھا (ب) دوسرا مسئلہ اس بات کو یقینی بنا رہا ہے کہ ان شرائط کو تمام ٹیسٹ لینے والوں کے لیے نقل کیا جائے، تاکہ کسی کو بھی ایسی حالت میں ٹیسٹ دینے کا تجربہ نہ ہو جو فوائد یا نقصانات فراہم کرتا ہو۔

ٹیسٹ کے بہتر انتظام کے لیے، غیر متعلقہ غیر متعلقہ متغیرات کو کنٹرول کرنا فلچر (2010) ان متغیرات کو محض کسی بھی ایسے عوامل کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے جو ٹیسٹ کے اسکور کو متاثر کرتے ہیں جن کا تعلق اس سے نہیں ہے کہ ٹیسٹ کس چیز کی پیمائش کرنا ہے۔ بیرونی متغیرات (1961) کے بارے میں کیرول کے نظریہ کے مطابق، کچھ طریقوں سے، ایک اچھا امتحان ایک تجربے کی طرح ہے، اس معنی میں کہ اسے تغیر کے تمام خارجی ذرائع کو ختم کرنا یا کم از کم مستقل رکھنا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ٹیسٹ علم یا مہارت میں صرف اس مخصوص قسم کے تغیرات کی عکاسی کریں جس میں ہم اس وقت دلچسپی رکھتے ہیں۔ ایڈمنسٹریٹنگ ٹیسٹ میں، اخراج کو تغیر کے مکمل خارجی ذرائع سے انجام نہیں دیا جا سکتا، کیونکہ تمام متغیرات کو کنٹرول کرنا آسان نہیں ہے (فلچر، 2010)۔ اس طریقہ کار کے بجائے، ان کو مستقل رکھنا مددگار رہے۔ یہ امتحان لینے والوں کے لیے اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے امکانات بڑھاتا ہے، یا دہی کے مواقع کو کم کرتا ہے۔ لانے کے امکانات کو بڑھاتا ہے، اور خلفشار یا دھوکہ دہی کے مواقع کو کم کرتا ہے۔

کسی بھی کلاس روم ٹیسٹ کے انتظام میں سب سے نمایاں اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ تمام ٹیسٹ لینے والوں کو یکساں موقع دیا جانا چاہیے کہ وہ اپنے سیکھنے کے نتائج کے منصوبہ بند یا مطلوبہ حصول کی نشاندہی کریں۔ یہ اس نفسیاتی اور جسمانی ماحول کی نشاندہی کرتا ہے جس میں ٹیسٹ ہو رہا ہے ٹیسٹ کے نتائج کے حصول کو تیز کرنے کے لیے ٹیسٹ لینے والے کے لیے مددگار رہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ، وہ عوامل جو پیمائش کی درستگی میں مداخلت کر سکتے ہیں ان کی نگرانی کی جانی چاہیے۔ اگرچہ، امتحان کی کارکردگی پر ماحولیاتی اور جسمانی حالات کے اثرات سے متعلق شواہد حوصلہ افزا ہیں، امتحان لینے والوں کو زیادہ سے زیادہ پرسکون ہونا چاہیے اور خلفشار کو کم سے کم یا دور کیا جانا چاہیے۔ اگرچہ جانچ کے دوران خلفشار سیکھنے والوں کے اسکور پر

بہت کم اثر کے لیے جانا جاتا ہے، لیکن ان کا خاص طور پر چھوٹے بچوں پر سنگین اثر پڑ سکتا ہے۔ ایک اور اصول امتحان کے بارے میں مثبت رویوں کے مالک سیکھنے والے ہیں۔ لوگ ممکنہ طور پر کسی بھی کوشش کو بہتر طریقے سے انجام دے سکتے ہیں، جس میں ٹیسٹ لینا شامل ہے، جب وہ مثبت رویہ کے ساتھ تجربے سے رجوع کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے، اساتذہ مسلسل امتحانات کے بارے میں مثبت رویہ پیدا کرنے میں سیکھنے والوں کی مدد کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ سیکھنے والوں کو جب وہ ضرورت سے زیادہ تناؤ کا شکار ہوتے ہیں تو وہ اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کرتے۔ لہذا، کچھ سیکھنے والوں کے درمیان امتحان کی بے چینی کا تجربہ۔ یہ ضروری ہے کہ ٹیسٹ کے منتظمین کافی اہل اور قابل اعتماد افراد ہوں۔ یہ یقینی بنانے کے لیے ہے کہ درست اور قابل اعتماد نتائج حاصل کرنے کے لیے ٹیسٹوں کا صحیح طریقے سے انتظام کیا گیا ہے۔ ٹیسٹ ایڈمنسٹریٹر کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو حاصل کرنے کا سے موقع فراہم کریں تا کہ درست امتحان سامنے آئے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ذکر کیا جانا چاہئے کہ ایک اچھی طرح سے ڈیزائن کیا گیا اور تیار کردہ ٹیسٹ کا انتظام کرنا آسان ہے، اور اس کے برعکس غلط طریقے سے تیار شدہ امتحان کے ساتھ درست ہے۔ یکساں طور پر، یہ سمجھنا بھی اہم ہے کہ ایک کامیاب امتحانی انتظامی مشق ٹیسٹ کی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔ مہریز اینڈ لیہمن (1999) کے مطابق، دھوکہ دہی کا سب سے زیادہ امکان ہے کہ یہ ایک ناقص منصوبہ بند ٹیسٹ میں ہوتا ہے، اس طرح، ٹیسٹ انتظامیہ کے لیے ایک چیلنج ثابت ہوتا ہے۔ تاہم ٹیسٹ کی تیاری سے قطع نظر ایک اچھی ٹیسٹ انتظامیہ سب سے اہم ٹیسٹ سے پہلے کی مدت جانچ کے آلات کی حفاظت جانچ کے عمل میں استعمال ہونے والے تمام ٹیسٹ مواد، چاہے کاغذ ہے۔ اور پنسل ہو یا کمپیوٹر پر مبنی کو محفوظ رکھا جانا چاہیے۔ اس خصوصیت کے نتیجے میں کچھ ٹیسٹ لینے والوں کو ٹیسٹ پہلے ٹیسٹ کے سوالات تک رسائی حاصل ہو سکتی ہے، اس لیے معیار سمیت اور ان کے اسکور کو غلط قرار دیا جا سکتا ہے بے ضابطگیوں اور بے ترتیبی سے بچنے کے لیے، ٹیسٹ کے منتظمین کو، مثال کے طور پر جانچ کے مواد کو بند کمروں یا الماریوں میں رکھنا چاہیے اور جانچ کے عمل میں شامل عملے تک ان مواد تک رسائی کو محدود کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ، ٹیسٹ کی حفاظت ٹیسٹ ڈویلپرز کی جوابدہی ہے تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ٹیسٹ سے سمجھوتہ نہ کیا جائے۔ اپنی حفاظت کو برقرار رکھنے کے لیے ٹیسٹ کے ڈویلپرز کو وقتاً فوقتاً ٹیسٹ کی نئی شکلیں متعارف کرانی چاہئیں ٹیسٹوں کی حفاظت کی بنیاد پر ٹیسٹنگ حکام کو ٹیسٹ کے مواد سمیت کارٹن کھولنے کی کوشش کرنی چاہیے اور مواد کا معائنہ کرنا چاہیے تا کہ یہ واضح ہو سکے کہ ٹیسٹ کی مناسب سطح اور مقدار موصول ہو گئی ہے۔ جانچ کے مواد کے معائنہ کے بعد، انہیں

محفوظ طریقے سے رکھا جانا چاہیے کیونکہ امتحانی مانیٹر غیر اعلانیہ دوروں کے دوران ان مواد کا معائنہ کرہیں تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ مقررہ تاریخ سے پہلے مہروں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کی گئی ہے۔

امتحان کے دوران دورانیہ امتحانات کی تیاری کا مناسب طریقہ مطلوبہ نتائج نہیں دے سکتا اگر ٹیسٹ کے دوران حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے توقع کے مطابق فیصلہ نہ کیا جائے۔ٹیسٹ کے منتظمین یا اداروں کا یہ اہم فرض ہے کہ (1990) Gronlund and Linn طریقے سے سنبھالا جائے۔توقع کے مطابق ٹیسٹنگ کے دوران حالات کامیاب ٹیسٹنگ کو یقینی بنائیں۔ کچھ رہنما خطوط ہیں جن کو دیکھنے کی ضرورت ہے تا کہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ کامیاب ٹیسٹنگ کے لیے ضروری حالات ہیں۔ ہدایات یا وضاحتیں دیتے وقت احتیاط سے مشاہدہ کریں۔ جب ایک ممتحن یہ اعلان کرتا ہے کہ ٹیسٹ کو مکمل کرنے کے لیے پورے تین گھنٹے ہوں گے اور پھر پہلے پندرہ منٹ تک بات کریں گے، تو ٹیسٹ کرنے والے محسوس کرتے ہیں کہ انہیں ٹیسٹ کے وقت سے غیر منصفانہ طور پر محروم رکھا جا رہا ہے۔ مزید برآں، امتحان سے پہلے اسائنمنٹس بنانے، کلاس کو نصیحت کرنے یا اگلا موضوع متعارف کرانے کا وقت نہیں ہوتا۔ دوسری طرف، ٹیسٹ لینے والے ذہنی طور پر ٹیسٹ کے لیے تیار ہوتے ہیں اور کسی بھی چیز کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو ٹیسٹ سے متعلق نہ ہو اس خوف سے کہ یہ سوالات کے جوابات کے لیے درکار معلومات کی واپسی میں رکاوٹ بن جائے گی۔ اس طرح، نیک نیتی کے ریمارکس بہرے کانوں پر پڑتے ہیں اور محض امتحان کے تئیں بے چینی بڑھاتے ہیں اور استاد کے خلاف دشمنی پیدا کرتے ہیں۔ رکاوٹوں سے بچیں۔ بعض اوقات ایک امتحان دہندہ کسی مبہم چیز کی وضاحت کرنے کے لیے کہے اور یہ ایک ہی وقت میں پورے گروپ کے لیے آئٹم کی وضاحت کرنا مؤثر ہوسکتا ہے۔ جہاں ممکن ہو، کمرہ امتحان کے باہر اور اندر دیگر تمام خلفشار کو ختم کر دینا چاہیے۔ چیلنج، تاہم، یہ ہے کہ اکثر نہیں، خلفشار ٹیسٹ کے منتظمین کی پہنچ سے باہر ہیں! انفرادی اشیاء کے بارے میں پوچھنے والے طلباء کو اشارے دینے سے گریز کریں۔ اگر آئٹم مبہم ہے تو اسے پورے گروپ کے لیے واضح کیا جانا چاہیے۔ اگر یہ مبہم نہیں ہے تو اس کا جواب دینے میں شاگرد کی مدد کرنے سے گریز کریں۔ چیلنج یہ ہے کہ بعض اوقات، مدد کی درخواست کرنے والے امتحان دینے والوں کو اشارے دینے سے گریز کرنا خاص طور پر ٹیسٹ کے میدان میں نئے آنے والوں کے لیے مشکل ہوسکتا ہے۔ اس کے باوجود، کچھ سیکھنے والوں کو غیر منصفانہ امداد دینے سے امتحان کے نتائج کی صداقت کم ہوتی ہے اور طبقاتی حوصلے پست ہوتے ہیں۔ دھوکہ دہی کی حوصلہ شکنی کریں۔ جب استاد اور سیکھنے والا اچھا رشتہ ہوتا ہے اور سیکھنے والے ٹیسٹوں کو نقصان دہ کے بجائے مؤثر سمجھتے ہیں، تو

دھوکہ دہی عام طور پر کوئی مسئلہ نہیں ہوتا ہے۔ دیگر حالات کی بنیاد پر، اگر چہ، بیٹھنے کے مخصوص انتظامات اور درست نگرانی کے ذریعے دھوکہ دہی کی حوصلہ شکنی کرنا ضروری ہوسکتا ہے۔ امتحان کے دوران دوسرے امتحان دہندگان سے غیر مجاز مدد حاصل کرنے والے امیدواروں کا امتحان کے نتائج کی درستگی اور کلاس کے کہ صلے پر وہی نقصان دہ اثر پڑتا ہے جیسا کہ استاد کی طرف سے خاص مشورے حاصل کرنے پر ہوتا ہے۔ ہم شاگردوں کی اپنی بہترین کارکردگی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن درست نتائج کے لیے، ان کے سکور کا انحصار ان کی اپنی غیر امدادی کوششوں پر ہونا چاہیے۔

ٹیسٹنگ سیشن کی احتیاط سے پراکٹرنگ، جیسے کہ وقتاً فوقتاً کمرے میں گھومنا اور یہ دیکھنا کہ سیکھنے والے کیسے انجام دے رہے ہیں، دھوکہ دہی سے بچنے کے لیے بھی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ رکاوٹ یہ ہے کہ بہت سے اساتذہ پراکٹرنگ کی تعریف جسمانی طور پر " کمرہ امتحان میں موجودگی" کے طور پر کرتے ہیں موجود ہو جاتے ہیں لیکن اپنا وقت ناول پڑھنے، خط لکھنے یا مارکنگ کرنے اور پہلے ٹیسٹ سکور کرنے میں صرف کرتے ہیں۔ امتحان پر عمل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ سیکھنے والوں کو ٹیسٹ کر رہے ہوں اور کسی کی میز پر مشغول نہ ہوں دھوکہ دہی کی حوصلہ شکنی کا ایک اور طریقہ سیکھنے (Gronlund & Linn, 1990; Mehrens & Lehmann, 1999) والوں کو کسی بھی قسم کے مواصلاتی ٹولز استعمال کرنے سے حوصلہ شکنی کرنا ہے، یا تو اس کمرے میں جہاں ٹیسٹ دیا جا رہا ہے یا زیر نگرانی وقفے پر جیسے باتھ روم کا دورہ بہتر ہوگا اگر طلباء کو پہلے یاد دلایا جائے کہ وہ کسی بھی یوائس کا استعمال نہ کریں بشمول سیلولر ٹیلی فون پیجرز، آڈیو کیسٹ پلیئرز، ریڈیوز، پرسنل ڈیجیٹل اسسٹنٹس، ویڈیو ڈیوائسز، معلقہ ہیڈفون ہیڈسیٹ، مائکروفون یا ایئر پلگ امتحان اس بات کو یقینی بنائیں کہ امتحانی ہال میں کھانا نہ ہو۔ طالب علموں کو کمرہ امتحان میں کھانے کی کوئی بھی چیز لانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے، جب تک کہ یہ ثابت شدہ طبی بنیادوں پر نہ ہو۔ ایسے حالات میں، یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ ایک مخصوص جگہ کو محفوظ بنانے کے اہداف کے لیے پیشگی خصوصی انتظامات کیے جائیں جہاں کھانے پینے کی اشیاء رکھی جاسکیں تا کہ ان لوگوں کی توجہ ہٹانے سے روکا جائے جنہیں کھانے کی اشیا کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر امتحان دینے والے کی وضاحت کریں تا کہ ایسی صورت حال کو روکا جا سکے جہاں کوئی کسی اور کی طرف سے امتحان دینے کی کوشش کرے۔ اس لیے طلباء کو اپنے شناختی کارڈ اور/ یا امتحانی کارڈز ساتھ لانے کے لیے پیشگی مطلع کر دینا چاہیے۔

1.4- آزمائش کے اطلاق پر اثر انداز ہونے والے عوامل

آزمائش یا تخمین کی تیاری کے لیے اپنائے گئے طریقہ کار کی طرح آزمائش کے اطلاق اور نمبر لگانے میں بھی انتہائی احتیاط کی ضرورت ہے۔ کمرہ جماعت میں آزمائش کے اطلاق یا تخمین کے دوران اس امر کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ طلبہ کو پوری طرح سوالات کے جواب دینے کا موقع فراہم کیا جائے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ طبعی اور نفسیاتی ضرورتوں کا خیال رکھا جائے اور ان تمام عناصر کو کنٹرول کیا جائے۔ جو ایک صحیح پیمائش پر اثر انداز ہو سکتے ہوں۔

1.4.1- طبعی سہولتیں

طبعی سہولیات کا ہونا انتہائی ضروری ہے ورنہ طلبہ اپنی صلاحیت کے مطابق امتحان میں کارکردگی نہیں دکھا پائیں گے۔ اس لئے ان پر استاد کا توجہ کرنا اور طبعی سہولیات بہم پہنچانا انتہائی ضروری ہیں۔ ان میں درج ذیل طبعی سہولیات شامل ہیں:

1- امتحان کی جگہ اور ماحول مناسب ہو۔

2- شور نہ ہو۔

3- ہوا اور روشنی کا معقول انتظام۔

4- مناسب درجہ حرارت

1.4.2- نفسیاتی ضرورتیں

طبعی سہولیات کے ساتھ بلکہ اس سے بڑھ کر کمرہ امتحان میں نفسیاتی ضرورتوں کا خیال رکھنا انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اگر طلبہ کی نفسیاتی ضروریات کا خیال نہ رکھا جائے تو وہ ذہنی دباؤ اور تناؤ کا شکار ہو جائیں گے جو کہ ان کی کارکردگی کو بری طرح اثر انداز کر سکتا ہے۔ جو چیزیں طلبا میں ذہنی دباؤ پیدا کرتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1- طلبا کو امتحان سے ڈرانا

2- طلبا کو بار بار امتحان کی اہمیت باور کرانا

3- طلبا کو وقت کی کمی کا احساس دلانا

4- ناکامی کی صورت میں طلبہ کو دھمکانا

طلبہ کو مناسب وقت دیا جائے اور انہیں باور کرایا جائے کہ اس آزمائش کا مقصد تمہارے سیکھنے کے عمل کو تیز بنانا ہے۔ مزید برآں امتحان کے لیے صحیح وقت کا انتخاب کرنا بھی صحیح تخمین کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ تھکان، بیماری اور کسی بھی

پریشانی کی صورت میں طلبہ کی صحیح جانچ نہیں ہوسکتی۔

آزمائش کا اطلاق اس کے تیار ہو جانے کے بعد انتہائی سادہ عمل ہے۔آزمائش میں ہدایات واضح طور پر لکھ دینی چاہیں۔آزمائش کے اطلاق کے دوران درج ذیل امور سے اجتناب کرنا چاہیے۔

الف۔ غیر ضروری باتوں سے گریز کرنا:

بعض اوقات ٹسٹ کو شروع کرنے سے قبل نگران مختلف قسم کی باتیں کرتا ہے جو کہ اس آزمائش کے حوالے سے نہیں بلکہ ایک طرح سے طلبہ کو ڈرانے کے لیے کی جاتی ہیں۔اس صورت میں طلبہ ذہنی دباؤ کا شکار ہو جاتے ہیں۔اور وہ مختلف تصورات کو ذہن پر لانے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔اس کے لیے ضروری ہے کہ آزمائش کے دوران غیر ضروری باتوں سے گریز کیا جائے کیونکہ یہ بچے کی توجہ ہٹانے کا باعث بنتی ہیں۔

ب۔ آزمائش کے دوران مداخلت کم کرنا:

کمرہ امتحان میں اس بات کا پوری طرح خیال رکھا جائے کہ اندرونی اور بیرونی مداخلت کم سے کم ہو اور طلبہ پوری یکسوئی سے اپنے جوابات تحریر کر سکیں۔کسی بھی ایسی صورت میں نگران عملہ کو فوراً ایسی دخل اندازی کو روکنا چاہیے ورنہ طلبہ کی کار کردگی بری طرح متاثر ہوگی۔

ج۔ طلبہ کو انفرادی اجزاء پر بات کرنے کی اجازت نہ دینا:

اگر کوئی طالب علم کسی جزو کے بارے میں انفرادی بات کرتا ہے۔تو اگر اس جزو میں کوئی ابہام ہے تو سب کو اس کی وضاحت کرنا اور نہ کسی ایک طالبعلم کو کوئی ایسا اشارہ نہ دیں جس سے جواب کے بارے میں راہنمائی ہو۔اس سے نتائج قابلِ اعتبار نہ ہوں گے۔اور طلبہ کا مورال بھی گر جائے گا۔

د۔ نقل کی حوصلہ شکنی کرنا:

صحیح نتائج کے حصول کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ نقل کی حوصلہ شکنی کی جائے۔اسے طلبہ کو بٹھانے کی ترکیب اور صحیح نگرانی سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔اگر نقل کو کنٹرول نہ کیا جائے تو نتائج بچوں کی صحیح جانچ نہیں دے سکتے اور اس طرح سارا جانچ کا نظام بے سود ثابت ہوگا۔

1.5- اہم نکات

-1 آزمائش اور تخمین میں فرق روزمرہ زندگی سے مثالوں کی مدد سے کرنا۔

-2 آزمائش سے کیا مراد ہے؟ ایک اچھی آزمائش تیار کرنے کے لیے کن چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

-3 تحقیقی جدول سے کیا مراد ہے؟ آزمائش کی تیاری میں جدول کے لیے معاونت کرتا ہے۔

-4 کسی تدریسی مواد کا انتخاب کریں۔اور اس کے لیے تحقیقی جدول تیار کریں جس میں جدول کے تمام ضروری اقدامات کا خیال رکھا جائے۔

-5 آزمائش کے اطلاق پر اثر انداز ہونے والے عوامل کی اقسام بیان کریں نیز ان عوامل کی روک تھام کے لیے آپ کیا اقدامات کریں گے؟

1.6- حوالہ جات

1. Cecil, R. R., Ronald, B. L., &Victor,L.W.(2008).Measurement and Assessment inEducation) 2nd ed.(.New York: Pearson.
2. Miller, M. D., Linn, R. L., & Gronlund, N. E. (2008). Measurement and AssessmentinTeaching (10th ed.).NewYork:Pearson.
3. Wright,R. J.(2007). Educational Assessment: Tests and Measurements in the Age of Accountability)1st ed.(New York: Sage Publications, Inc.
4. Gitomer, D. H.(2009). Measurement Issues and Assessment for Teaching Quality. New York: Sage Publications.

یونٹ نمبر 9

سکورنگ گریڈنگ اور رپورٹنگ

(Scoring Grading and Reporting)

تحریر: ڈاکٹر سید منظر عباس شاہ
نظر ثانی: ڈاکٹر شیر زمان

فہرست

یونٹ کا تعارف ---------- 122

یونٹ کے مقاصد ---------- 122

-1 سکورنگ ---------- 123

-1.1 سکورنگ کا تصور ---------- 123

-1.2 سکورنگ کی اہمیت ---------- 124

-1.2.1 معروضی آزمائشوں کی سکورنگ۔ ---------- 125

-1.2.2 انشائیہ سوالات کے جوابات کی سکورنگ ---------- 126

-1.3 سکورنگ سکیم(Rubric) ---------- 127

-1.3.1 کُلی سکورنگ سکیم ---------- 128

-1.3.2 تجزیاتی سکورنگ سکیم ---------- 128

-1.4 سکورنگ سکیم بنانے کے مراحل ---------- 130

-1.5 انشائی سوالوں کی جانچ کے لیے عمومی ہدایات ---------- 133

-1.5.1 سکورنگ کے عمل کو بہتر بنانے کے لیے عمومی ہدایات ---------- 133

-1.6 گریڈنگ اور رپورٹنگ ---------- 134

-1.6.1 گریڈنگ ---------- 135

-1.6.2 اضافی گریڈنگ ---------- 135

-1.6.3 مطلق گریڈنگ ---------- 136

-1.6.4 مروجہ گریڈنگ سسٹم ---------- 137

-1.6.5 گریڈز کا اظہار ---------- 137

-1.7 نتائج کی تیاری ---------- 138

-1.7.1 ایوارڈ لسٹ کی تیاری ---------- 138

1.7.2- رزلٹ کارڈ کی تیاری -- 138
1.8- رپورٹنگ -- 138
1.9- گریڈنگ اور رپورٹنگ کے فنکشن -- 140
1.10- اہم نکات -- 141
1.11- خودآزمائی -- 142
1.12- جوابات -- 143
1.13- کتابیات -- 144

یونٹ کا تعارف

اس یونٹ میں سکورنگ، گریڈنگ اورر پورٹنگ کے تصور کو آسان اور عام فہم طریقہ سے سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ سکورنگ، گریڈنگ اورر پورٹنگ جانچ کے عمل کی بنیاد ہے۔سکورنگ کے بغیر جانچ کا کوئی عمل اپنے اہداف پورے نہیں کرسکتا۔ سکورنگ کے بعد گریڈنگ اورر پورٹنگ کی باری آتی ہے۔اگر سکورنگ اور گریڈنگ کو رپورٹ نہ کیا جائے تو بھی جانچ کا عمل مکمل نہیں ہوسکتا۔رپورٹ بہت سارے امور کی فیصلہ سازی میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے۔سکورنگ اور گریڈنگ کی اہمیت اور اس کے استعمال کیا ہیں؟تعلیمی اداروں اور تعلیمی امور میں ان کا کیا کردار ہے؟ان تمام سوالات کے جواب اس یونٹ میں سادہ اور عام فہم انداز میں دیے گئے ہیں۔

یونٹ کے مقاصد

اس یونٹ کوسیکھنے کے بعد متعلمین اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

(i) سکورنگ کے تصور کو سمجھ جائیں۔

(ii) معروضی اور انشائی سوالات کے جوابات کی سکورنگ کرسکیں۔

(iii) سکورنگ سے مختلف نکات سے آگاہ ہو جائیں۔

(iv) انشائی سوالوں کے جواب کو جانچنے کے لئے سکورنگ سکیم بناسکیں۔

1- سکورنگ

سکورنگ کے بغیر جانچ کا عمل ناممکن ہے۔ کسی بھی معلم کے لیے سکورنگ کے عمل کو جاننا انتہائی ضروری ہے۔ کوئی بھی تعلیمی ادارہ ایسا نہیں ہے جہاں ٹسٹ نہ لیا جاتا ہو۔ نرسری سے لے کر اعلیٰ تعلیمی اداروں تک ہر ایک ادارہ طلبہ کے علمی اکتساب یا علمی رجحان کو جانچنے کے لیے ٹیسٹ لیتا ہے۔ ٹیسٹ لینے کے بعد معلم اس ٹیسٹ کی سکورنگ بھی کرتا ہے۔ سکورنگ کے بعد گریڈنگ اور رپورٹنگ کے ذریعے ہی اہم فیصلے کیے جاتے ہیں۔

1.1- سکورنگ کا تصور

کسی محرک (مثلاً ٹیسٹ میں دیا گیا سوال) کے نتیجہ میں کسی بھی طالب علم کے ردعمل (جواب) کو متعین کردہ اصولوں یا معیارات کے مطابق سکور دینے کا عمل سکورنگ کہلاتا ہے۔ سکورنگ کی مندرجہ بالا تعریف کو اگر سادہ الفاظ میں بیان کیا جائے تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ''سکور دینے کا عمل'' سکورنگ کہلاتا ہے۔ گویا تعریف کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے سکور کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔

ٹیسٹ سکور:

ٹیسٹ سکور دراصل طالب علم کے اکتساب کا مظہر ہوتا ہے۔ ٹیسٹ سکور اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ طالب علم نے سکھائے گئے تعلیمی مواد کو کس حد تک سیکھ لیا ہے۔ (یہ نکتہ اس امر کی غماضی کرتا ہے کہ سکور دیتے ہوئے معلم کو انتہائی محتاط ہونا چاہئے)۔ Thissen اور Wainer کے مطابق ٹیسٹ سکور کی تعریف یہ ہے۔

> "A test score is summary of the evidence contained in an examinee'sresponses to the items of a test that are related to the construct beingmeasured" (2001, p-1)

ٹیسٹ سکور عموماً ایک عدد کی صورت دیا جاتا ہے مگر ضروری نہیں کہ ہمیشہ سکور ایک عدد کی صورت میں ہی ہو۔ بعض اوقات سکور ایک لفظ کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے، مثلاً پاس/فیل سکور کی صورت کوئی بھی ہو یہ ٹیسٹ دینے والے کی کارکردگی کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

معلم جب ٹیسٹ لے لیتا ہے تو سکورنگ کا عمل شروع ہوتا ہے۔ طالب علم کے ہر جواب کی سکورنگ کی جاتی ہے۔

کسی بھی سوال کے جواب کی عددی "دیئے گئے "جواب یا" کئے گئے کام" کی قیمت مقرر کرنے کا عمل سکورنگ اور مقرر کی گئی قیمت سکوڑ کہلاتی ہے۔ ابتداء میں ہر سوال کے جواب کی انفرادی طور پر ایک عددی قیمت مقرر کی جاتی ہے۔ جب یہ دو کی مرحلہ مکمل ہو جاتا ہے تو تمام انفرادی سکور کو ملا کر پورے ٹیسٹ کو ایک مجموعی سکور دیا جاتا ہے۔

سکور چاہے دیئے گئے جواب کے ایک جزو (حصہ) کی قیمت ہو یا مکمل جواب کی قیمت ہو، پہلے سے متعین کردہ اصولوں اور معیارات کے مطابق ہی مقرر کیا جاتا ہے۔ گویا سکورنگ کی تعریف اس طرح بھی کی جاسکتی ہے کہ:

" کسی امتحان دینے والے کی کارکردگی کی قیمت کا پہلے سے متعین کردہ اصولوں اور معیارات کے مطابق تعین کرنا، سکورنگ کہلاتا ہے۔"

1.2- سکورنگ کی اہمیت

سکورنگ جانچ کے عمل کے لیے ناگزیر ہے اور ہر ایک اس کی اہمیت سے آگاہ ہے۔ ہر سٹیک ہولڈر بلکہ طلبہ کو بھی نرسری جماعت سے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ سکورنگ کیا ہے اور ان کی زندگی میں سکورنگ کی کیا اہمیت ہے۔ ان کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ بچوں کے والدین سے لے کر سکول کے تمام ذمہ داران اور سکول کے عملہ سے لے کر ضلع اور صوبہ تک تمام ذمہ داران سکورز کے بارے میں ہی فکرمند رہتے ہیں۔

بچے کی تعلیم کے تمام ذمہ داران اس بات کے لیے متفق ہیں کہ بچوں کی کامیاب زندگی کے لیے اچھے سکورز حاصل کرنا ضروری ہیں۔ اساتذہ بھی انہی سکور کی بنیاد پر بچوں کی تعلیمی قابلیت اور تعلیمی اکتساب کا اندازہ لگاتے ہیں اور دوسرے تعلیمی ادارے اور آجر بھی سکورز کی بنیاد پر امیدواران کی کارکردگی کا اندازہ لگاتے ہیں حتیٰ کہ والدین بھی سکورز کی بنیاد پر ہی نہ صرف اپنے بچوں کی صلاحیت واہلیت کا اندازہ لگاتے ہیں بلکہ ان کے تعلیمی مستقبل کا فیصلہ بھی سکورز کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ اساتذہ کی کارکردگی کا اندازہ بھی بچوں کے سکورز کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ سکول کے سربراہ سے لے کر اعلیٰ ایڈمنسٹریشن تک سب ہی اساتذہ کی کارکردگی کا اندازہ اس کے طلبہ کی امتحانی کارکردگی کو سامنے رکھ کر کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اساتذہ کی سزا و جزا کا تعین کرنے میں بھی اکثر اوقات طلبہ کے سکورز کو ہی بنیاد بنایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ والدین بھی کسی معلم کو اچھا یا برا معلم ہونے کا سٹرٹیفکیٹ اس کے طلبہ کی امتحان میں کارکردگی کی بنیاد پر دے رہے ہوتے ہیں اور روایتی طور پر امتحانی کارکردگی مکمل طور پر سکور کے لحاظ سے ہی متعین ہوتی ہے۔

1.2.1- معروضی آزمائشوں کی سکورنگ

معروضی پرچہ بناتے ہوئے جوابی کلید (Key Answer) بھی ساتھ تیار کی جاتی ہے اور سکورنگ کرتے ہوئے جوابی کلید کے مطابق پرچے چیک کیے جاتے ہیں۔ معروضی سوالات کے جواب کی سکورنگ کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔ ہر معروضی سوال کے جواب کی عدد قیمت جو کہ عموماً ہوتی ہے، مقرر کر دی جاتی ہے۔ پھر تمام درست جوابات کو گن لیا جاتا ہے۔ لہذا درست جوابات کی تعداد کو عددی قیمت سے ضرب دینے سے سکورنگ کا عمل مکمل ہو جاتا ہے۔ اگر سکور دیتے ہوئے جواب کو مقرر شدہ کی آدھی قیمت دینا بھی ممکن ہو اور کچھ جوابات کو آدھی قیمت دی گئی ہو تو مکمل قیمت والے اور آدھی قیمت والے جوابات کو الگ الگ گن لیں اور بعد بھی سب کو جمع کر لیں مثلاً ایک ٹیسٹ میں معلم نے دس (10) معروضی سوالات دیے تھے اور متوقع جوابات کی مکمل قیمت 1 اور آدھی "0.5" یا "1/2" مقرر کی گئی ہو اور طالب علم نے چار سوالات کے جوابات میں مکمل کریڈٹ حاصل کیا ہو اور بقایا جوابات میں ہاف کریڈٹ حاصل کیا ہو تو اس کی سکورنگ درج ذیل طریقہ سے ہوگی۔

کل سوالات = 10 درست جواب کا مکمل کریڈٹ: 1

مکمل کریڈٹ کے جوابات = 4 ہاف کریڈٹ کے جوابات = 6

مکمل کریڈٹ کے چار جوابات کے سکورز = 1x4=4 ہاف کریڈٹ کے جوابات - 0.5x6=3

مجموعی سکور 4 + 3 = 7

اس طالب علم نے 10 سکور میں سے سات 07 سکور حاصل کیے ہیں۔ اور حاصل کردہ نمبروں کو شمار کنندہ اور کل نمبر کو مخرج کے طور پر لکھا جاتا ہے۔ گویا نمبر لگاتے وقت ہر سوال کے جواب کے مجموعہ کو ایک کسر کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے مثلاً مذکورہ بالا طالب علم کے نمبر اس طرح ظاہر کیے جائیں گے۔ (07/10)

دوسری صورت میں اگر طالب علم نے تمام سوالوں کے جوابات کے یکساں کریڈٹ حاصل کیسے ہوں تو صرف درست جوابات کی تعداد کو کریڈٹ سے ضرب دینے سے طالب علم کے سکور معلوم ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کل 10 سوالات ہوں اور طالبعلم کے صرف پانچ سوالوں کے جوابات درست ہوں جبکہ ہر درست جواب کا کریڈٹ 1 ہو تو سکورنگ اس طرح ہوگی۔

کل سوالات = 10 مقرر کردہ کریڈٹ فی سوال "1"

درست جوابات = 5 کل نمبرز = 1x5=5

سکور ظاہر کرنے کا طریقہ = 5/10

اسی طرح اگر درست جواب کی قیمت "2" مقرر کی گئی ہوتو پھر کل نمبر اس طرح معلوم لئے جائیں گے۔

کل سوالات =10 مقرر کردہ کریڈٹ فی سوال =2

درست جوابات =5 کل نمبرز =2x5=10

سکور ظاہر کرنے کا طریقہ =10/20

1.2.2- انشائیہ سوالات کے جوابات کی سکورنگ

انشائی سوالات کی سکورنگ معروضی سوالات کی سکورنگ سے مختلف ہوتی ہے۔ کیونکہ انشائیہ سوالات کی نوعیت معروضی سوالات سے مختلف ہوتی ہے۔ معروضی سوالات کے درست جواب کے بارے میں اتفاق رائے موجود ہوتا ہے۔ اور امتحان دینے والے طلبہ کے کسی ایک سوال کے درست جوابات بالکل ایک جیسے ہوتے ہیں۔ جبکہ انشائی سولات کے جوابات کی صورت میں معاملہ بالکل مختلف ہوتا ہے۔ ایک تو کسی انشائی سوال کے جواب پر تمام ماہرین کا متفق ہونا ضروری نہیں اور دوسرے کسی انشائی سوال سے متعلق تمام طلبہ کے جوابات ایک جیسے ہونا تقریباً ناممکن ہے۔ ایک ہی سوال کے مختلف قسم کے جوابات بیک وقت درست ہوسکتے ہیں۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر مختلف طلبہ کے جوابات درست ہوں بھی تو یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ کس حد تک درست ہیں اور ماہرین کا کسی انشائی سوال کے جواب کی ایک ہی قیمت پر متفق ہونا مشکل بلکہ تقریباً ناممکن ہے۔ انشائی سوال دو اقسام کے ہوتے ہیں۔

i- محدود جوابی سوالات (Restricted - Response Items)

ii- غیر محدود جوابی سوالات (Extended - Response Items)

محدود جوابی سوالات کی جانچ کے لیے سکورنگ سکیم (Rubric for Restricted Response Questions)

محدود جوابی سوالات کی جانچ کے لیے سکورنگ سکیم بنانا نہایت ہی آسان ہے۔ معلم کسی بھی سوال کا ایک نمونہ جواب (AnswerSample) لکھتا ہے اور اس کے مطابق سکورنگ سکیم وضع کرتا ہے مثلاً اگر سوال یہ ہو کہ تحریک آزادی پاکستان کی کوئی سی تین وجوہات لکھیں تو اس کی سکورنگ سکیم کے لیے پہلے معلم تحریک آزادی کی ممکنہ وجوہات کی فہرست لکھے گا۔ پھر سکورنگ کرتے وقت طالب علموں کو دی گئی فہرست میں سے کوئی سی بھی تین وجوہات کے نمبر دے گا۔ ایک وجہ لکھنے کا ایک نمبر دیا جاسکتا ہے۔

اگر کوئی محدود جوابی سوال ایک فہرست کی بجائے پیرا گراف کی شکل میں جواب کا متقاضی ہو مثلاً ''معاشرتی زندگی میں تعلیم کی اہمیت پر ایک نوٹ لکھیں اس کے جواب کی سکورنگ سکیم بنانے کے لیے معلم پہلے تو ان ممکنہ خیالات (Ideas) کی فہرست بنائے گا جن کا ذکر کرنا ضروری ہے اور ہر آئیڈیا کی مطلوبہ تفصیل کے بارے لکھے گا اور پھر یہ طے کیا جائے گا کہ کتنے آئیڈیاز لکھنے پر کتنے سکور دیئے جائیں گے اور ہر آئیڈیا کے لیے کتنی تفصیل پر پورا کریڈٹ اور کتنی تفصیل پر آدھا کریڈٹ دیا جائے گا۔ محدود جوابی سوالات کی سکورنگ کے لیے عموماً کلی سکورنگ سکیم استعمال کی جاتی ہے۔ کلی سکورنگ سکیم کی تفصیل اگلے سیکشن میں دی گئی ہے۔

غیر محدود جوابی سوالات کی جانچ کے لیے سکورنگ سکیم:(Rubric for Extended Response Qurestions)

ایسے سوالات کی جانچ کے لیے تجزیاتی سکورنگ سکیم (Rubric) استعمال ہوتی ہے۔ تجزیاتی سکورنگ سکیم کے تحت جانچ کرتے ہوئے معلم ایک وقت میں جواب کی ایک ہی خاصیت پر توجہ مرکوز رکھتا ہے۔ تجزیاتی سکورنگ سکیم کم سے کم دو پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ مواد کی کوالٹی اور زباندانی کی مہارتوں کا استعمال اور زیادہ سے زیادہ سات آٹھ پہلو بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً مواد اور مواد کی تنظیم، ذخیرہ الفاظ کا چناؤ، روانی، دلائل کی پختگی، حوالہ جات کا استعمال وغیرہ۔ ان تمام پہلوؤں کی سکورنگ ایک ریٹنگ سکیل کے تحت کی جاتی ہے۔ مناسب ریٹنگ سکیل پر جانچ کرتے ہوئے ہر خاصیت کو سکور دیا جاتا ہے۔ غیر محدود جوابی سوالات کے لیے عموماً تجزیاتی سکورنگ سکیم بروئے کار لائی جاتی ہے۔ تجزیاتی سکورنگ سکیم کا ذکر اگلے سیکشن میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ انشائی سوال کی سکورنگ نسبتاً پیچیدہ اور ٹیکنیکل عمل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انشائی سوال کی سکورنگ کے لیے پہلے ایک سکورنگ سکیم (Rubric) مرتب کی جاتی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ سکورنگ سکیم (Rubric) کیا ہوتی ہے اور اس کو کیسے بنایا جاتا ہے۔

1.3- سکورنگ سکیم (Rubric)

جانچ کا وہ آلہ جو متعین کردہ معیارات کے مطابق کسی خاص ایریا میں علمی اکتساب کے مختلف درجوں کو بیان کرتا ہے، سکورنگ سکیم کہلاتا ہے۔ سکورنگ سکیم دو قسم کی ہوتی ہے۔ تجزیاتی سکورنگ سکیم (Analytic Rubric) اور کلی سکورنگ سکیم (Holistic Rubric) اب دونوں قسم کی سکورنگ سکیمز کے بارے میں مختصراً سیکھتے ہیں۔

1.3.1- کلی سکورنگ سکیم (Holistic Rubric)

اس سکورنگ سکیم کے تحت طالب علم کی مجموعی کارکردگی کے بارے میں اجمالی تاثر کی بنیاد پر ایک ہی سکور دیا جاتا ہے۔اس سکیم کے تحت طالب علم کی طرف سے دیئے گئے جواب یا کیے گئے کام کی قیمت کے بارے میں اجمالی تاثر کی بنیاد پر ایک ہی عددی قیمت مقرر کردی جاتی ہے۔اگر کسی طالب علم نے قائداعظم کے موضوع پر مضمون لکھا ہوتو اس جواب کی سکورنگ سکیم بنانے کے لیے درج ذیل ریٹنگ سکیل استعمال کیا جاسکتا ہے۔

0	4	8	12	16	20
جواب نہیں دیا گیا یا غیر متعلقہ ہے	معلومات بے ربط اور مبہم ہیں۔	معلومات مختصر اور کسی حد تک مبہم ہیں	بنیادی معلومات موجود ہیں۔تفصیل ناکافی ہے۔	متعلقہ معلومات موجود ہیں۔تفصیل مناسب ہے۔	جواب مکمل ہے۔ مواد منظم اور غلطیوں سے پاک ہے۔

مندرجہ بالا ریٹنگ سکیل کے مطابق جواب کو جانچتے ہوئے ممتحن دیئے گئے جواب کو کلی طور پر پرکھے گا اور دیکھے گا کہ جواب سکیل کے کون سے لیول پر پورا اترتا ہے۔مثلاً اگر ممتحن سمجھتا ہے کہ جواب چوتھے لیول کے معیار پر پورا اترتا ہے تو وہ 12 سکور مقرر کردے گا۔

اس سکورنگ سکیم کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس طرح سکورنگ بہت جلدی ہو جاتی ہے۔خصوصاً اگر طلبہ کی تعداد بہت زیادہ ہوتو وہاں یہ طریقہ بہت مفید ہے۔اورنقصان یہ ہے کہ اس طریقہ سے کی گئی سکورنگ طلبہ کے جوابات یا کام کے بارے میں تفصیل فراہم نہیں کرتی۔جس کی وجہ سے طلبہ کو اپنی خامیوں کا پتہ نہیں چل سکتا۔دوسری خامی یہ ہے کہ انشائی جواب کو ایک ہی سکور دینا مشکل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے سکورنگ کی اعتباریت (Reliabily) بہت کم ہو جاتی ہے۔لہذا اس طریقہ کار کو انتہائی احتیاط سے استعمال کرنا چاہیئے۔صرف اس وقت استعمال کریں جب کسی طالب علم کی کارکردگی کا عمومی تاثر لیا ہو۔یا پھر جواب میں صرف ایک ہی نکتہ یا پہلو پوچھا گیا ہو۔

1.3.2- تجزیاتی سکورنگ سکیم (Analytic Rubric)

تجزیاتی سکورنگ سکیم کے تحت کسی بھی جواب یا کام کی کم از کم دو خاصیتوں کو مقرر کردہ معیار کے مختلف لیولز پر پرکھا جاتا ہے اور دونوں خاصیتوں یا پہلوؤں کو الگ الگ سکور دیا جاتا ہے۔قائداعظم پر لکھے گئے مضمون کو اگر تجزیاتی سکورنگ سکیم کے تحت جانچا جائے تو جواب کو کم از کم دو پہلوؤں کے لحاظ سے پرکھا جائے تو وہ دو پہلو" لکھا گیا مواد (Content) اور مواد

کی تنظیم (Organization) ہو سکتے ہیں۔ ''م اور تنظیم دونوں کو مقرر کردہ معیار (مثلاً انتہائی کم درجہ، غیر تسلی بخش تسلی بخش، اچھا، بہت اچھا، غیر معمولی) پر جانچا جائے گا اور مواد کو الگ سکور دیا جائے گا اور مواد کی تنظیم کو الگ سکور دیا جائے گا۔ بعد میں دونوں کو جمع کر کے ایک مجموعی سکور حاصل کیا جائے گا۔ مقرر کردہ معیار کو بھی سکورز دیے جاتے ہیں۔ مذکورہ بالا معیار کے درجوں کو اس طرح سکورز دیے جاسکتے ہیں۔

انتہائی کم درجہ 0 = غیر تسلی بخش = 1 تسلی بخش = 2 اچھا = 3

بہت اچھا = 4 غیر معمولی = 5

اس معیار کے مطابق اگر ایک طالب علم نے مواد میں 3 سکور اور مواد کی تنظیم میں 4 سکور حاصل کیے ہوں۔ تو اس کا کل سکور 4+3 = 7 بنے گا سکورنگ کے اس طریقہ کار کی خوبی یہ ہے کہ جانچے جانے والے جواب کے بارے میں تفصیلی فیڈ بیک مل جاتا ہے۔ جس سے طالب علم اور اساتذہ دونوں کو خوبیوں اور خامیوں کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس سے سکورنگ کی اعتباریت (Reliability) بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس سکورنگ سکیم کی ایک ہی بڑی خامی ہے کہ اس کو بنانا اور اس کا اطلاق کرنا بہت مشکل ہے اور اس کے لیے بہت وقت درکار ہے۔

تجزیاتی سکورنگ سکیم کے بنیادی اجزاء:

تجزیاتی سکورنگ سکیم کے چار بنیادی اجزاء ہیں۔

-1 جانچے جانے والے کام کی وضاحت (Students Learning Outcomes)

-2 متوقع جواب کی ان خاصیتوں پہلوؤں کا تعین کرنا جن کو کسی معیار کے مطابق جانچنا مقصود ہو۔ (قطاریں)

-3 استعمال ہونے والے معیار یا پیمانے کے درجات کا تعین (کالم)

-4 جانچی جانے والی خاصیتوں پہلوؤں کی معیار کے ہر درجہ کے لحاظ سے وضاحت (خانے یا سیل)

	غیر تسلی بخش	اچھا	بہترین

1.4- سکورنگ سکیم بنانے کے مراحل

تجزیاتی سکورنگ سکیم بنانے کے درج ذیل چھ مراحل ہیں۔

1- پہلا مرحلہ:

سب سے پہلے اس بات کا تعین کیا جاتا ہے کہ کس کام، مہارت یا تصور کو جانچنا ہے۔معلم جو تعلیمی حاصل (Learning Outcome) جانچنا چاہتا ہے اس کا بیان کرنا مقدم حیثیت رکھتا ہے۔

2۔ دوسرا مرحلہ:

دوسرے مرحلے پر ان خاصیتوں یا پہلوؤں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔جن کو مقرر کردہ معیار کے مطابق جانچنا مقصود ہو۔اس مرحلہ میں ان تمام مہارتوں، تصورات، رویوں، اصولوں وغیرہ کی تخصیص کی جاتی ہے جو طالب علم کے جواب یا کام میں متوقع ہیں اور جن کے لحاظ سے جواب کو الگ الگ جانچا جائے گا۔کوشش کی جاتی ہے کہ صرف انہی خاصیتیں یا پہلوؤں تک محدود رہیں جن کا جانچنا ضروری ہے۔

3- تیسرا مرحلہ

معیار کے درجات کی تخصیص کرنا۔مختلف قسم کے معیارات اور ان کے درجات استعمال کیے جاسکتے ہیں۔استعمال ہونے والے سکیل یا معیارات کے چند نمونے درج ذیل ہیں۔

☆ کمزور (Weak)
☆ بہترین (Excellence)
☆ تسلی بخش (Satisfactory)
☆ کمزور (Weak)
☆ اچھا (Good)
☆ غیر تسلی بخش (Unsatisfactory)
☆ اچھا (Good)
☆ بہترین (Exellent)

☆ اوسط درجہ (Average)
☆ کمزور (Weak)
☆ مضبوط (Strong)
☆ مناسب (Fair)
☆ بہترین (Exellent)
☆ تسلی بخش (Satisfactory)
☆ بہت اچھا (Very Good)

-4 چوتھا مرحلہ:

چوتھے مرحلے پر ہر خاصیت یا پہلو کی منتخب کردہ سکیل کے ہر درجہ کے مطابق تشریح کی جاتی ہے۔اس مرحلے میں سکورنگ سکیم کے ہر سیل/ خانے کی تشریح کر دی جاتی ہے۔اس مرحلہ کے لیے درج ذیل نکات معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

-i سب سے پہلے متوقع جواب کی بہترین صورت لکھی جاتی ہے یہ بہترین کیٹگری کی وضاحت ہوگی۔

-ii اس کے بعد متوقع جواب کی نا قابل قبول صورت کی وضاحت کی جاتی ہے اور یہ کم ترین درجہ کی وضاحت ہوتی ہے۔

-iii اس کے بعد اوسط درجہ کے جواب کی وضاحت کی جاتی ہے جو کہ اوسط درجہ کی تشریح ہوتی ہے۔اگر بہترین اور نا قابل قبول صورت کے درمیان ایک کی بجائے زیادہ درجات بنانا مقصود ہوں تو ان دو انتہائی صورت کے بین دو یا تین مختلف جوابی صورتوں کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

-5 پانچواں مرحلہ:

جب سکورنگ سکیم مکمل ہو جاتی ہے تو پانچویں مرحلہ پر اس سکیم کو ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔اس سکورنگ سکیم کا کسی جواب یا کام پر اطلاق کیا جاتا ہے۔اطلاق کرنے کے بعد سکورنگ سکیم کو اپنے رفقاء کار کے ساتھ یا دوسرے اساتذہ کے ساتھ شیئر کیا جاتا ہے۔

-6 چھٹا مرحلہ:

آخری مرحلہ میں سکورنگ سکیم کے اطلاق کے وقت آنے والے مسائل اور ایشوز کو رفقاء کار اور دوسرے سینئر اساتذہ کے ساتھ بحث کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔تمام اساتذہ اور ماہرین کی آراء کی روشنی میں سکورنگ سکیم پر نظر ثانی کی جاتی ہے اور سکورنگ سکیم کو حتمی اور آخری شکل دی جاتی ہے۔

تجزیاتی سکورنگ سکیم کی مثال:

سوال: پاکستان بنانے میں قائداعظم کے کردار کا جائزہ لیں۔

اس سوال کے متوقع جواب کی سکورنگ سکیم بنانے کے لیے سب سے پہلے ان خصوصیات کی نشاندہی کی جائے گی جن کے لحاظ سے جواب کو جانچنا مقصود ہے۔مثلاً مواد تنظیم، خیالات کا ارتقاء، اور زبان کی مہارتیں وغیرہ۔اس کے بعد مناسب سکیل کا انتخاب کیا جائے گا اور سکیل کے ہر لیول کے کریڈٹ کا تعین کیا جائے گا۔مثلاً اگر چار لیول کے سکیل کا

انتخاب کی جائے اور ہر لیول کیلئے 1 کریڈٹ مختص کیا جائے تو ہر خاصیت کا ایک لیول پر 1 کریڈٹ ہوگا۔ آخر میں ہر خاصیت کی سکیل کے ہر لیول کے مطابق تشریح کی جائے گی۔ درج ذیل میں نمونے کے لیے مثال دی گئی ہے۔

سکورنگ سکیل	1	2	3	4
موادContent	مواد کا موضوع سے کوئی تعلق نہیں۔	موضوع سے مواد کا تعلق بہت کم ہے۔	مواد مناسب ہے۔ ایک یا دو غلطیاں موجود ہیں۔	مواد بالکل درست ہے۔ پیش کئے گئے حقائق بھی درست ہیں۔
مواد کی تنظیم (Organization)	مواد کی تنظیم کی کوئی منصوبہ بندی نظر نہیں آرہی۔ قاری کو دلائل کی سمجھ نہیں آتی۔	دلیل کی منطق مشکل سے سمجھ آتی ہے۔ دیئے گئے دلائل بے ترتیب ہیں مگر درست ہیں۔	مواد کی تنظیم میں معمولی سا جھول موجود ہے۔ دلائل منطقی ہیں۔	مواد منظّم ہے۔ دیئے گئے دلائل منطقی ہیں۔
خیالات کا ارتقاء (Development)	نکات کے بارے میں تفصیل مفقود ہے۔ بہت زیادہ تکرار موجود ہے۔ ارتقاء موجود نہیں۔	نکات کی تفصیل نہ ہونے کے برابر ہے۔ سوال کا جزوی جواب ہے۔ موجود ہے۔	ہر نکتہ کی مناسب تفصیل موجود ہے۔ تمام اہم نکات موجود ہیں۔	ہر نکتہ کی کافی تفصیل موجود ہے۔ سوال کا مکمل جواب دیا گیا ہے۔
زبانLanguage	محدود ذخیرہ الفاظ زبان کی غلطیوں کے باعث ابلاغ متاثر ہوتا ہے۔	عام الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے ضروری اصطلاحات کا استعمال نہیں کیا گیا۔ چند بڑی غلطیاں ہیں جن کے باعث ابلاغ متاثر ہوا ہے۔	الفاظ کا درست چناؤ کیا گیا۔ ایک دو بڑی غلطیاں اور چند معمولی غلطیاں موجود ہیں۔	اصطلاحات کا درست اور برمحل استعمال کیا گیا ہے۔ کوئی بڑی غلطی موجود نہیں۔

1.5 انشائی سوالوں کی جانچ کے لیے عمومی ہدایات:

-1 سوالات تیار کرتے ہوئے متوقع جواب کا خاکہ بھی تیار کر لینا چاہیئے۔ متوقع خاکہ کے لیے درج ذیل نکات مدنظر رکھیں۔

(i) جواب میں کون سے نکات کا ہونا لازم ہے۔

(ii) جواب کی جانچ کن پہلوؤں کے لحاظ سے کی جائے گی۔ (مثلاً مواد کی تنظیم، کوالٹی، ربط وغیرہ)

(iii) ہر ایک نکتہ یا پہلو کو کتنے سکور دینے ہیں۔

(iv) کون سا ریٹنگ سکیل استعمال کرنا ہے۔ (پانچ لیولز، چار لیولز، چھ لیولز)

-2 یہ طے کر لینا چاہیئے کہ جانچ کے لیے کون سی سکورنگ سکیم کو استعمال کیا جائے گا۔

-3 ان پہلوؤں اور نکات کے بارے طے کرنا جو جانچے جانے والے مقاصد سے غیر متعلق ہوں مگر کوالٹی کو متاثر کر سکتے ہوں۔ مثلاً خوشخطی، ہجوں کی غلطی، صفائی وغیرہ اس کے علاوہ جواب میں کچھ غیر متعلقہ اور غلط معلومات بھی موجود ہو سکتی ہیں۔ معلم کو یہ پہلے ہی طے کرنا چاہیئے کہ ان کے بارے میں کیا کرتا ہے۔ انہیں نظر انداز کرنا ہے یا منفی سکورنگ کرنی ہے۔

-4 اگر موجودہ جانچ کے نتائج انتہائی اہم فیصلوں کے لیے استعمال ہونے ہوں تو کسی دوسرے ممتحن سے بھی جانچ کروانی چاہیئے۔

-1.5.1 سکورنگ کے عمل کو بہتر بنانے کے لئے عمومی ہدایات:

-1 ہمیشہ پہلے سے تیار شدہ سکورنگ سکیم کا استعمال کریں۔

-2 سب سے پہلے تمام طلبہ کے ایک ہی سوال کو دیکھیں اور مثالی جواب کی نشاندہی کریں۔ یہ جواب آپ کی سکورنگ سکیم کے تقریباً تمام درجات (Levels) کو پورا کر رہا ہوگا۔

-3 تمام جوابی کاپیوں سے طلبہ کے نام ہٹا دیں کیونکہ آپ طالب علم کا نام جان کر سکورنگ سے عمل میں جانبداری کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔

-4 جس سوال کو چیک کرنا چاہتے ہیں پہلے تمام جوابی کاپیوں پر وہی ایک سوال چیک کریں اس طرح سے تمام طلبہ کے جوابات کو جانچنے کا معیار ایک رہے گا۔ ورنہ ایک سوال کے دیئے گئے سکور اگلے سوال کو چیک کرتے ہوئے آپ

کے سکورنگ سے عمل پر اثر انداز ہوں گے۔

-5 سکورنگ سکیم کے لیولز کو قیاسی (Judgemental) کی بجائے تشریحی (Descriptive) بنائیں۔ مثلاً زبردست (Excellent) لکھنے کی بجائے "لکھائی واضح اور خیالات مکمل ہیں" لکھیں۔

-6 ہر اگلے سوال کے جواب کو جانچتے ہوئے پچھلے جواب کے دیئے گئے سکورز اپنے ذہن سے نکال دیں تاکہ وہ سکورز اگلے سوال کی سکورنگ پر اثر انداز نہ ہوں۔

-7 اضافی حل شدہ جواب کے سکور کے ساتھ "Extra" لکھ دیں تاکہ ٹوٹل کرتے ہوئے پتہ چل جائے کہ یہ سکور اضافی ہیں۔

-8 جب سکورنگ کا عمل مکمل ہو جائے تو اگر ممکن ہو تو اپنے رفیق کار سے چیک کروائیں ورنہ خود دوبارہ چیک کریں۔ یہ چیکنگ ان پہلوؤں کے لحاظ سے کریں۔

-i یہ چیک کرنا کہ کیا کوئی جواب یا کسی جواب کا کوئی جز و سکورنگ سے رہ تو نہیں گیا۔

-ii ہر جواب اور اس کو دیئے گئے سکورز کو چیک کریں کہ کیا دیئے گئے سکورز جواب کے مطابق مناسب ہیں۔

-iii مجموعہ کو چیک کرنا کہ کیا تمام سوالات کے سکورز کا مجموعہ درست ہے۔

-vi اگر جواب میں انتخاب کا اختیار دیا گیا ہو مثلاً کوئی سے پانچ سوالات کا جواب دیں تو چیک کیا جائے کہ کہیں اضافی سوال کے نمبر تو ٹوٹل میں شامل نہیں ہو گئے۔

-v اگر اضافی سوال بھی حل کیا گیا ہے تو جس جواب کے نمبر زیادہ ہیں مجموعہ میں اس کے سکور شامل کریں اور سب سے کم سکور والے جواب کو اضافی سوال شمار کریں۔

-iv اگر ایک یا زیادہ لازمی سوال دیئے گئے ہیں تو یہ یقین کر لیا جائے کہ کیا تمام لازمی سوال حل کئے گئے ہیں۔ اگر کوئی ایک سوال لازمی سوالات میں سے چھوڑ دیا گیا ہے تو ٹوٹل میں کم از کم ایک سوال کے سکور شامل نہیں ہونے چاہئیں۔

1.6- گریڈنگ اور رپورٹنگ

جب سکورنگ کا عمل مکمل ہو جاتا ہے تو گریڈنگ کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے اور گریڈنگ کے بعد رپورٹنگ کی باری آتی

ہے۔گریڈنگ کاعمل سکورز کو زیادہ معنی خیز (Meaningful) بنانے کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے۔کسی بھی طالب علم کے انفرادی سکورز کی جب تک گریڈنگ نہ کی جائے تب تک اس کی کارکردگی کا درست اندازلگانا مشکل ہے۔

1.6.1- گریڈنگ

آکسفورڈ لغت کے مطابق کسی چیز کی پہلے سے متعین کردہ سکیل کے مطابق درجہ بندی کرنا گریڈنگ کہلاتا ہے۔ تعلیمی میدان میں گریڈنگ کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی ہے۔

"کسی کورس میں طلبہ کے تعلیمی اکتساب کو پہلے سے متعین شدہ معیاری اکتسابی لیولز کے مطابق پرکھنا گریڈنگ کہلاتا ہے۔"

گریڈنگ کاعمل طلبہ کے سکورکو گریڈ دینے کے لیے بروئے کارلایا جاتا ہے۔گریڈ ایک ایسی علامت ہے جو متعین کردہ سٹینڈرڈ کے مطابق کسی متعلم کی کارکردگی کو ظاہر کرتی ہے۔گریڈ عموماً تکمیلی جائزہ کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔جو کسی کورس میں طالب علم کی کارکردگی کی نشاندہی کرتے ہیں۔یہ گریڈز نہ صرف تدریسی مقاصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں (مثلاً اگلی کلاس میں ترقی وغیرہ) بلکہ کسی دوسرے ادارہ میں داخلہ لینے اور ملازمت حاصل کرنے کے لیے بھی مدنظر رکھے جاتے ہیں۔طلبہ کی کارکردگی کی گریڈنگ کرنے کے دو مشہور طریقے درج ذیل ہیں۔

-1 اضافی گریڈنگ (Relative Grading)

-2 مطلق گریڈنگ (Absolute Grading)

1.6.2- اضافی گریڈنگ (Relative Grading)

اضافی گریڈنگ میں طلبہ کی کارکردگی کو ایک مخصوص گروپ کے لحاظ سے جانچا جاتا ہے۔اس لئے اس طریقہ سے ظاہر کی گئی کارکردگی کو کارکردگی بلحاظ گروپ (Norm Referenced) کہا جاتا ہے۔اس طریقہ کار سے کارکردگی جانچنے کے لیے سب سے پہلے اس گروپ کا تعین کیا جاتا ہے جس کے لحاظ سے کارکردگی جانچنا مقصود ہو۔ایسا گروپ نارم گروپ کار (Norm Group) کہلاتا ہے اور یہ عمل نارملائزیشن (Normalization) کہلاتا ہے۔

اس طریقہ میں طلبہ کے ایک خاص تناسب کو A ،دوسرے کو B، تیسرے خاص تناسب کو C وغیرہ گریڈ دیے جاتے ہیں۔گویا کسی بھی متعلم کے گریڈ کا انحصار اس گروپ (نارم گروپ) کے دوسرے طلبہ کی کارکردگی پر ہوتا ہے۔مثال کے طور پر اگر ایک طالب علم 60 فیصد سکورز حاصل کرتا ہے اور اس کے سکورز متعلقہ گروپ (نارم گروپ) کے 90 فیصد سکورز سے زیادہ

ہوں تو اس کو "A" گریڈ ملے گا۔ دوسری طرف اگر اس کے سکورز 90 فیصد طلبہ سے کم ہوں تو وہ ممکنہ طور پر گریڈ حاصل کریگا۔ اس طریقہ کے مطابق گریڈنگ کی ایک صورت درج ذیل ہو سکتی ہے۔

گریڈ	فیصد طلبہ
A	10
B	20
C	20
D	20
E	20
F	10

اس گریڈنگ کا فائدہ یہ ہے کہ اپنی کلاس میں طالب علم کی کارکردگی (پوزیشن) کا اندازہ آسانی سے لگایا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر طالب علم نے A گریڈ حاصل کیا ہے تو آسانی سے پتہ چل سکتا ہے کہ وہ پہلے دس فیصد طلبہ میں سے ہے۔ مگر نقصان یہ ہے کہ کلاس کی مجموعی کارکردگی کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ مثلاً اگر پوری کلاس نے 80 فیصد سے زیادہ نمبر حاصل کیے ہیں تب بھی کچھ کے A تو کچھ کے B اور C گریڈ بھی ہوں گے۔ دوسری خامی یہ ہے کہ اگر طالب علم 80 فیصد نمبر لے کر C گریڈ حاصل کرے گا تو اس کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ تیسری خامی یہ ہے کہ اگر ایک طالب علم کا A گریڈ ہے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ اس نے تمام کورس سیکھ لیا ہے یہ بھی ممکن ہے کہ خوش قسمتی سے اس کے گروپ کے دوسرے طلبہ زیادہ نالائق ہوں۔ آخری خامی یہ ہے کہ معلم چاہے جتنی مرضی محنت کر لے اس کی کلاس ہر دفعہ ایک جیسی گریڈنگ حاصل کرے گی۔

1.6.3- مطلق گریڈنگ (Absolute Grading)

مطلق گریڈنگ کا تعین پہلے سے مقرر کردہ معیارات (Standards) سے تقابل کر کے کیا جاتا ہے۔ گویا اس گریڈنگ کے مطابق تمام کے تمام طلبہ "A" گریڈ بھی لے سکتے ہیں اور اسی طرح تمام کے تمام طلباء فیل بھی ہو سکتے ہیں۔ اس میں چونکہ کسی بھی طالب علم کی کارکردگی کا تقابل پہلے سے متعین کردہ معیار سے ہوتا ہے اس لئے طالب علم جس گریڈ کے علم پر معیار پر پورا اترتا ہے اسے وہ گریڈ دے دیا جاتا ہے۔ گریڈنگ کا یہ طریقہ بلحاظ معیار (Criterion Referenced) گریڈنگ سسٹم کہلاتا ہے۔ اس نظام کے تحت گریڈنگ کو ایک مثال کے ذریعے سے سمجھتے ہیں۔

فرض کیا اگر کسی ٹیسٹ میں ٹوٹل نمبر 100 ہوں تو گریڈنگ کے معیار درج ذیل ہو سکتے ہیں۔

حاصل کردہ نمبر	گریڈ
85 یا زیادہ	A
75-84	B
65-74	C
55-64	D
54-50	E
50 سے کم	F

اس مثال کے تحت اگر کوئی طالب علم 85 نمبر حاصل کریگا تو اسے "A" گریڈ مل جائے گا چاہے باقی تمام طلبہ کے نمبر اس کے نمبروں سے زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

اس گریڈنگ کا فائدہ یہ ہے کہ اگر محنت کریں تو تمام کے تمام طلبہ بھی "A" گریڈ حاصل کر سکتے ہیں۔ دوسرے جماعت کی مجموعی کارکردگی کا پتہ آسانی سے چل جاتا ہے اور جب معلم کو اپنی جماعت کی کارکردگی کا درست پتہ چل جائے تو وہ اپنی تدریس کو بہتر بنا سکتا ہے۔ اس سسٹم کی خامی یہ ہے کہ مختلف اداروں میں ایک ہی گریڈ کے مختلف معیار ہو سکتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک ادارہ 80 فیصد پر "A" گریڈ مقرر کرے تو دوسرا 85% پر "A" گریڈ کا تعین کر سکتا ہے۔

1.6.4- مروجہ گریڈنگ سسٹم

ہر گریڈنگ سسٹم کی اپنی اپنی خوبیاں اور خامیاں ہیں۔ مگر چونکہ سکورنگ کا بڑا مقصد علمی اکتساب کے بارے فیڈ بیک دینا ہوتا ہے۔ اس لئے مطلق گریڈنگ کا سسٹم زیادہ مفید ہے۔ پاکستان میں نرسری سے لے کر اعلیٰ ثانوی درجہ تک یہی گریڈنگ سسٹم رائج ہے۔ حتیٰ کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں یعنی یونیورسٹیوں میں بھی اکثر مطلق گریڈنگ کا طریقہ کار اپنایا جاتا ہے صرف چند ایک نجی یونیورسٹیاں ہیں جو اضافی گریڈنگ کا سسٹم استعمال کرتی ہیں۔

1.6.5- گریڈز کا اظہار

گریڈز کو ظاہر کرنے کے لیے مختلف علامات استعمال ہوتی ہیں مگر یہاں صرف چند معروف علامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ پاکستان کے تقریباً تمام اداروں میں حرفی گریڈز کی علامات استعمال ہوتی ہیں۔ مثلاً F,E,D,C,B,A وغیرہ اعلیٰ تعلیمی

اداروں میں ان علامات کے ساتھ جمع یا منفی کی علامات کا اضافہ کر کے تعداد بڑھادی جاتی ہے۔ مثلاً+B-,B,B، A-,A,A+ وغیرہ۔ان کا فائدہ یہ ہے کہ ان علامات کو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔اور نقصان یہ ہے کہ مختلف اداروں میں ایک ہی گریڈ کا مطلب مختلف ہو سکتا ہے۔

1.7- نتائج کی تیاری

نتائج کی تیاری دو بنیادی مراحل میں کی جاتی ہے۔

1- ایوارڈ لسٹ تیار کرنا۔ 2-- رزلٹ کارڈ تیار کرنا۔

1.7.1- ایوارڈ لسٹ کی تیاری

سکورنگ کے بعد معلم ایوارڈ لسٹ تیار کرتا ہے ہر مضمون کی ایوارڈ لسٹ الگ تیار کی جاتی ہے ایوارڈ لسٹ میں بنیادی معلومات مثلاً مضمون کا نام معلم کا نام ٹسٹ کی تاریخ کل نمبر، کل طلبہ، حاضر طلبہ وغیرہ، شروع میں لکھی جاتی ہیں۔اس کے بعد تقریباً 6 کالم بنائے جاتے ہیں جن میں پہلا کالم سیریل نمبر کا، دوسرا رول نمبر، تیسرا نام، چوتھا ولدیت، پانچواں حاصل کردہ نمبر اور آخری کالم ریمارکس کا ہو سکتا ہے۔ریمارکس کے کالم میں معلم ہر طالب علم کے بارے میں اپنے کمنٹس لکھ سکتا ہے یا طالب علم کے پاس یا فیل ہونے کے بارے میں لکھ سکتا ہے۔اور آخر میں معلم اپنے دستخط کرتا ہے۔

1.7.2- رزلٹ کارڈ کی تیاری

جب ہر مضمون کی تفصیلی ایوارڈ لسٹ تیار ہو جاتی ہے تو آخری مرحلہ تمام مضامین کا ایک ہی مجموعی نتیجہ مرتب کرنا ہوتا ہے ہر طالب علم کا فرداً فرداً ایک رزلٹ کارڈ تیار کیا جاتا ہے۔رزلٹ کارڈ بناتے ہوئے سب سے اوپر سکول کا نام، سیکشن اور کلاس کا نام لکھا جاتا ہے اس کے بعد طالب علم کا نام بمعہ ولدیت اور رول نمبر وغیرہ لکھے جاتے ہیں۔اس کے بعد تقریباً 6 کالم اس طرح بنائیں کہ پہلا کالم سیریل نمبر، دوسرا مضمون کا نام، تیسرا کل نمبر، چوتھا حاصل کردہ نمبر، پانچواں گریڈ اور آخری کالم ریمارکس کا بنایا جاتا ہے۔ان تمام کالمز کو مکمل کرنے کے بعد نیچے تمام مضامین میں حاصل کردہ مجموعی سکور بمعہ ٹوٹل سکور، فیصد سکور اور مجموعی گریڈ لکھا جاتا ہے۔اور آخر میں رزلٹ تیار کرنیوالے اور ادارے کے سربراہ کے دستخط کیے جاتے ہیں۔

1.8- رپورٹنگ

کسی جانچ کے نتائج کو مختصر انداز میں اس طرح پیش کرنا کہ آسانی سے تمام سٹیک ہولڈرز (Stake Holders)

(مثلاً طلبہ، والدین، اساتذہ، ایڈمنسٹریٹرز، کونسلرز اور آجر وغیرہ) کی سمجھ میں آجائے، رپورٹنگ کہلاتا ہے۔ رپورٹنگ میں کسی بھی طالب علم کی کسی خاص دورانیہ (ایک ٹرم، ایک سال وغیرہ) کی علمی تحصیل کے شواہد کا مجموعی خلاصہ ہوتا ہے۔

رپورٹنگ کے مختلف طریقہ کار:

طلبہ کے نتائج کو رپورٹ کرنے کے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1- پراگریس رپورٹ 2- والدین سے ملاقات 3- والدین کو خط لکھنا

1- پراگریس رپورٹ:

پاکستان میں عموماً سکول لیول پر رپورٹنگ کے لیے پراگریس رپورٹ استعمال کی جاتی ہے۔ پراگریس رپورٹ میں طلبہ کی کارکردگی کو ظاہر کرنے کے لیے عموماً روایتی حرفی گریڈز کے ساتھ ٹیچر اپنا فیڈ بیک کمنٹس کی صورت میں دے دیتا ہے۔ دوسرے ممالک کے ساتھ ساتھ پاکستان میں بھی کچھ نجی تعلیمی ادارے پراگریس رپورٹ مرتب کرتے وقت روایتی حرفی گریڈ کے ساتھ مقاصد کی مرتب شدہ فہرست میں سے حاصل کردہ مقاصد کی نشاندہی بھی پراگریس رپورٹ میں کرتے ہیں۔ اس طرح طالب علم کی اخلاقی اور معاشرتی نشوونما کی خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی بھی ہو جاتی ہے۔

2- والدین سے ملاقات کرنا:

طلبہ کی کارکردگی کو رپورٹ کرنے کے لئے والدین سے میٹنگ کرنے کا عمل بھی نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب کسی متعلم کے والد سے ملاقات کرنا مقصود ہو تو اس بچے سے متعلقہ ان تمام معلومات اور نکات کو نوٹ کر لینا چاہئے جن کے بارے میں والدین سے بات کرنا ہے۔ یہ نکات کسی مضمون میں اکتساب کے ساتھ ساتھ بچے کے سماجی اور اخلاقی رویے کے بارے میں بھی ہو سکتے ہیں۔

3- والدین کو خط ارسال کرنا:

اپنے بچے کی کارکردگی کے بارے جاننا تمام والدین کا بنیادی حق ہے۔ اس کے علاوہ والدین کو تعلیم کے عمل میں شامل کر کے بچے کی بہتر راہنمائی کی جاسکتی ہے۔ بچے کے تعلیمی اور سماجی مسائل کو سمجھنے میں بھی والدین کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اچھے تعلیمی ادارے خط یا ای میل کے ذریعے بھی والدین کو بچوں کے تعلیمی اور سماجی مسائل سے آگاہ رکھتے ہیں۔

1.9- گریڈنگ اور رپورٹنگ کے فنکشن

گریڈنگ اور رپورٹنگ کسی بھی تعلیمی ادارے میں مختلف امور کی انجام دہی میں ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً طلبہ کو فیڈ بیک دینے کے لیے طلبہ کے بارے میں کوئی فیصلہ (مثلاً پاس/فیل یا اضافہ کل اس کی سفارش) کرنے کے لیے مستقبل کے بارے میں راہنمائی کے لیے اور اساتذہ کو اپنی تدریس کے حوالے سے فیڈ بیک دینے کے لیے، گریڈنگ اور رپورٹنگ خصوصاً طلبہ اور ان کے والدین کو ان کی علمی تحصیل کے بارے میں آگاہ کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

گریڈنگ اور رپورٹنگ کا تدریسی استعمال:

کیونکہ رپورٹنگ کا بنیادی مقصد متعلم سے تعلیم اور نشوونما میں بہتری لانا ہوتا ہے اور یہ مقصد تبھی حاصل ہوسکتا ہے جب رپورٹ درج ذیل نکات کی حامل ہو۔

i- تدریسی مقاصد واضح انداز میں لکھے ہوں۔

ii- متعلّم کی خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کرے۔

iii- متعلّم کی سماجی نشوونما کی نشاندہی کرے۔

iv- متعلّم میں علمی تحریک پیدا کرنے کا باعث ہو۔

طلبہ کے والدین کو رپورٹ کرنا:

طلبہ کے علمی تحصیل کے بارے میں جاننا والدین کا بنیادی حق ہے۔ رپورٹ میں وہ تمام معلومات ہونی چاہئیں جن کو جان کر والدین اس کلاس یا مضمون کے بنیادی اہداف و مقاصد کو سمجھ سکیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ معلوم کر سکیں کہ ان کے بچے وہ اہداف حاصل کرنے میں کہاں تک کامیاب ہیں۔ اس طرح وہ اپنے بچوں کی گھر پر رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اس طرح والدین اساتذہ کی بھی مدد کر سکتے ہیں۔

رپورٹ کا انتظامی اور رہنمائی میں استعمال:

انتظامی امور میں رپورٹ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ طلبہ کو اگلی کلاس میں پروموٹ کرنے کے لیے رپورٹ کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔ کسی طالب علم کی تعلیمی تحصیل دوسرے تعلیمی اداروں یا آجروں کیلئے بھی رپورٹ کا استعمال ہوتا ہے۔ ان تمام امور کے لیے سادہ اور مختصر سی رپورٹ جس میں سکورز، گریڈز اور فیصد سکورز درج ہوں کافی ہوتی ہے۔ مگر

رہنمائی کے لیے زیادہ تفصیلی رپورٹ درکار ہوتی ہے۔جس میں طالب علم کی اہم اچیومنٹ کے ساتھ ساتھ سماجی رویوں اور طبعی میلان کا بھی ذکر اہمیت رکھتا ہے۔

1.10- اہم نکات

سکورنگ:

کسی محرک (مثلاً ٹیسٹ میں دیا گیا سوال) کے نتیجہ میں کسی بھی طالب علم کے ردِعمل کو متعین کردہ اصولوں یا معیار کے مطابق سکور دینے کا عمل سکورنگ کہلاتا ہے۔

سکور:

سکور،ٹیسٹ کے ذریعے جانچے گئے مواد کے لحاظ سے امتحان دینے والے کے علمی اکتساب کا مظہر ہے۔متعلّم کے جواب کی ممتحن کی طرف سے مقرر کردہ قیمت سکور کہلاتی ہے۔

معروضی جوابات کی سکورنگ:

درست جوابات کی تعداد کو مقرر کردہ کریڈٹ سے ضرب دینے سے سکورنگ کا عمل مکمل ہو جاتا ہے۔معروضی سوالات کی جوابی کلید پہلے سے تیار کی جاتی ہے۔

انشائی جوابات کی سکورنگ:

انشائی جوابات کی سکورنگ،سکورنگ سکیم کے ذریعے کی جاتی ہے۔

کلی سکورنگ سکیم:

طالب علم کے جواب یا کام کو اجمالی تاثر کی بنیاد پر ایک ہی سکور دینا۔

تجزیاتی سکورنگ سکیم:

طالب علم کے جواب یا کام کو مختلف پہلوؤں یا خصوصیات کی بنیاد پر پہلے سے مقرر کردہ سکیل کے مطابق ہر پہلو کو الگ الگ سکور دینا۔

محدود جوابی سوالات کی سکورنگ عموماً کلی سکورنگ سکیم کے ذریعے کی جاتی ہے۔
غیر محدود جوابی سوالات کی سکورنگ عموماً تجزیاتی سکورنگ سکیم کے ذریعے کی جاتی ہے۔

گریڈنگ:

کسی کورس میں طلبہ کے تعلیمی اکتساب کو پہلے سے متعین شدہ معیاری اکتسابی لیولز کے مطابق پرکھنا۔

گریڈ:

ایسی علامت جو مقرر کردہ معیار کے مطابق کسی متعلم کی کارکردگی کو ظاہر کرے گریڈ کہلاتی ہے۔

اضافی گریڈنگ:

طلبہ کی کارکردگی کو نارم گروپ کی مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے پرکھنا۔

مطلق گریڈنگ:

طلبہ کی کارکردگی کو پہلے سے متعین کردہ معیار کے لحاظ سے پرکھنا۔

نتائج کی تیاری:

پہلے مرحلے میں ایوارڈ لسٹ تیار کی جاتی ہے۔اس کے بعد رزلٹ کارڈ تیار ہوتا ہے۔

ایوارڈ لسٹ:

ہر کورس یا مضمون کے لحاظ سے ٹیسٹ دینے والے گروپ کا نتیجہ تیار کرنا۔ایوارڈ لسٹ ہر کورس یا مضمون کی الگ الگ بنتی ہے۔

رزلٹ کارڈ:

جانچے گئے تمام مضامین کے لحاظ سے ہر طالب علم کا الگ الگ نتیجہ تیار کرنا۔

رپورٹنگ:

کسی جانچ کے نتائج کو مختصر انداز میں اس طرح پیش کرنا کہ آسانی سے تمام سٹیک ہولڈرز کی سمجھ میں آجائے۔

1.11- خودآزمائی

-1 کم از کم 50 نمبروں کا ایک معروضی پرچہ بنائیں اور اس کی جوابی کلید (Answer Key) تیار کریں۔

-2 سرگرمی نمبر 1 کے وقت جس جماعت کے لئے پرچہ بنایا گیا تھا وہ پرچہ کم از کم دس بچوں سے لیں اور جوابی کلید کے ذریعے سکورنگ کریں۔

3- کم از کم 50 نمبروں کا ایک انشائی پرچہ بنائیں جس میں کم از کم دو محدود جوابی سوالات اور دو غیر محدود جوابی سوالات ہوں۔اس پرچے کی سکورنگ کے لئے سکورنگ سکیمیں تیار کریں۔

4- سرگرمی نمبر 3 کے نتیجہ میں بنایا گیا پرچہ جس جماعت کے لئے تیار کیا گیا تھا اس کلاس کے دس طلبہ سے وہ پرچہ لیں اور اس کی سکورنگ تیار کردہ سکورنگ سکیموں کے مطابق کریں۔

5- سرگرمی نمبر 2 اور 1 کے دوران لئے گئے پرچوں کی ایوارڈ لسٹیں تیار کریں۔

6- دونوں پرچوں کے سکور کی متعلقہ بورڈز (PECیاBISE) کے گریڈنگ سسٹم کے مطابق گریڈنگ کریں۔

7- ہر طالب علم کا رزلٹ کارڈ الگ الگ تیار کریں۔

8- ہر بچے کی پراگریس رپورٹ تیار کریں جس میں رزلٹ کے ساتھ ساتھ بچوں کے اخلاقی اور سماجی رویوں کے بارے میں بھی ریمارکس موجود ہوں۔

9- اگر آپ سکول ٹیچر ہیں تو کم از کم دو طلبہ کی نشاندہی کریں جن کے والدین سے ملاقات مقصود ہے۔ والدین سے ڈسکس کرنے کے لیے اہم نکات کی فہرست تیار کریں۔اور وہ نکات عملی طور پر والدین کو بلا کر ان سے شیئر کریں۔

1.12- جوابات

جوابات طلباء خود متعلقہ سیکشن سے تلاش کریں۔

1.13 References

1. Charles Darwin University.(2016). Grading Policy. Accessed on 23 August, 2017 from the website of www.cdu.edu.au/governance/ doclibrary/pol-017.pdf
2. Kubiszyn, T., & Borich, G.D. (2016). Educational Testing and Measurement : Classroom Application and Practice (11thed.). Chennai:WileyandSons, Inc.
3. Miller, M.D., Linn, R.L., & Gronlund, N.E.(2009). Measurement and Assessment in Teaching (10thed.). NewJersey: Pearson Education,Inc.
4. English Oxford Living Dictionaries. Accessed on 23 August, 2017from the website https//:en.oxforddictionaries.com/definition/ grading_system
5. Thissen, D. & Wainer,H. (2001). A overview of test scoring. InD.Thissen, & H. Wainer (Eds.). Test Scoring (pp.1-19). Mahwah, NJ: Lawrence Erlbaum Publishers

شعبہ فاصلاتی، غیر رسمی و تعلیم جاریہ

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد